حج
سنت کے مطابق کیجیے
مفتی محمد صاحب مدظلہ العالی
کتاب گھر
ناظم آباد ۔ کراچی
www.besturdubooks.wordpress.com

حج سنت کے مطابق کیجئے

حضرت مفتی محمد صاحب مدظلہ العالی

کتاب گھر
ناظم آباد نمبر ۴ ۔ کراچی

نامِ کتاب: حج سنت کے مطابق کیجئے

مصنف: حضرت مفتی محمد صاحب مدظلہ العالی

کمپوزنگ، ڈیزائننگ: حامد علی کھوکھر

ناشر: کتاب گھر ناظم آباد نمبر ۴ - کراچی

طبع سوم: جمادی الاولیٰ ۱۴۲۷ھ

طالب ایچ کھوکھر پرنٹرز کراچی 0300-2196815
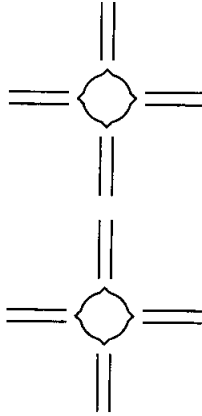
برائے رابطہ:

دکان نمبر 8، امین مارکیٹ

جامعۃ العلوم السلامیہ، علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی

0314-2139797

بسم الله الرحمن الرحيم

الحج الحج الحج

الحج أشهر معلومات فمن فرض فيهن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال في الحج وما تفعلوا من خير يعلمه الله

حج

سنت کے مطابق کیجیے

فہرستِ مضامین

عرضِ مؤلف	۱۰	حج کی اَقسام	۲۴
حج کی فرضیت	۱۲	حج کے مہینے	۲۴
حج کی اہمیت وفضائل اَحادیث کی رَوشنی میں	۱۲	حج کے دِن	۲۴
حج ترک کرنے پر وَعیدیں	۱۵	طواف کی اَقسام	۲۵
حج میں تاخیر کے بعض من گھڑت اعذار	۱۷	وقوف کی اَقسام	۲۵
☆ پہلے نماز، روزہ تو کرلیں	۱۷	عمرہ وحج کے ممنوع کام	۲۵
☆ دِیگر فرائض	۱۷	حج کی مسنون دُعائیں	۲۶
☆ گناہوں کے خوف کی بناء پر حج میں تاخیر	۱۸	تلبیہ	۲۶
☆ بچوں کی شادیوں کا مسئلہ	۲۰	حجرِ اَسود کے اِستلام کے وَقت	۲۶
☆ جب تک گھر کا بڑا حج نہ کرلے	۲۰	طواف کے دَوران	۲۶
☆ والدین نے حج نہیں کیا	۲۰	رُکن یمانی پر	۲۷
☆ بغیر بیوی کے حج نہ کرنا	۲۱	رُکن یمانی اَور حجرِ اَسود کے دَرمیان	۲۷
☆ اَبھی بچے چھوٹے ہیں	۲۱	سعی کے دَوران	۲۷
☆ ماحول نہیں	۲۱	زَمزم پیتے وَقت	۲۷
حج نہ کرنے کے حیلوں کا جواب	۲۲	شیطان کو کنکری مارتے وَقت	۲۷
ایک اَہم تنبیہ	۲۲	ایک جامع دُعا	۲۷
فریضہ حج ایک نظر میں	۲۴	کسی جگہ یوں بھی دُعا کریں	۲۸
حج کے تین فرائض	۲۴	حج کی تیاری، اَہم اُمور کی نشاندہی	۲۹
حج کے چھ واجبات	۲۴	سب سے پہلا کام	۲۹

عنوان	صفحہ
اَچھا رفیق سفر تلاش کیجئے	۲۹
ساتھ رکھنے کی چند کتابیں	۳۰
گناہوں سے توبہ	۳۰
حقوق العباد کی تلافی یا معافی	۳۱
اِخلاصِ نیت	۳۱
گھر سے رَوانگی	۳۱
جب سواری پر سوار ہوں	۳۲
جہاز کے انتظار کا زمانہ	۳۲
حج کی اَقسام	۳۳
افراد	۳۳
قران	۳۳
تمتع	۳۳
حج تمتع کا طریقہ	۳۴
احرام	۳۴
احرام کا طریقہ	۳۴
تلبیہ	۳۵
خواتین کا احرام	۳۶
احرام کی پابندیاں	۳۶
جدہ	۳۷
حدودِ حرم	۳۷
حدودِ حرم پہنچ کر یوں دُعا کیجئے	۳۸
مسجدِ حرام کی حاضری اور طواف	۳۸
بیت اللہ پر پہلی نظر	۳۹
طواف کی تیاری	۳۹
تلبیہ ختم	۴۰
طواف کی نیت	۴۰
استلام	۴۱
اہم ہدایات	۴۱
طواف شروع	۴۲
رمل	۴۲
رُکن یمانی	۴۳
استلام یا اشارہ	۴۳
طواف ختم	۴۴
مقامِ ابراہیم پر دوگانہ	۴۴
ملتزم پر جانا	۴۴
زمزم پینا	۴۵
سعی	۴۵
صفا سے سعی کی ابتداء	۴۶
مروہ کی طرف روانگی	۴۶
مروہ پہنچ کر	۴۷
سعی کا اختتام	۴۷
دوگانہ شکر	۴۷
حلق یا قصر	۴۷
عمرہ مکمل	۴۸

نفلی طواف ٤٨

مختصر معمولات برائے مکہ مکرمہ ٥٠

جہاں دُعائیں قبول ہوتی ہیں ٥١

چند زِیارات ٥٤

حج کے پانچ دِن ٥٦

٨/ ذِی الحجہ (حج کا پہلا دِن) ٥٦

☆ حج واحرام کی تیاری ٥٦

☆ اِحرام، نفل، نیت اَور تلبیہ ٥٦

☆ منیٰ رَوانگی ٥٧

☆ منیٰ میں ٥٧

٩/ ذِی الحجہ (حج کا دوسرا دِن) ٥٨

☆ عرفات رَوانگی ٥٨

☆ عرفات پہنچ کر ٥٨

☆ وقوفِ عرفات ٥٨

☆ ظہر وعصر کی نماز ٥٩

☆ مزدَلفہ رَوانگی ٥٩

☆ نمازِ مغرب وعشاء ٦٠

☆ ذِکر ودُعا ٦٠

١٠/ ذِی الحجہ (حج کا تیسرا دِن) ٦٠

☆ نمازِ فجر اَور وقوف ٦٠

☆ کنکریاں ٦١

☆ منیٰ واپسی ٦١

☆ وادیِ محسّر ٦١

☆ جمرۂ عقبہ کی رَمی ٦١

☆ تلبیہ بند ٦٢

☆ قربانی ٦٢

☆ حلق یا قصر ٦٣

☆ طوافِ زِیارت ٦٤

☆ سعی ٦٥

١١/ ذِی الحجہ (حج کا چوتھا دِن) ٦٦

☆ جمرات کی رَمی ٦٦

☆ دُعا ٦٦

١٢/ ذِی الحجہ (حج کا پانچواں دِن) ٦٧

☆ جمرات کی رَمی ٦٧

☆ قیام کا اختیار ٦٧

☆ مکہ معظّمہ کا قیام ٦٧

☆ طوافِ وِداع ٦٨

زِیارتِ مدینہ منورہ ٧٠

مدینہ طیبہ کو رَوانگی ٧٠

مدینہ طیبہ میں داخلہ ٧٠

گنبدِ خضراء پر پہلی نظر ٧٠

مسجدِ نبوی ﷺ میں حاضری ٧١

رَوضۃ الجنۃ میں نفل ٧١

رَوضۂ مطہرہ پر حاضری ٧٢

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام	۷۲	مکہ میں افضل ترین عبادت طواف ہے	۸۰
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر سلام	۷۳	خواتین کیلئے اپنے مکان میں نماز پڑھنا	۸۰
دُعا	۷۳	نماز میں کوئی عورت ساتھ کھڑی ہوجائے	۸۱
روضۃ الجنۃ میں نماز	۷۳	منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں جماعت	۸۱
مدینہ منورہ کے قیام میں	۷۴	مزدلفہ کی حدود میں اتریں	۸۱
جنۃ البقیع	۷۴	مزدلفہ میں نمازِ فجر وقت پر پڑھیں	۸۲
مسجدِ قباء	۷۵	عورت پر خود رمی کرنا لازم ہے	۸۲
جبل اُحد	۷۵	رمی اور قربانی میں جلدی مچانا	۸۲
مدینہ طیبہ سے واپسی	۷۶	کنکری احاطہ کے اندر پھینکنا ضروری ہے	۸۲
آخری سلام	۷۶	۱۲ / ذی الحجہ کو رمی زوال سے پہلے کرنا	۸۳
حج کے بعض ضروری مسائل	۷۸	تمتع وقران میں دمِ شکر مستقل واجب ہے	۸۳
احرام کے نفل سر ڈھانک کر پڑھیں	۷۸	احرام کھولنے کے لئے حلق یا قصر	۸۴
خواتین کا سر پر رومال باندھنا	۷۸	صفا ومروہ پر چڑھنا	۸۴
مسجد میں پانی کی خرید وفروخت	۷۸	روضۂ مطہرہ پر حاضری میں دھکا بازی	۸۴
حالتِ احرام میں حجرِ اسود کا بوسہ	۷۹	**طواف کی دُعائیں**	۸۵
دورانِ طواف بوسہ لینے کا انتظار	۷۹	**حج کے مسائل اور اُن کا حل**	۸۷
حلقہ پر ہاتھ لگانا	۷۹	معذور صاحبِ استطاعت کے حج کا حکم	۸۷
بوسہ کیلئے ایذا رسانی اور مرد وزن کا اختلاط	۷۹	نابینا کیلئے حج کا حکم	۸۷
حجرِ اسود کی طرف منہ کرکے دائیں طرف سرکنا	۷۹	حج کرنے میں تاخیر کی پھر معذور ہوگیا	۸۷
دورانِ طواف بیت اللہ سے کٹ کر چلیں	۸۰	حج بدل کہاں سے کرایا جائے؟	۸۸
رُکن یمانی کو صرف ہاتھ لگائیں	۸۰	حالتِ احرام میں لنگوٹ یا نیکر پہننا	۸۹
خواتین ہجوم میں طواف نہ کریں	۸۰	احرام میں جرابیں پہننا	۸۹

وَقوفِ مزدلفہ چھوڑنے کا حکم	۸۹	حلال ہونے کیلئے چند بالوں کا منڈانا	۹۸
حالتِ اِحرام میں نقاب چہرہ سے لگ گیا	۹۰	حج کیلئے ساتھ کوئی محرم نہ ہوتو حج بدل کروانا	۹۹
فائدہ	۹۱	بچپن میں کیا ہوا حج کافی نہیں	۱۰۰
عورت کے لئے بغیر محرم سفرِ حج	۹۱	حاجت سے زائد زمین یا جانور ہوتو حج فرض	۱۰۰
حج میں تاخیر جائز نہیں	۹۲	منہ بولے بیٹے کے ساتھ حج پر جانا	۱۰۱
حاجت سے زائد زمین ہوتو حج فرض ہے	۹۲	بڑھیا کا بغیر محرم سفرِ حج	۱۰۲
نفل حج کی نیت سے فرض ساقط نہ ہوگا	۹۲	حج مقدم ہے یا لڑکیوں کی شادی؟	۱۰۲
غیر حاجی حج بدل کرسکتا ہے یا نہیں؟	۹۳	بلا عذر حج بدل کرانا	۱۰۳
رَمی میں نائب بنانا	۹۳	معذور اَور نابینا کے لئے حج کا حکم	۱۰۳
شوہر کی اِجازت کے بغیر سفرِ حج	۹۴	حج کی بجائے تبلیغ	۱۰۴
بغیر اِحرام کے حرم میں داخل ہونے کا حکم	۹۴	تعمیر مکان سے حج مقدم ہے	۱۰۵
مالِ حرام سے حج اَدا ہوتا ہے یا نہیں؟	۹۵	ایک نادِرفن پارہ	۱۰۶
عمرہ کرنے سے فرضیتِ حج میں تفصیل	۹۵	سفرِ حج کا ضروری سامان	۱۰۸
وَالدین کو نفل حج کروانا	۹۶	**ضروری ہدایات**	۱۱۰
ایک ناجائز اِسکیم کے ذَریعہ حج کرنا	۹۷	**لغۃ الحج**	۱۱۳
زَمین خریدنے کیلئے رَقم رکھی ہوتو حج کا حکم	۹۸	**اَہم مقامات**	۱۱۸

عرضِ مؤلف

چند سال سے بندہ اِنتظامیہ ضربِ مؤمن کی تحریک پر ہر سال موسمِ حج کی خصوصی اِشاعت میں حج کا طریقہ لکھتا رہا ہے، اس کے علاوہ قارئین ضربِ مؤمن کی طرف سے پوچھے گئے سوالات کے جوابات بھی کالم ''آپ کے مسائل کا حل'' میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ اب بعض احباب وقارئین نے اس طرف توجہ دلائی کہ اگر طریقۂ حج اور مسائل کو یکجا کر کے کتابچے کی شکل میں شائع کیا جائے تو زیادہ فائدہ ہوگا، کتابچہ محفوظ رکھ کر آئندہ بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے، سفرِ حج میں ساتھ بھی رکھا جا سکتا ہے اور دوست احباب کو ہدیہ کے طور پر بھی دیا جا سکتا ہے۔

ضربِ مؤمن میں چھپنے والے مسائل اور مضامین کو کتابی شکل میں پیش کرنے کا اہتمام ہوتا ہے اور یہ قارئین ضربِ مؤمن کی خواہش اور مطالبہ ہی کی وجہ سے ہوتا ہے، چنانچہ اب تک کئی سلسلہ وار مضامین کو کتابی شکل دی جا چکی ہے، ''آپ کے مسائل کا حل'' کی جلد اوّل منظرِ عام پر آ چکی ہے، مزید جلدوں پر نظرِ ثانی وتخریج کا کام جاری ہے، یہ کتابچہ بھی اس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

ضربِ مؤمن میں جگہ کی کمی کی وجہ سے حوالے ذِکر نہیں کیے گئے تھے، اب حوالے کے علاوہ مفید اضافے بھی کیے گئے ہیں، نئی ترتیب کے مطابق کتابچے میں مندرجہ ذیل مضامین آ گئے ہیں:

۱۔ حج کی فرضیت واہمیت اور فضائل، حج نہ کرنے پر وعیدیں، ترک یا تاخیر کے من گھڑت اعذار کی تردید۔

۲۔ حج کے مختلف مواقع کی مسنون دُعائیں

۳- حج کی تیاری میں اہم امور کی نشاندہی

۴- حج وعمرہ کا مسنون طریقہ مع مختصر معمولات برائے مکہ مکرمہ

۵- زیارتِ مدینہ منورہ اور وہاں قیام کا دستور العمل

۶- اُستاذِی وشیخی مفتی اعظم حضرت مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے تحریر کردہ حج کے بعض ضروری مسائل

۷- طواف کی دُعاؤں سے متعلق حضرتِ والا رحمہ اللہ کا اہم مضمون

۸- ضربِ مؤمن کے کالم ''آپ کے مسائل کا حل'' میں شائع ہونے والے مسائلِ حج

۹- سفرِ حج کا ضروری سامان

۱۰- بعض ضروری ہدایات

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ کی فارسی میں ایک یادگار نظم مع اردو ترجمہ بھی شاملِ اِشاعت ہے۔

حضرت مفتی ابولبابہ صاحب زید مجدہم نے ہر موقع و اہم مقامات کی مناسب تصویریں اکٹھا کرنے اور ان کا انتخاب کرنے میں بہت محنت فرمائی، اللہ تعالیٰ انہیں اور ان سب حضرات کو جنہوں نے کسی بھی شکل میں تعاون کیا، بہترین جزاء عطاء فرمائیں۔

اہلِ علم سے گزارش ہے کہ اگر کوئی غلطی پائیں تو بندہ کو ضرور مطلع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس ٹوٹی پھوٹی محنت سے نفع پہنچائیں اور بندہ کے لئے صدقۂ جاریہ بنائیں۔ (آمین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حج

حج کی فرضیت:

حج اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک اہم اور تکمیلی رُکن ہے، ہر مسلمان صاحبِ استطاعت پر حج کرنا فرض ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِينَ ﴾ (۱)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے ان لوگوں پر جو اس تک جانے کی استطاعت رکھتے ہوں اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا حکم نہ مانے تو (اللہ تعالیٰ کا اس میں کیا نقصان ہے) اللہ تعالیٰ تو تمام جہان والوں سے بے نیاز ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے حج کے بے شمار فضائل اور حج نہ کرنے پر شدید وعیدیں ارشاد فرمائی ہیں لیکن آج کل عوام میں حج کی فرضیت کے متعلق طرح طرح کی غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں، اس بناء پر ہم پہلے حج کے کچھ فضائل اور اس کے نہ کرنے پر وعیدیں نقل کرتے ہیں اور اس کے بعد حج کے متعلق جو غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں ان کے ازالے کی کوشش کریں گے:

حج کی اہمیت وفضائل احادیث کی روشنی میں:

احادیث میں حج کے اتنے فضائل وارد ہیں جنہیں کوئی بھی مسلمان سن کر حج کی

(۱) [سورۃ آل عمران: ۹۷]

اَدائیگی میں تقصیر وتاخیر کی ہمت نہیں کرسکتا۔ حج کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو مغفرت، دوزخ سے آزادی، رضائے الٰہی کا حصول، درجات کی بلندی اَور بے شمار اجروثواب ملتا ہے، حج میں تقصیر وکوتاہی کرنے والے ایک فرض حکم میں کوتاہی کے گناہ کے ساتھ ساتھ ان بے شمار فضائل سے بھی محروم رہتے ہیں۔

عن أبی هريرة رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم: ((من حج فلم يرفث ولم يفسق رجع كيوم ولدته أمه)).[۱]

''جس آدمی نے حج کیا اَور اِس میں نہ توکسی شہوانی اَور فحش بات کا اِرتکاب کیا اَور نہ اللہ کی کوئی نافرمانی کی تو وہ گناہوں سے اَیسا پاک وصاف ہوکر واپس ہوگا جیسا اُس دِن تھا جس دِن اِس کی ماں نے اِسے جنا تھا۔''

عن أبی هريرة رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم: ((العمرة إلی العمرة كفارة لما بينهما والحج المبرور ليس له جزاء إلّا الجنة)).[۲]

''ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے اَور حج مبرور (گناہوں سے پاک اَور مخلصانہ حج) کا بدلہ تو بس جنت ہے۔''

عن ابن مسعود رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم: ((تابعوا بين الحج والعمرة؛ فإنهما ينفيان الفقر والذنوب كما ينفی الكير خبث الحديد والذهب والفضة، وليس للحج المبرور ثواب إلا الجنة)).[۳]

(۱) (معارف الحديث: ٤/١٤٠، بحواله بخاری ومسلم)
(۲) (مشكوٰة: ص ٢٢١)
(۳) (معارف الحديث: ٤/١٤١، بحواله ترمذی)

"پے در پے کیا کرو حج اَور عمرہ کیونکہ یہ دونوں فقر اَور محتاجی اَور گناہوں کو اس طرح دور کردیتے ہیں جس طرح سنار کی بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کا میل کچیل دور کردیتی ہے اَور حج مبرور کا صلہ تو بس جنت ہی ہے۔"

عن أبی هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «الحاج والعمار وفد الله، إن دعوه أجابهم وإن استغفروه غفرلهم».(۱)

"حج اَور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، اَگر وہ اللہ تعالیٰ سے دُعاء کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی دُعاء قبول فرماتے ہیں اَور اَگر وہ ان سے مغفرت مانگیں تو ان کی مغفرت فرماتے ہیں۔"

عن ابن عمر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «إذا لقيت الحاج فسلم عليه وصافحه ومره أن يستغفرلك قبل أن يدخل بيته فإنه مغفورله».(۲)

"جب کسی حج کرنے والے سے تمہاری ملاقات ہو تو اس کے اپنے گھر پہنچنے سے پہلے اس کو سلام کرو، مصافحہ کرو اَور اس سے مغفرت کی دُعاء کے لئے کہو، کیونکہ وہ اس حال میں ہے کہ اس کے گناہوں کی مغفرت کا فیصلہ ہو چکا ہے۔" (اس لئے اس کی دُعاء قبول ہونے کی خاص توقع ہے)

اس کے علاوہ اَور بھی بے شمار اَحادیث موجود ہیں، پھر حج کے ہر ہر جز کے متعلق وَارد فضائل بھی بے شمار ہیں۔

---

(۱) (معارف: ٤/١٤٣، بحواله ابن ماجه)
(۲) (معارف: ٤/١٤٢، بحواله مسند أحمد)

حج ترک کرنے پر وعیدیں:

عن علی رضي الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: «من ملك زاداً وّ راحلة تبلغه إلی بیت الله ولم یحج فلا علیه أن یموت یهودیا أو نصرانیا وذلك أن الله تبارك وتعالیٰ یقول: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى ٱلنَّاسِ حِجُّ ٱلْبَيْتِ مَنِ ٱسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ (۱)».

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جس کے پاس سفرِ حج کا ضروری سامان ہو اور اس کو سواری میسر ہو جو بیت اللہ تک اس کو پہنچا سکے اور پھر وہ حج نہ کرے تو کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ کے لئے بیت اللہ کا حج فرض ہے ان لوگوں پر جو اس تک جانے کی استطاعت رکھتے ہوں۔‘‘

قرآن کریم میں نماز نہ پڑھنے کو مشرکوں والا عمل قرار دیا ہے۔

﴿وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَلَا تَكُونُوا۟ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ﴾ (۲)

اسی طرح اس حدیث میں حج نہ کرنے کو یہود ونصاریٰ کا عمل قرار دیا ہے کیونکہ یہود ونصاریٰ حج نہیں کیا کرتے تھے۔ (۳)

ان سب احادیث کا تقاضا یہ ہے کہ جب حج فرض ہو جائے یعنی ایک آزاد، عاقل، بالغ اور تندرست مسلمان کے پاس حوائج اصلیہ (یعنی رہنے کا گھر، لباس، نوکر، سواری، گھریلو سامان، زراعت کا سامان، اہل وعیال کے واپسی تک کے خرچ اور قرض وغیرہ) کے علاوہ اتنا مال ہو کہ عادت اور حیثیت کے مطابق زادِ راہ یعنی خانہ

(۱) (معارف الحدیث: ۴/۱۳۹، بحوالہ ترمذی)
(۲) [سورة الروم: ۳۱]
(۳) (إرشاد الساری علی مناسك ملا علی قاری: صـ ۳۱)

کعبہ آنے اَور جانے کے خرچ کے لئے کافی ہو، راستہ بھی پر امن ہو، اگر عورت ہے تو محرم بھی ہو، اگر اتنا خرچ نقد موجود نہ ہو لیکن ملکیت میں اتنا زیور ہو یا فوری ضرورت سے زائد اتنا سامان (مثلاً سامانِ تجارت) ہو کہ اس کی مالیت سے اخراجات پورے ہو سکتے ہوں تو ان سب صورتوں میں حج فرض ہے، اس کے بعد تاخیر کرنا جائز نہیں، جو جتنی تاخیر کرے گا اتنا ہی گناہ گار ہوگا۔

وفي فتح القدير: " ويأثم بالتأخير عن أول سني الإمكان ، فلو حج بعده ارتفع الإثم . "(۱)

اِمام اعظم، اِمام مالک، اِمام احمد اَور اِمام ابو یوسف رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک اِستطاعت کے بعد حج فی الفور فرض ہو جاتا ہے، لہٰذا فرض ہونے کے بعد پہلے ہی سال اَدا کرنا ضروری ہے۔(۲)

کیونکہ سال بھر میں حج کا وَقت متعین ہے اَور موت کا کوئی وَقت متعین نہیں تو باوجود قدرت کے تاخیر کرنا گویا حج کو ضائع کرنا ہے۔(۳)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''جو حج کا ارادہ کرے اس کو جلدی کرنا لازم ہے، اس لئے کہ کبھی آدمی بیمار ہو جاتا ہے یا اور کوئی حاجت پیش آ جاتی ہے۔''(۴)

اس بناء پر والدین اگر اِجازت نہیں دیتے تو ان کی اِجازت کے بغیر بھی حج فرض کے لئے جانا ضروری ہے اِلاّ یہ کہ وہ خدمت کے اَیسے محتاج ہوں کہ حج پر جانے کے بعد ان کے ناقابلِ تحمل مشقت میں پڑنے کا خطرہ ہو۔(۵)

(۱) (شامية : ۲/۱۹۲)
(۲) (شاميه : ۲/٤٥٦)
(۳) (البحر الرائق : ۲/۳۰۹)
(۴) (كنز العمال : ۵/۸)
(۵) (شاميه : ۲/٤٥٦)

حج میں تاخیر کے بعض من گھڑت اعذار:

بعض لوگ حج فرض ہونے کے باوجود حج اَدا کرنے سے غفلت برتتے ہیں اَور مختلف قسم کی تاَویلیں اَور بہانے پیش کرتے ہیں۔ ذیل میں اَیسے لوگوں کی کچھ تاویلیں پیش کی جارہی ہیں جو اَحادیث بالا میں بیان کردہ وعیدوں کی روشنی میں بالکل غیر معتبر ہیں۔

پہلے نماز روزہ تو کرلیں:

کچھ لوگ یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ حج پر تو بعد میں جائیں گے، پہلے نماز روزہ کے پابند تو ہوجائیں۔ حالانکہ یہ ایک من گھڑت عذر ہے، حج کا فرض ہونا نماز روزہ کی پابندی پر کہاں موقوف ہے؟ نیز نماز روزے کی پابندی بھی تو اپنے اِختیار میں ہے، جب چاہیں پابند ہوجائیں، کیا مشکل ہے؟ اَور سب سے اَہم بات یہ کہ حج سے آدمی کی روحانی تربیت ہوتی ہے، جب ۴۰ سے ۵۰ روز تک گھر سے باہر رہ کر صرف حرم پاک اَور مسجدِ نبوی میں وَقت لگے گا اَور عبادت والا ایک خاص ماحول میسر ہوگا تو یہی زندگی میں انقلاب کا ذریعہ بنے گا اَور اپنے مقام پر بھی نماز روزہ اَور دیگر فرائض و واجبات کی پابندی آسان ہوجائے گی، لہٰذا اگر نماز روزہ کی پابندی نہیں تو فریضۂ حج کی اَدائیگی اس کا ایک مؤثر علاج ہے، لہٰذا اس میں تاخیر کی بجائے جلد از جلد اسے اَدا کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

دِیگر فرائض:

کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ایک حج ہی اَدا کرنے کے لئے رہ گیا ہے؟ اَور بھی تو بہت سارے فرائض ہیں، والدین کی خدمت ہے، رشتہ داروں کے حقوق ہیں، بچوں کی

تعلیم ہے، پہلے ان کو پورا کرلیں، پھر حج بھی کرلیں گے، اتنی جلدی کیا ہے؟

ایسے لوگ درج ذیل احادیث پر غور کریں:

حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

۱۔ ''جو حج کا ارادہ کرے اسے چاہیے کہ جلدی کرے۔''[۱]

۲۔ ''فرض حج میں جلدی کرو، نہ معلوم کیا بات پیش آجائے۔''[۲]

۳۔ ''حج میں جلدی کرو، کسی کو بعد کی کیا خبر؟ کوئی مرض پیش آجائے، کوئی اور ضرورت لاحق ہو جائے۔''[۳]

۴۔ ''حج نکاح سے مقدم ہے۔''[۴]

گناہوں کے خوف یا حرص کی بناء پر حج میں تاخیر:

کچھ لوگ حج پر اس لئے نہیں جاتے کہ بھائی ابھی جوانی ہے، گناہوں سے بچنا مشکل ہے، ابھی حج کرلیا تو پھر گناہ ہوتے رہیں گے۔ اس لئے بس زندگی کے آخری ایام میں حج کریں گے تاکہ بعد میں پھر کوئی گناہ نہ کریں۔

یہ بھی نفس و شیطان کا فریب ہے۔ درحقیقت گناہوں کی حرص اس تاخیر کا باعث ہے۔ ابھی گناہ چھوڑنا نہیں چاہتے، اس لئے حج نہیں کرتے، حالانکہ گناہوں کا چھوڑنا تو ہر حال میں فرض ہے، خواہ جوانی ہو یا بڑھاپا۔ اگر گناہوں کی حرص اس کا سبب نہ ہو بلکہ حج کے بعد پھر گناہوں میں مبتلا ہونے کا خوف ہی اس کا سبب ہو تو بھی حج میں تاخیر کا کوئی جواز نہیں۔ کیونکہ:

---

(۱) (مشکوٰۃ: ص ۲۲۲)
(۲) (ترغیب و ترہیب: ۲/ ۲۵)
(۳) (کنز العمال: ۵/ ۸)
(۴) (کنز العمال)

اولاً تو حج میں تاخیر خود گناہ ہے۔

ثانیاً یہ تو معلوم نہیں کہ زندگی کتنی ہے اَور وہ کب پوری ہو جائے گی؟ اگر زندگی کے آخری اَیام کے انتظار میں موت آ گئی تو پھر کیا ہوگا؟

ثالثاً سچی بات یہ ہے کہ حج کا اَصل لطف درحقیقت جوانی ہی میں ہے، اس لئے کہ حج میں جسمانی مشقت اَور محنت کی ضرورت ہوتی ہے اَور حج کے افعال اسی وَقت نشاط اَور ذوق وشوق کے ساتھ انجام دیئے جا سکتے ہیں جب انسان کے اعضاء مضبوط ہوں اَور وہ اطمینان کے ساتھ یہ محنت برداشت کر سکتا ہو۔ بڑھاپے میں انسان اَگر چہ جوں توں کر کے حج کر لیتا ہے لیکن کتنے کام اَیسے ہیں جنہیں نشاط، چستی اَور حضورِ قلب کے ساتھ انجام دینے کی حسرت دِل میں ہی رہ جاتی ہے۔

رابعاً حج اَگر اِخلاص اَور نیک نیتی کے ساتھ صحیح طور پر انجام دیا جائے تو تجربہ یہ ہے کہ وہ انسان کے دِل میں ضرور ایک انقلاب پیدا کرتا ہے، اس سے انسان کے دِل میں نرمی، اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق اَور آخرت کی فکر پیدا ہوتی ہے جو اسے گناہوں، جرائم اَور بدعنوانیوں سے روکتی ہے۔ قلب وذہن کی اس تبدیلی کی سب سے زِیادہ ضرورت انسان کو جوانی میں ہوتی ہے کیونکہ اس کے بغیر وہ جوانی کی رو میں غلطیاں کرتا چلا جاتا ہے۔

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری است
وَقتِ پیری گرگ ظالم می شود پرہیزگار

''جوانی میں ظلم اَور گناہ سے توبہ پیغمبروں کا شیوہ ہے، بڑھاپے میں تو ظالم بھیڑیا بھی پرہیزگار بن جاتا ہے۔''

بچوں کی شادیوں کا مسئلہ:

یہ غلط فہمی بھی بہت سے لوگوں کے ذہن میں پائی جاتی ہے کہ جب تک تمام اولاد کی شادیاں نہ ہو جائیں، اس وقت تک حج نہیں کرنا چاہیے۔ یہ خیال بھی سراسر غلط ہے جس کی کوئی بنیاد نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حج کی فرضیت کا اولاد کی شادیوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جس شخص کو بھی مذکورہ بالا معیار کے مطابق استطاعت ہو اس کے ذمے حج فرض ہو جاتا ہے، خواہ اولاد کی شادیاں ہوئی ہوں یا نہ ہوئی ہوں۔

جب تک گھر کا بڑا فرد حج نہ کر لے:

بعض گھرانوں میں یہ رواج بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ جب تک گھر کا بڑا فرد حج نہ کر لے، اس وقت تک چھوٹے حج کرنا ضروری نہیں سمجھتے، بلکہ بعض گھرانوں میں اس کو ایک عیب سمجھا جاتا ہے کہ چھوٹا بڑے سے پہلے حج کر آئے، حالانکہ دوسری عبادتوں یعنی نماز، روزے اور زکوٰۃ کی طرح حج بھی ایک ایسا فریضہ ہے جو ہر شخص پر انفرادی طور پر عائد ہوتا ہے، خواہ کسی دوسرے نے حج کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ اگر گھر کے کسی چھوٹے فرد کے پاس حج کی استطاعت ہے تو اس پر حج فرض ہے، اگر بڑے کے پاس استطاعت نہ ہو یا استطاعت کے باوجود وہ حج نہ کر رہا ہو تو نہ اس سے چھوٹے کا فریضہ ساقط ہوتا ہے، نہ اسے مؤخر کرنے کا کوئی جواز پیدا ہوتا ہے۔

والدین نے حج نہیں کیا:

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ جب تک اولاد اپنے ماں باپ کو حج نہ کرائے اور ماں باپ حج نہ کر لیں اس وقت تک اولاد حج نہیں کر سکتی، اس لئے پہلے وہ والدین کو حج کرانے کی فکر کرتے ہیں جبکہ والدین پر حج فرض نہیں ہوتا اور اولاد پر فرض ہوتا ہے۔ یہ بھی سراسر غلط ہے، اولاد پر ماں باپ کو حج کرانا ہرگز فرض نہیں۔ اگر اولاد پر حج فرض

ہو جائے تو وہ اپنا حج کریں، پھر اگر اللہ تعالیٰ مزید اِستطاعت دیں تو والدین کو بھی حج کرا دیں۔

بغیر بیوی کے حج نہ کرنا:

بعض لوگ وہ ہیں جن پر حج فرض ہے اَور ان کے پاس اس قدر پیسے ہیں جن سے وہ خود تو حج کر سکتے ہیں اَلبتہ اپنی بیوی کو حج پر لے جانے کی اِستطاعت نہیں رکھتے، لیکن وہ بیوی کے اصرار کی وجہ سے یا اپنی مرضی سے اس اِنتظار میں رہتے ہیں کہ جب بیوی کو ساتھ لے جانے کے قابل ہوں گے اس وَقت میاں بیوی دونوں ساتھ حج کرنے جائیں گے۔ واضح رہے کہ بیوی کو ساتھ لے جانے کے اِنتظار میں حج کو مؤخر کرنا درست نہیں، خاوند کو چاہیے کہ اس وَقت وہ خود حج اَدا کر لے، پھر بعد میں اللہ تعالیٰ توفیق دیں تو بیوی کو بھی حج کرا دے۔

ابھی بچے چھوٹے ہیں:

بعض لوگ عموماً عورتیں یہ بہانہ بناتی ہیں کہ ابھی بچے چھوٹے ہیں اَور ہم نے کبھی بچوں کو اکیلا نہیں چھوڑا، انہیں اکیلا چھوڑ کر کیسے جائیں؟ یہ بھی محض ایک بہانہ ہے، ان کو اَگر دوسری جگہ کا سفر درپیش ہو یا کسی مرض کی وجہ سے ہسپتال جانا پڑے تو اس وَقت چھوٹے بچوں کا سب انتظام ہو جاتا ہے، جب وہاں انتظام ہو سکتا ہے تو حج کے لئے جانے کی صورت میں بھی انتظام ہو سکتا ہے، اس لئے بچوں کی حفاظت کا مناسب بندوبست کر کے حج اَدا کرنے کی فکر کرنی چاہیے۔ اَلبتہ اَگر عورت حاملہ ہو اَور اَیامِ حج میں ولادت کا امکان ہو تو اسے حج مؤخر کرنے کی اِجازت ہے۔

ماحول نہیں:

اَگر کسی کو یاد دلائیں کہ بھائی آپ صاحبِ اِستطاعت ہیں، آپ کے اوپر حج

فرض ہے، اس کو ادا کیجئے! تو جواب دیا جاتا ہے کہ ہمارے گھر میں ماحول نہیں، اس قسم کی باتیں ہمارے یہاں نہیں ہوتیں اور والدین اجازت نہیں دیتے اور جب تک ماحول نہ ہو ایسا کرنے کا کیا فائدہ؟ مگر شرعاً یہ کوئی عذر نہیں، والدین کی اجازت یا ایسا ماحول فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے ضروری نہیں۔ یہ بہانہ آخرت میں بالکل نہ چل سکے گا۔

حج نہ کرنے کے حیلوں کا جواب:

حج نہ کرنے کے مذکورہ تمام حیلوں اور بہانوں کا ایک ہی جواب ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے لئے واقعۃً کوئی مجبوری حج کرنے میں حائل نہ ہو یا ظالم بادشاہ کی طرف سے کوئی رکاوٹ نہ ہو یا ایسی شدید بیماری لاحق نہ ہو جو حج کرنے سے روک دے، پھر بھی وہ بغیر حج کئے مر جائے تو اسے اختیار ہے چاہے یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر مرے۔''(۱)

ایک اہم تنبیہ:

آخر میں یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ جن حضرات کی درخواستیں منظور ہو جائیں، انہیں جانے سے پہلے حج کے مکمل احکام و آداب سیکھنے چاہئیں، اس کے لئے ہر زبان میں کتابیں بھی موجود ہیں اور ملک کے مختلف حلقوں کی طرف سے حج کے تربیتی کورس بھی منعقد ہوتے ہیں، ان میں شرکت کرنی چاہیے، عموماً درخواست کی منظوری اور حج کیلئے روانگی کے درمیان خاصا طویل وقفہ ہوتا ہے، جو حج کے احکام و آداب سیکھنے کیلئے بہت کافی ہے، بہت سے حضرات اس طرف توجہ دیئے بغیر حج کے لئے روانہ ہو جاتے ہیں اور اتنا خرچ اور مشقت اٹھا کر بھی صحیح طریقے کے مطابق حج کرنے سے محروم

(۱) (مشکوٰۃ: ۱/۲۲)

رہتے ہیں۔ دنیا میں کھیلوں کے آداب وقواعد مستقل فن کی صورت اختیار کر گئے ہیں، دِل مانے یا نہ مانے ان کی پابندی کرنا پڑتی ہے تو حج تو ایک عبادت ہے، بڑی مقدس اَور عظیم الشان عبادت، لہٰذا اس کے احکام وآداب سیکھنا اَوران کی پابندی کرنا نہایت ضروری ہے۔ اَگر اپنی من مانی کرنی ہے تو حج کے تکلف کی ضرورت ہی کیا ہے؟

فریضۂ حج ایک نظر میں

حج کے تین فرائض:

۱- اِحرام ۲- وقوفِ عرفہ

۳- طوافِ زیارت۔[۱]

حج کے چھ واجبات:

۱- وقوفِ مزدلفہ ۲- شیطان کو کنکریاں مارنا

۳- حج کی قربانی ۴- حلق یا قصر

۵- صفا مروہ کی سعی ۶- طوافِ وداع۔[۲]

حج کی اَقسام:

۱- اِفراد (صرف حج)

۲- تمتع (حج کے مہینوں میں حج وعمرہ دونوں، لیکن الگ الگ اِحرام میں)

۳- قران (حج وعمرہ دونوں اکٹھے ایک ہی اِحرام میں)[۳]

حج کے مہینے:

شوال، ذِی القعدہ، ذِی الحجہ کے پہلے دس دِن۔[۴]

حج کے دِن:

(ا) ۸/ ذِی الحجہ (یومِ ترویہ)

---

(۱) (ردالمحتار: ۳/۵۳۶، طبع دارالمعرفۃ، غنیۃ الناسك: ٤٤، مناسك ملا علی قاری: ٦٦، تاتارخانیۃ: ۲/٤۳۷)

(۲) (غنیۃ الناسك: صـ ٤٥، ردالمحتار: ۳/۵۳۸، طبع دارالمعرفۃ، مناسك: صـ ٦٨ ـ ۷۲)

(۳) (بدائع الصنائع: ۳/ ۱٦۷ ـ ۱٦۸، الموسوعۃ الفقھیۃ: ۱۷/ ٤۲ ـ ٤۳)

(۴) (ردالمحتار: ۳/ ٥٤۲، طبع دارالمعرفۃ، تاتارخانیۃ: ۲/ ٥۲٤، مناسك: صـ ٤٩)

(ب) ۹/ ذی الحجہ (یومِ عرفہ)

(ج، د، ہ) ۱۰، ۱۱ اور ۱۲/ ذی الحجہ
(اَیامِ نحر/ اَیامِ اُضحیہ یعنی بقر عید کے تین دِن)

طواف کی اَقسام:

۱۔ طوافِ قدوم: آمد کا طواف (سنت)

۲۔ طوافِ زیارت: مرکزی طواف (فرض)

۳۔ طوافِ وداع: واپسی کا طواف (واجب)

وقوف کی اَقسام:

۱۔ وقوفِ عرفہ: رُکن اعظم (فرض)

۲۔ وقوفِ مزدَلفہ: (واجب)

عمرہ وحج میں ممنوع کام:

۱۔ ناخن تراشنا

۲۔ بال منڈوانا یا کتروانا

۳۔ خوشبو لگانا

۴۔ سلے ہوئے کپڑے پہننا

۵۔ موزے یا ایسی چپل پہننا جس سے پیر کے بیچ میں ابھری ہوئی ہڈی چھپ جائے

۶۔ سر یا چہرہ ڈھانپنا

۷۔ شہوت کا کوئی کام یا بات کرنا

حج کی مسنون دُعائیں

تلبیہ:

« لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ ».

ترجمہ:

"حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بلاشبہ تمام تعریفیں اور سب نعمتیں آپ ہی کے لئے ہیں اور بادشاہت بھی آپ ہی کی ہے۔ آپ کا کوئی شریک نہیں ہے۔"

حجرِ اسود کے اِستلام کے وَقت:

« بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ».[۱]

« اَللّٰهُمَّ إِيْمَانًا بِكَ ، وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ ، وَاتِّبَاعَ سُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ».[۲]

طواف کے دَوران:

« سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ».[۳]

---

(۱) (رواه ابو القاسم الاصبهانی)
(الترغیب والترهیب : ۲ / ۱۲٤)
(۲) (الدعاء للطبرانی : صـ ۲٦۸)
(۳) (رواه ابن ماجه ، المشكوٰة : صـ ۲۲۸)
(الترغیب : ۲/۱۲۳)

رُکن یمانی پر:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسأَلُكَ العَفوَ وَالعَافِیَةَ فِی الدُّنیَا وَالاٰخِرَةِ))۔[۱]

رُکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان:

﴿ رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِي ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي ٱلْأٓخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ ﴿٢٠١﴾ ﴾[۲]

سعی کے دَوران:

((رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ، وإِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ))۔[۳]

زَمزم پیتے وَقت:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَّرِزْقًا وَاسِعًا، وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ))۔[۴]

شیطان کو کنکری مارتے وَقت:

((بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ))۔[۵]

ایک جامع دُعاء:

جن عوام کو منقول دُعائیں عربی میں یاد نہ ہوں ان کے لئے ذیل میں ایک جامع دُعاء لکھی جاتی ہے جو قبولیتِ دُعاء کے مختلف مواقع میں مانگی جاسکتی ہے:

''یا الٰہ العالمین! اس موقع پر سرکارِ دوعالم ﷺ اور آپ کے نیک بندوں نے جو بھلائیاں مانگی ہیں، وہ سب مجھے عطا فرما اور جن جن چیزوں

(۱) (رواہ ابن ماجہ، المشکوٰۃ: صـ ۲۲۸، الترغیب: ۲/۱۲۳)
(۲) (رواہ ابو داؤد، المشکوٰۃ: ۲۲۷)
(۳) (مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/۱۳۷۱)
(۴) (رواہ الدارقطنی والحاکم، الترغیب: ۲/۳۶۱)
(۵) (مناسک ملا علی قاری: صـ ۲۴۲)

سے پناہ مانگی ہے، ان سب سے مجھے اپنی پناہ عطا فرما! آمین۔''

کسی جگہ یوں بھی دُعاء کریں:

''اے اللہ! یہاں پر آج تک جتنی دُعائیں آپ کے انبیاء کرام علیہم السلام نے اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دوسرے مقبول بندوں نے مانگی ہیں یا بتلائی ہیں وہ سب دُعائیں میری طرف سے قبول فرما! آمین۔''

اور

''اے اللہ! ہمیں اپنی رضا اور جنت عطا فرما اور اپنی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ عطا فرما! آمین۔''

حج کی تیاری، اَہم اُمور کی نشاندہی

سب سے پہلا کام:

اَگر آپ پر حج فرض ہے اَور آپ نے اسے اَدا کرنے کا ارادہ کرلیا ہے تو اللہ تعالیٰ کی اس نعمت عظمیٰ کی قدر ومنزلت کو پوری طرح محسوس کیجئے اَور شکر کیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقدس گھر اَور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے محترم شہر کی حاضری کا ارادہ محض اپنے فضل وکرم سے آپ کے دِل میں ڈالا اَور اس کے اسباب بھی مہیا فرمادیئے اَور سب سے بڑا شکریہ ہے کہ اپنے آپ کو حرمین شریفین کے فیوض وبرکات اَور انوار وتجلیات کے حصول کے لئے تیار کرنے اَور حج کے اعمال اَور اس کا طریقہ سیکھنے میں مشغول ہوجائیے۔

بڑا بد نصیب ہے وہ شخص جس کو اس کا مولیٰ اَیسا بہترین سفر نصیب کرے اَور وہ وہاں کی حاضری کے آداب اَور طریقے سیکھنے اَور اپنے آپ کو وہاں کے لئے بنانے سنوارنے کی فکر نہ کرے اَور یونہی غفلت، لاپروائی اَور بے شعوری کے ساتھ وہاں جا پہنچے۔

اچھا رفیق سفر تلاش کیجئے:

حج کو جانے والے اللہ تعالیٰ کے کسی اَیسے بندے کا ساتھ تلاش کیجئے جو حج کے مسائل بھی اچھی طرح جانتا ہو اَور صالح بھی ہو، پھر پورے سفر میں ان کے مشوروں پر عمل کیجئے، لیکن اس کی پوری احتیاط کیجئے کہ آپ ان کے لئے تکلیف کا سبب نہ بنیں، اللہ تعالیٰ کے نیک بندے چونکہ عام لوگوں سے زِیادہ حساس اَور لطیف مزاج ہوتے ہیں، اس لئے خلافِ مزاج باتوں سے انہیں دوسروں کی نسبت زِیادہ تکلیف ہوتی

ہے، اگرچہ وہ زبان سے اس کا اظہار نہ کریں۔

ساتھ رکھنے کی چند کتابیں:

سفر حج میں کچھ دینی کتابیں بھی ضرور ساتھ رکھیے، کم از کم ایک کتاب ایسی ضرور ہو جس سے بوقتِ ضرورت حج کے مسائل معلوم ہوسکیں اور ایک کتاب ایسی ہو جس کے مطالعہ سے آپ کے دِل میں عشق ومحبت اور خوف وخشیت کی وہ کیفیات پیدا ہوں جو درحقیقت حج کی اور ہر دینی عمل کی اصل روح ہیں۔

ضروری مسائل کے لئے حضرت مولانا احتشام الحسن صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ''رفیق حج''، حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ''حج وزِیارت کا مسنون طریقہ''، حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی رحمہ اللہ کے مضامین پر مشتمل کتاب ''آپ حج کیسے کریں؟'' میں سے ہر ایک کتاب بہت مفید ہے۔

کیفیات وجذبات پیدا کرنے کے لئے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ''فضائل حج'' انتہائی مؤثر ہے۔

عمومی دینی معلومات کے لئے حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ''اِسلام کیا ہے؟'' اور ''دین وشریعت'' اچھی کتابیں ہیں۔

یہ کتابیں اس سفر میں خود مطالعہ میں رکھئے، دوسروں کو مطالعہ کے لئے دیجئے اور بے پڑھے بھائیوں کو پڑھ کر سنایئے۔ اس مشغلہ میں آپ کا جتنا وقت گزرے گا، اعلیٰ درجہ کی عبادت میں گزرے گا۔

گناہوں سے توبہ:

رَوانگی سے قبل سارے چھوٹے بڑے گناہوں سے سچے دِل سے توبہ واستغفار

کیجئے اور آیندہ گناہوں سے اجتناب کا پختہ عزم کیجئے، تاکہ گناہوں کی گندگی سے صاف ستھرے، ہوکر اپنے مولیٰ کے دربار میں پہنچیں۔

حقوق العباد کی تلافی یا معافی:

جن بندوں کے حقوق آپ کے ذِمہ ہوں، جن کی کبھی حق تلفی کی ہو، جن کا کبھی دِل دکھایا ہو، ان سب سے معاملہ صاف کیجئے، معاف کرائیے، حق ادا کیجئے یا بدلہ دیجئے، کسی کی امانت ہو تو ادا کیجئے، جن امور سے متعلق وصیت کرنی ہو وہ کر دیجئے یا وصیت نامہ لکھ دیجئے۔

اِخلاصِ نیت:

سفر شروع کرنے سے پہلے نیت کا جائزہ لیجئے کہ نفس و شیطان نے ریا و دکھاوا یا کسی اور دُنیوی نفع کی نیت تو دِل میں نہیں پیدا کر دی، صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل، اس کی رضا کے حصول اور آخرت کے ثواب کو اپنا مقصد بنائیے، اس کے سوا کوئی چیز اس مقدس سفر کا محرک نہ ہو۔

گھر سے رَوانگی:

اگر آپ کو کسی بڑے شہر کے حاجی کیمپ میں کچھ دِن قیام کرنا ہے تو گھر سے اِحرام نہ باندھیے، بلکہ رَوانگی کے وَقت خوب خشوع وخضوع سے دو رکعت نفل پڑھیے اور سفر میں سہولت و عافیت، معاصی سے حفاظت اور حجِ مبرور و زِیارتِ مقبولہ نصیب ہونے کی خوب عاجزی سے دُعاء کر کے اہل خانہ سے رخصت ہو جائیے، یاد ہو تو گھر سے نکلتے وَقت یہ دُعاء پڑھیے:

((بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ))[1]

(۱) (رواہ ابو داوٗد والترمذی، المشکوٰۃ: صـ ۲۱۵)

یہ دُعاء یاد نہ ہو تو صرف ((بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم)) پڑھ کر نکلئے

جب سواری پر سوار ہوں:

جب سواری پر سوار ہوں اَور وہ روانہ ہونے لگے تو یہ دُعاء پڑھیے:

((سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ))(۱)۔

ترجمہ: ''پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے قابو میں کیا حالانکہ ہم اس پر قابو پانے والے نہ تھے اَور ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔''

اَگر عربی الفاظ یاد نہ ہوں تو جس زبان میں چاہیں اس کا مفہوم اَدا کر دیں۔

جہاز کے اِنتظار کا زمانہ:

ریل یا موٹر وغیرہ کا سفر ختم کر کے کراچی، راولپنڈی وغیرہ بڑے شہروں میں حاجیوں کو اکثر کئی دِن قیام کرنا پڑتا ہے، اس قیام کے دَوران اس کا خاص خیال کیجئے کہ آپ حج وزِیارت کے ارادہ سے گھر سے نکلے ہیں، اس لئے بے فائدہ سیر وتفریح اَور خواہ مخواہ بازاروں میں گھومنے سے پرہیز کیجئے اَور پورے اہتمام کے ساتھ حج کے مسائل، اس کا طریقہ اَور دین کی ضروری باتیں سیکھنے سکھانے کا سلسلہ جاری کیجئے اَور امیر قافلہ کے مشورے سے تعلیمی نظام بنا لیجئے۔ حاجی کیمپوں میں عموماً حج کے بارے میں علماءِ کرام کے بیانات کا انتظام ہوتا ہے، ان میں شریک ہو کر خوب استفادہ کیجئے۔

اجتماعی تعلیم اَور مسائل سیکھنے سکھانے کے بعد جو اوقات فارغ بچیں ان میں نوافل اَور ذکر وتلاوت میں مشغول رہئے یا بیت اللہ، مسجد نبوی اَور رَوضۂ مطہرہ کی زِیارت کے تصور سے لذت حاصل کیجئے یا حرمین کا شوق اُبھارنے والی کتابوں کا مطالعہ کیجئے،

(۱) (رواہ مسلم، المشکوٰۃ: صـ ۲۱۳)

اس سے حصولِ علم وثواب کے علاوہ اس پریشانی وپراگندگی سے حفاظت ہوجائے گی جس کا عموماً حاجی اس قیام کے دَوران شکار رہتے ہیں۔

حج کی اَقسام:

اِحرام کا طریقہ معلوم کرنے سے پہلے یہ سمجھ لیجئے کہ حج کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ اِفراد:

صرف حج کا اِحرام باندھا جائے اَور صرف حج کی نیت کی جائے۔[۱]

۲۔ قران:

حج وعمرہ دونوں کا اِحرام باندھا جائے اَور ایک ہی اِحرام سے دونوں کو اَدا کرنے کی نیت کی جائے۔[۲]

ان دونوں صورتوں میں اِحرام کی ساری پابندیاں اِحرام باندھنے سے لیکر حج سے فارغ ہونے تک قائم رہتی ہیں جن کا نبھانا اکثر لوگوں کے لئے مشکل ہوتا ہے اَور اکثر اَیسا ہوتا ہے کہ لوگ اَیسے کام کر بیٹھتے ہیں جن کی حالتِ اِحرام میں ممانعت ہے اَور ان کی وجہ سے ''دَم'' یعنی بکری وغیرہ یا صدقہ واجب ہوجاتا ہے اَور بعض صورتوں میں ''بدنہ'' یعنی بڑا جانور ذِبح کرنا واجب ہوجاتا ہے اَور بعض صورتوں میں حج ہی فاسد ہوجاتا ہے، اس لئے عوام کو آج کل ان دونوں صورتوں کا مشورہ نہیں دیا جاتا بلکہ تمتع کا مشورہ دیا جاتا ہے۔[۳]

۳۔ تمتع:

پہلے صرف عمرہ کا اِحرام باندھا جائے اَور مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ کے افعال یعنی

(۲-۱) (بدائع الصنائع : ۳/۱٦۷ ـ ۱٦۸، الموسوعة الفقهية : ۱۷/٤۲ ـ ٤۳)
(۳) (غنية الناسك : ۲۰۱ ، ردالمحتار : ۳/٦۳۱ ـ ٦۳۲ ، طبع دارالمعرفة)

طواف، سعی اَور حلق کر کے اِحرام ختم کر دیا جائے اَور پھر ۸ / ذی الحجہ کو مسجد حرام سے حج کا اِحرام باندھا جائے۔

اکثر لوگوں کے لئے یہی تیسری صورت آسان اَور بہتر ہوتی ہے، اس لئے تفصیل سے اسی کا طریقہ لکھا جاتا ہے۔

حج تمتع کا طریقہ

اِحرام:

پاکستانیوں اَور ہندوستانیوں کے لئے ''میقات'' یعنی وہ مقام جہاں سے احرام باندھے بغیر گزرنا جائز نہیں ''یلملم'' ہے۔[۱] جہاز میں بہت پہلے اس کا چرچا شروع ہو جاتا ہے اَور کپتان کی طرف سے بھی اعلان کر دیا جاتا ہے کہ فلاں وَقت جہاز یلملم کے اوپر سے گزرے گا، اس لئے اِحرام جہاز میں بھی باندھا جا سکتا ہے، مگر بہتر صورت یہ ہے کہ ہوائی جہاز سے جانے والے اِحرام کی چادریں تو گھر سے ہی باندھ لیں اَور نیت وتلبیہ اس وَقت پڑھیں جب جہاز فضا میں بلند ہو جائے،[۲] البتہ جو حضرات حج سے پہلے جدہ سے سیدھے مدینہ منورہ جانے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ یہاں سے احرام نہ باندھیں، ان کو مدینہ طیبہ سے رَوانگی کے وَقت احرام باندھنا چاہیے۔[۳]

اِحرام کا طریقہ:

جب رَوانگی کا وَقت قریب ہو تو حجامت بنوا لیجئے،[۴] ناخن تراش لیجئے، زیر ناف

---

(۱) (ردالمحتار: ۳/۵٤۸، طبع دارالمعرفة)
(۲) (هداية : ۱/۲۳۵)
(۳) (ردالمحتار: ۳/۵۵۲، طبع دارالمعرفة، ردالمحتار: ۳/۵۵۰، طبع دارالمعرفة، مناسك: صـ ۸۲)
(۴) (مناسك ملا علي قاري : ۹٦ ـ ۱۰۱ ، غنية : صـ ٦۸ ـ ۷۳ ، ردالمحتار : ۳/۵۵۵ ، طبع دارالمعرفة)

اَور بغل کی صفائی کر لیجئے اَور خوب اچھی طرح غسل کیجئے، ورنہ وضو کر لیجئے اَور سلے ہوئے کپڑے اتار کر ایک چادر باندھ لیجئے اور دوسری اوڑھ لیجئے اَور انہی دو چادروں میں اَگر مکروہ وَقت نہ ہوتو دو رکعت نفل پڑھئے، اس نماز میں سر چادر سے ڈھانک لینا چاہیے۔[1]

اب عمرہ کے اِحرام کی نیت یہاں بھی کر سکتے ہیں اَور ہوائی جہاز کے فضا میں بلند ہونے کے بعد بھی کر سکتے ہیں، یہی آخری صورت بہتر ہے، تا کہ اَگر پرواز ملتوی ہو جائے تو اِحرام کی پابندی نہ کرنا پڑیں۔ جس وَقت نیت کرنے کا ارادہ ہو تو چادر سر سے اتار دیجئے اَور عمرہ کے اِحرام کی نیت کیجئے۔ نیت دراصل دِل کے ارادہ کو کہتے ہیں۔ زبان سے نیت کے الفاظ کہنا ضروری نہیں لیکن اَگر کوئی کہنا چاہے تو یہ الفاظ کہہ لے یا ان کا مفہوم اَدا کر لے:[2]

((اَللّٰهُمَّ إِنِّی أُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا لِی وَتَقَبَّلْهَا مِنِّی)).[3]

ترجمہ: ”اے اللہ! میں عمرہ کا اِحرام باندھتا ہوں تو اس کو میرے لئے آسان فرما اَور (اپنے فضل وکرم سے) قبول فرما۔“

تلبیہ:

نیت کے ساتھ ہی مرد کسی قدر بلند آواز سے اَور خواتین آواز بلند کئے بغیر آہستہ سے خشوع وخضوع اَور ذوق وشوق کے ساتھ تین بار تلبیہ پڑھیں:[4]

((لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ

---

(۱) (ردالمحتار: ۲/ ۴۹۱، دارالمعرفة)
(۲) (مناسك: ۱۰۱)
(۳) (مناسك ملا علي قاری: صـ ۱۰۱)
(۴) (ردالمحتار: ۳/ ۵۶۲، دارالمعرفة) (ردالمحتار: ۳/ ۶۲۹، هداية: ۱/ ۲۵۵)

وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ))۔

ترجمہ: ''میں حاضر ہوں اے اللہ! تیرے حضور میں، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، ساری تعریفیں اور سب نعمتیں تیری ہی ہیں اور ملک اور بادشاہت تیری ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔''

تلبیہ پڑھ کر خوب عاجزی سے دُعاء کیجئے۔ اس موقع پر یہ دُعاء خاص طور پر مستحب ہے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَ النَّارِ))۔ (۱)

تلبیہ حج وعمرہ کا خاص ذکر اور گویا حاجی کا ترانہ ہے، اب تلبیہ ہی حاجی کے لئے افضل ذکر ہے۔ جب کسی سے ملنا ہو، بلندی پر چڑھنا ہو یا نشیب میں اترنا ہو تو ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کی عظمت ومحبت اور خشیت کی کیفیت پیدا کر کے یہی پڑھتے رہیے۔ (۲)

خواتین کا اِحرام:

خواتین سلے ہوئے کپڑے بدستور پہنے رکھیں، ہر قسم کی چپل، جوتی بھی پہن سکتی ہیں۔ (۳) ان کا اِحرام صرف یہ ہے کہ چہرے پر نقاب کا کپڑا نہ لگنے دیں، اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ایسی ٹوپی پہن لیں جس پر چھجہ لگا ہوتا ہے، اس چھجہ سے نقاب گرادیں، اس طرح پردہ بھی ہو جائے گا اور چہرے پر کپڑا بھی نہیں لگے گا۔ (۴)

اِحرام کی پابندیاں:

جب آپ نے اِحرام باندھ کر عمرہ یا حج کی نیت کر لی اور تلبیہ کہہ لیا تو آپ ''مُحْرِم''

(۱) (رواه الشافعي ، المشكوٰة : صـ ۲۲۳) (۲) (مناسك ملا علي قاري : ۱۰۲ ـ ۱۰۳)
(۳) (ردالمحتار : ۳/ ۶۳۰ ، دارالمعرفة)
(۴) (رد المحتار : ۳/ ۲۶۹ ، دارالمعرفة ، هداية : ۱/ ۲۵۵ ، مناسك : صـ ۳۰۹)

ہو گئے[۱] اور آپ پر احرام کی پابندیاں عائد ہو گئیں[۲] اب آپ سلا ہوا کپڑا نہیں پہن سکتے، ایسا جوتا نہیں پہن سکتے جو پاؤں کی پشت پر ابھری ہوئی ہڈی کو ڈھانکنے والا ہو، حجامت نہیں بنوا سکتے، بلکہ جسم کے کسی حصہ کا ایک بال بھی نہیں توڑ سکتے، ناخن نہیں تراش سکتے، خوشبو نہیں لگا سکتے، صابن سے ہاتھ منہ نہیں دھو سکتے، بیوی سے ہمبستری نہیں کر سکتے، بلکہ ایسی کوئی بات بھی نہیں کر سکتے جو اس کی خواہش کو اُبھارنے والی ہو اور جس سے نفس کو خاص لذت ملتی ہو، کسی جانور کا شکار نہیں کر سکتے، بلکہ اپنے کپڑے یا جسم کی جوں بھی نہیں مار سکتے۔

جدہ:

جدہ ائیر پورٹ پر کاغذی کارروائی میں تقریباً چھ سے بارہ گھنٹے لگ جاتے ہیں، نیز یہاں سے فراغت کے بعد آپ کے معلم کا وکیل مکہ مکرمہ جانے کے لئے سواری کا انتظام کرے گا، اس میں بھی کبھی کبھی ایک دِن یا دو دِن تاخیر ہو جاتی ہے، صبر و تحمل سے کام لیجئے اور ذکر و عبادت میں مشغول رہیے۔

حدودِ حرم:

مرکز جدہ سے مسجد الحرام تک کل فاصلہ ۸۰ کلومیٹر ہے، جبکہ حدودِ حرم کی ابتدا سے مسجد الحرام تک فاصلہ ۲۳ کلومیٹر ہے، حدودِ حرم سے تقریباً ۲ کلومیٹر پہلے ایک چیک پوسٹ ہے، یہاں سے ایک سڑک الگ ہوتی ہے جو غیر مسلموں کے لئے مختص ہے، اس پر ایک بورڈ ہے جس پر "لغیر المسلمین" لکھا ہوا ہے۔ اس سے تقریباً دو کلومیٹر بعد حدودِ حرم شروع ہوتی ہیں، یہاں سڑک کے دونوں طرف آغازِ حدودِ حرم کی

---

(۱) (هداية: ۱/۲۳۸)
(۲) (ردالمحتار: ۳/۵٦٦، دار المعرفة)

علامت کے طور پر محراب نما ستون بنے ہوئے ہیں اَور " بداية حد الحرم " کا بورڈ لگا ہوا ہے۔

اس سے چار کلومیٹر آگے سڑک کے اوپر ایک بہت بڑی رحل بنی ہوئی ہے، جس کے بارے میں پہلے مشہور تھا کہ یہ آغازِ حدودِ حرم ہے، اگر اب بھی کسی کا یہ خیال ہو تو یہ درست نہیں۔

حدودِ حرم پہنچ کر یوں دُعاء کیجئے:

((اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَأَمْنُكَ فَحَرِّمْنِىْ عَلَى النَّارِ وَامِنِّىْ مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ وَاجْعَلْنِىْ مِنْ أَوْلِيَائِكَ وَأَهْلِ طَاعَتِكَ)).[1]

ترجمہ: ''اے اللہ! یہ تیرا حرم اَور تیرے امن کی جگہ ہے، پس جہنم کو مجھ پر حرام فرما اَور اس دِن کے عذاب سے ہمیں مامون فرما جس دِن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اَور مجھے اپنے دوستوں اَور اہل طاعت میں سے بنا دیجئے۔''

مسجدِ حرام کی حاضری اَور طواف:

گاڑی آپ کو معلم کے مکان پر پہنچا دے گی جو آپ کی رہائش کے لئے معین کیا گیا ہوگا، بہتر ہے کہ آپ سامان اپنے رہائشی مکان میں محفوظ کر کے اَور وضو نہ ہو تو وضو کر کے اسی وَقت مسجدِ حرام جائیں،[2] داخلہ کے وَقت یہ دُعاء پڑھیے:

((بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ على رَسُوْلِ اللّٰهِ)).[3]

پھر دِل سے پورے ادب کے ساتھ دایاں پاؤں اندر رکھیے[4] اَور یہ دُعاء کیجئے:

---

(۱) (كتاب الاذكار للنووى)
(۲) (ردالمحتار : ۳/ ۵۷٤ ، دارالمعرفة ، غنية : صـ ۹۷)
(۳) (رواه احمد و ابن ماجه ، المشكوٰة : صـ ۷۰ ، غنية الناسك : صـ ۹۷)
(۴) (مناسك ملا علی قاری : صـ ۱۲۸ ، غنية الناسك : صـ ۱۳۸)

((رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)).[1]

اعتکاف کی نیت کر لیجئے[2] اور دوسروں کو ایذاء پہنچانے سے اجتناب کرتے ہوئے آگے بڑھیے۔[3]

بیت اللہ پر پہلی نظر:

جب بیت اللہ پر پہلی نظر پڑے تو راستے سے ایک طرف کھڑے ہو کر تین مرتبہ ((اللّٰہُ أکْبَر لَا إلٰهَ إلَّا اللّٰہ)) کہیے اور ہاتھ اٹھا کر خوب دُعاء مانگیے، یہ قبولیتِ دُعاء کا خاص وَقت ہے۔[4]

طواف کی تیاری:

مسجدِ حرام میں داخل ہو کر پہلے تحیۃ المسجد نہیں پڑھنی چاہیے، بلکہ طواف کرنا چاہیے،[5] مسجدِ حرام کا تحیہ طواف ہی ہے، لہٰذا دُعاء سے فارغ ہو کر آپ طواف کی تیاری کر لیجئے، وضو نہ ہو تو کر لیجئے اور چادر کو دائیں بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالیے، دایاں کندھا کھلا رہنے دیجئے[6] یاد رہے کہ طواف باوضو ضروری ہے، عمرہ کا یہ طواف بےوضو کرنے سے دَم لازم ہوگا، خواہ ایک ہی چکر بےوضو کیا ہو، اَلبتہ اگر وضو کر کے طواف دوبارہ کر لیا تو دَم ساقط ہو جائے گا۔ وضو کے بغیر طواف صحیح نہ ہوگا۔[7]

واضح رہے کہ اضطباع یعنی دایاں کندھا کھلا رکھنے کا حکم صرف مردوں کیلئے ہے،

---

(۱) (رواه الترمذي واحمد و ابن ماجه ، المشكوة : صـ ۷۰)
(۲) (غنية الناسك: صـ ۱۳۸)
(۳) (مناسك : صـ ۱۷٤)
(۴) (فتح القدير : ۳٥۲/۲ ، غنية : صـ ۹۷)
(۵) (رد المحتار : ٥۷٤/۳ ، غنية الناسك : صـ ۹۹ ، فتح القدير : ۳٥۳/۲ ، مناسك ملا على قارى : صـ ۱۲۹)
(٦) (هداية : ۲٤۱/۱ ، غنية الناسك : صـ ۹۹ ، مناسك : صـ ۱۳۰ ، ردالمحتار : ٥۷۸/۳ ، دارالمعرفة)
(۷) (ردالمحتار : ٥۳۸/۳ ، دارالمعرفة)

عورتوں کیلئے نہیں۔[1]

تلبیہ ختم:

تلبیہ جو احرام سے شروع ہوا تھا وہ عمرہ کا طواف شروع کرنے پر ختم ہو جاتا ہے۔[2] اس لئے اس طواف میں اور اس کے بعد حج کا احرام باندھنے تک آپ تلبیہ نہیں پڑھیں گے۔

طواف کی نیت:

اب خانہ کعبہ کے سامنے اس طرح کھڑے ہوں کہ پورا حجرِ اسود آپ کے دائیں طرف رہ جائے، اس کے لئے فرش پر بنی ہوئی سیاہ پٹی سے بھی رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے، چنانچہ پوری پٹی دائیں طرف چھوڑ کر کھڑے ہوں[3] اور بغیر ہاتھ اٹھائے طواف کی نیت کر لیجئے۔[4] نیت دِل کے ارادے کا نام ہے، تاہم زبان سے بھی یہ الفاظ کہہ لیں تو کوئی حرج نہیں:[5]

''اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے عمرہ کے طواف کا ارادہ کرتا ہوں آپ میرے لئے اسے آسان فرمایئے اور قبول فرمایئے۔''

اپنا رُخ بیت اللہ کی جانب رکھتے ہوئے دائیں جانب کھسک کر حجرِ اسود کے بالکل بالمقابل سامنے آجایئے اور کانوں تک ہاتھ اٹھا کر یہ پڑھئے:

((بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ)).[6]

(۱) (ردالمحتار : ۳/۶۲۹ ، دارالمعرفة ، هداية : ۱/۲۵۵)

(۲) (ردالمحتار : ۳/۶۴۲ ، دارالمعرفة ، مناسك ملا علي قاري : صـ ۱۳۳ ، غنية الناسك : صـ ۲۱۵ ، هداية : ۱/۲۶۱)

(۳) اب یہ پٹی ختم کردی گئی ہے، اس لیے اس کے بغیر ہی حجر اسود کو دائیں طرف رکھنے کا اہتمام کیجئے۔

(۴) (مناسك ملا علي قاري : صـ ۱۳۰ ـ ۱۳۱)

(۵) (مناسك ملا علي قاري : صـ ۱۰۱)

(۶) (حاشيه مناسك : صـ ۱۳۰)

اِستلام:

پھر اگر کسی کو ایذاء پہنچائے بغیر ممکن ہو تو حجرِ اَسود کا اِستلام کیجئے،[۱] اِستلام کا مطلب یہ ہے کہ حجرِ اَسود پر اپنی دونوں ہتھیلیاں اس طرح رکھئے جس طرح سجدہ میں رکھی جاتی ہیں اور ہاتھوں کے درمیان حجرِ اَسود کو بوسہ دیجئے۔ اگر بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو صرف ہاتھ یا چھڑی حجرِ اَسود پر لگا کر اسے چوم لیجئے، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو دور ہی سے ہاتھ اٹھا کر ان کا رُخ حجرِ اَسود کی طرف کیجئے اور پشت اپنی جانب اس طور پر کہ ہاتھ بالکل حجرِ اَسود کے بالمقابل ہوں، پھر ہاتھوں کو چوم لیجئے اور یہ دُعاء پڑھیے:

((بِسۡمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أكبر، أشهَدُ أَنۡ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَحۡدَهٗ لَاشَرِيۡكَ لَهٗ وأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ)).[۲] رواه ابو القاسم الاصبهانی

اَہم ہدایات:

۱۔ کسی مسلمان کو تکلیف پہنچانا حرام ہے[۳] اور اِستلام یعنی حجرِ اَسود کو بوسہ دینا یا ہاتھ لگانا مسنون ہے۔ اگر اِزدحام کی وجہ سے ایذاءِ مسلم کے بغیر بوسہ دینے کا موقع نہ ہو تو بوسہ دینا جائز نہیں، رسول اللہ ﷺ نے اس سے سختی سے منع فرمایا ہے، ایسے موقع پر دور سے اِستلام کا اِشارہ کر کے ہاتھ چوم لینا کافی ہے، عموماً لوگ اس میں بہت غفلت کرتے ہیں اور ثواب کی بجائے الٹا گناہ کماتے ہیں۔

۲۔ حجرِ اَسود، رُکن یمانی اور ملتزم پر اکثر خوشبو لگی ہوتی ہے،[۴] اس لئے حالتِ اِحرام میں ان کو ہاتھ نہ لگائیے ورنہ دَم وغیرہ کا خطرہ ہے۔[۵]

(۱) (ردالمحتار : ۳/۵۷۵ ، دارالمعرفة)
(۲) (الترغيب : ۲/۱۲٤)
(۳) (أيضاً: ۳/۵۷۷ ، دارالمعرفة، بدائع: ۱/۱۱۹، مناسك : صـ ۱۷٤ ، بدائع الصنائع : ۳/۱۱۹)
(۴) (مناسك ملا علي قاري : صـ ۱۳۱)
(۵) (مناسك : صـ ۳۱۳)

طواف شروع:

اِستلام یا اِشارۂ استلام کے بعد دائیں طرف مڑ کر طواف شروع کر دیجئے، اب حجرِ اَسود آپ کے بائیں طرف ہوگا۔[۱]

تنبیہ:

حجرِ اَسود کے اِستلام یا اِشارہ کے سوا دورانِ طواف خانہ کعبہ کی طرف سینہ یا پشت کرنا جائز نہیں، اس کا خصوصی خیال رکھیں۔[۲]

رَمل:

طواف کے کل سات چکر ہوتے ہیں،[۳] حجرِ اَسود کے بالمقابل فرش پر بنی ہوئی سیاہ پٹی[۴] سے شروع کر کے دوبارہ جب اس پٹی پر پہنچیں گے تو ایک چکر ہوگا۔[۵]
جس طواف کے بعد سعی بھی ہو اس کے پہلے تین چکروں میں رَمل کیا جاتا ہے،[۶] رَمل کا مطلب یہ ہے کہ اَکڑ کر شانے ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر پہلوانوں کی طرح ذرا تیزی سے چلئے،[۷] باقی چار چکروں میں حسبِ معمول عام رفتار سے چلئے۔ اس طواف کے بعد بھی چونکہ سعی ہے، اس لئے عمرہ کے اس طواف کے پہلے تین چکروں میں بھی رَمل کیجئے۔ یہ حکم مردوں کیلئے ہے، عورتیں رَمل نہ کریں، عام رفتار سے چلیں۔[۸]

---

(۱) (مناسک : صـ ۳۰۳ ، ردالمحتار : ۵۷۸/۳ ، دارالمعرفة)
(۲) (ردالمحتار : ۵۷۹/۳ ، أیضا)
(۳) (بدائع الصنائع : ۱۲۰/۳ ، مناسک ملا علی قاری : صـ ۱۳۳)
(۴) اب یہ پٹی ختم کر دی گئی ہے۔
(۵) (ردالمحتار : ۵۸۱/۳ ، دارالمعرفة)
(۶) (مناسك ملا علی قاری : صـ ۱۲۹ ، ردالمحتار : ۶۳۵/۳ ، دارالمعرفة ، فتح القدیر : ۳۶۳ ، غنية : صـ ۱۱۸ ـ ۱۱۹ ، غنية الناسك : ۱۰۳)
(۷) (هداية: ۲٤۱/۱)
(۸) (غنية : ۹٤ ، هداية : ۱۵۵/۱)

رُکن یمانی:

طواف کرتے ہوئے جب رُکن یمانی (بیت اللہ کا وہ کونہ جو حجرِ اسود کے بالمقابل الٹے ہاتھ کو ہے اور طواف میں حجرِ اسود سے پہلے آخری نمبر پر یہی کونہ آتا ہے) پر پہنچیں تو اگر دوسروں کو ایذاء پہنچائے بغیر ممکن ہو تو اس پر دونوں ہاتھ یا دایاں ہاتھ لگائیں اور آگے بڑھ جائیں، دونوں ہاتھ یا دایاں لگانے کا موقع نہ ہو تو بایاں ہاتھ نہ لگائیں، نیز رُکن یمانی یا ہاتھ کو چومنا ثابت نہیں اس سے اجتناب کریں۔[1]

اِستلام یا اِشارہ:

ہر چکر کے اختتام پر جب آپ حجرِ اسود پر پہنچیں تو اپنے آپ کو اور دوسروں کو ایذا میں مبتلا کئے بغیر اگر ممکن ہو تو اِستلام کیجئے، یعنی حجرِ اسود کو بوسہ دیجئے، ممکن نہ ہو تو دور ہی سے ہاتھوں کا اِشارہ کر کے ہاتھ چوم لیجئے۔[2] اس طرح طواف میں کل آٹھ مرتبہ حجرِ اسود کا اِستلام یا اِشارہ ہوگا۔

تنبیہ:

۱ـ طواف میں کانوں تک ہاتھ صرف شروع میں اٹھائے جاتے ہیں، بعض لوگ ہر چکر کے اختتام پر جب حجرِ اسود کے سامنے پہنچتے ہیں تو کانوں تک ہاتھ اٹھاتے ہیں، یہ جہالت ہے، اس سے اجتناب کیجئے۔[3]

۲ـ طواف کے دَوران کوئی مخصوص دُعاء قطعاً ضروری نہیں، جو دُعاء یاد ہو اور جس میں دِل لگے، مانگتے رہیں یا کوئی بھی ذکر کرتے رہیں، اَلبتہ حجرِ اسود کے اِستلام کے وَقت اور رُکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان جو دُعائیں حدیث سے ثابت

(۱) (مناسك ملا علي قاري: ۱۳۷)
(۲) (هداية: ۱/۲٤۲)
(۳) (مناسك ملا علي قاري: صـ ۱۳۳، غنية: ۱۰٤)

ہیں، وہ ابتدا میں ذکر کردی گئی ہیں، وہ پڑھ سکتے ہیں۔ اگر کوئی بالکل خاموش رہے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ [1] معلّمین جو اجتماعی طور پر دُعاء پڑھواتے ہیں اَور حاجی لوگ غلط سلط پڑھتے رہتے ہیں یا دُعاؤں کے کتابچے ہاتھ میں لئے جیسے تیسے پڑھتے رہتے ہیں، یہ طریقہ غلط اَور واجب الترک ہے۔

طواف ختم:

لیجئے! آپ نے سات چکر پورے کر کے طواف مکمل کرلیا، اب اِضطباع (دایاں کندھا کھلا رکھنا) ختم کردیجئے اَور دونوں کندھے ڈھک لیجئے۔ [2]

مقامِ اِبراہیم پر دوگانہ:

اَب مقامِ اِبراہیم [3] (وہ پتھر جس پر کھڑے ہوکر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر کی تھی) کے پیچھے، قریب ترین جگہ جہاں اطمینان سے نماز پڑھنا ممکن ہو، دو رکعت واجب طواف اَدا کیجئے اور دُعاء کیجئے، [4] اگر رش کی وجہ سے قریب جگہ نہ ملے تو مسجد حرام میں کسی بھی جگہ پڑھ سکتے ہیں۔ بہر حال اسی مقام پر نماز پڑھنے پر اصرار کرنا اَور اپنی نماز اَور دوسروں کا طواف خراب کرنا بہت بری بات ہے، اس سے اجتناب کیجئے، نیز یہ خیال رکھیے کہ مکروہ وَقت نہ ہو۔

ملتزم پر جانا:

طواف سے فارغ ہوکر دو رکعت پڑھنے کے بعد یا اس سے پہلے اگر بسہولت ممکن ہو تو ملتزم (بیت اللہ کی دیوار کا وہ حصہ جو حجرِ اَسود اَور بیت اللہ کے دروازے کے

---

(۱) (مناسك: صـ ١٦٧ ـ ١٦٤، غنية: صـ ١٢١)
(۲) (غنية الناسك: صـ ١٠٦)
(۳) (ردالمحتار: ٣: ٥٨٥، دارالمعرفة)
(۴) (مناسك ملاعلي قاري: صـ ١٣٨)

درمیان ہے) پر آجائیے اَور خوب گڑگڑا کر دُعاء کیجئے۔ یہ قبولیتِ دُعاء کا خاص مقام ہے۔[۱]

زَمزم پینا:

ملتزم پر دُعاء کرنے کے بعد زمزم پر آیئے اَور بیٹھ کر، بیٹھنے کا ہجوم کی وجہ سے موقع نہ ہوتو کھڑے ہوکر، بسم اللہ پڑھ کر تین سانس میں خوب جی بھر کر زمزم پیجئے، پینے سے پہلے یہ دُعاء مانگیے:[۲]

((اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسأَلُكَ عِلمًا نَافِعًا ، وَرِزْقًا وَّاسِعًا ، وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ داءٍ)).[۳]

ترجمہ: ''اے اللہ! میں آپ سے نفع دینے والا علم، کشادہ روزی اَور ہر بیماری سے شفا مانگتا ہوں۔''

سعی:

طواف عمرہ کا پہلا عمل تھا جو آپ کر چکے ہیں، اب دوسرا عمل صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگانے کا ہے جسے سعی کہتے ہیں۔ اب آپ کو وضو کی ضرورت ہوتو وضو کر لیجئے، سعی باوضو سنت ہے،[۴] پھر حجرِ اسود کے سامنے آیئے اَور مذکورہ بالا طریقہ پر اِستلام یا اِشارۂ اِستلام کیجئے، یہ نواں اِستلام ہوا، اس کے بعد مسجد حرام کے دروازے ''باب الصفا'' سے باہر نکلیے، یہ مستحب ہے، کسی اَور دروازے سے بھی نکل سکتے ہیں۔[۵] نکلتے وَقت بایاں قدم باہر رکھئے اَور دُعاء کیجئے:

(۱) (مناسك ملا علی قاری: صـ ۱۳۸ ـ ۱۳۹)
(۲) (مناسك ملا علی قاری: صـ ۱۳۹)
(۳) (رواہ الدارقطنی والحاکم، الترغیب: ۲/۱۳٦)
(۴) (غنیة: صـ ۱۳۵)
(۵) (مناسك: صـ ۱۷۰ ـ ۱۷۱، غنیة الناسك: صـ۱۲۸، فتح القدیر: ۲/۳٦۱، ردالمحتار: ۲/۵۰۰)

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ أَبْوَابَ فَضْلِكَ))۔[1]

اَور صفا کی طرف روانہ ہو جائیے۔[2]

صفا سے سعی کی ابتداء:

صفا پر اتنا چڑھیے کہ بیت اللہ نظر آ سکے، ہجوم یا ستونوں کی وجہ سے بیت اللہ نظر نہ آئے تو کوئی حرج نہیں۔[3] اب قبلہ رُخ کھڑے ہو کر سعی کی یوں نیت کیجئے:

''یا اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے صفا و مروہ کے درمیان سعی کا ارادہ کرتا ہوں، اس کو میرے لئے آسان فرما دیجئے اَور قبول فرمائیے۔''

دِل سے نیت کر لینا کافی ہے، زبان سے بھی کہہ لیں تو کوئی حرج نہیں،[4] پھر حمد و ثناء کے بعد خوب دُعاء کیجئے۔[5]

مروہ کی طرف رَوانگی:

دُعاء کے بعد صفا سے اتر کر مروہ کی طرف چلئے،[6] جب سبز ستونوں کے قریب پہنچیں تو مرد حضرات اعتدال کے ساتھ دوسری طرف کے سبز ستونوں تک ہلکا ہلکا دوڑیں،[7] خواتین نہ دوڑیں[8] مرد ''میلین اخضرین'' (سبز ستونوں) کے درمیان دوڑتے اور خواتین چلتے ہوئے یہ دُعاء مانگیں:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ، وَأَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ))۔[9]

---

(۱) (کتاب الدعاء للطبرانی: صـ ۱۵۰)
(۲) (مناسك ملا علی قاری: صـ ۱۲۰)
(۳) (مناسك: صـ ۱۷۳ ـ ۱۷۱، غنية: صـ ۱۲۸ ـ ۱۳۰، ردالمحتار: ۲/ ۵۰۰)
(۴) (مناسك ملا علی قاری: صـ ۱۰۱)
(۵) (هداية: ۱/ ۲٤۲، ردالمحتار: ۲/ ۵۰۰، غنية الناسك: صـ ۱۲۹، مناسك ملا علی قاری: صـ ۱۷۲)
(٦) (هداية: ۱/ ۲٤۳، غنية: صـ ۱۲۹، ردالمحتار: ۲/ ۵۰۱)
(۷) (مناسك: صـ ۱۷۳)
(۸) (ردالمحتار: ۲/ ۵۲۸)
(۹) (کتاب الدعاء للطبرانی: صـ ۲۷۱)

یہ دُعاء یاد نہ ہو تو کوئی بھی دُعاء مانگتے رہیں، بالکل خاموش رہیں تو بھی جائز ہے۔[۱]

مروہ پہنچ کر:

مروہ پر پہنچ کر قبلہ رُخ ہو کر پھر دُعاء کیجئے۔[۲] یہ ایک چکر مکمل ہو گیا۔ پھر مروہ سے صفا کی طرف چلئے اور میلین اخضرین (سبز ستونوں) کے درمیان مرد ہلکی دوڑ لگائیں، لیکن خواتین معمول کے مطابق چلیں،[۳] صفا پر پہنچیں گے تو دوسرا چکر مکمل ہو جائے گا۔

سعی کا اختتام:

اس طرح تیسرا چکر مروہ پر، چوتھا چکر صفا پر، پانچواں چکر مروہ پر، چھٹا چکر صفا پر اور ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا۔ ہر چکر میں سبز ستونوں کے درمیان مرد ہلکا ہلکا دوڑیں گے اور خواتین معمول کے مطابق چلیں گی، اسی طرح جب بھی صفا یا مروہ پر پہنچیں تو قبلہ رُخ کھڑے ہو کر خوب خوب دُعاء مانگتے رہیں۔

دوگانۂ شکر:

اگر مکروہ وقت نہ ہو تو سعی سے فارغ ہو کر مطاف میں ایسی جگہ جہاں آپ کی نماز یا دوسروں کے طواف میں خلل نہ ہو یا مسجد حرام میں جس جگہ سہولت ہو شکرانہ کے دو نفل ادا کیجئے یہ نفل مستحب ہیں۔[۴]

حلق یا قصر:

عمرہ کا تیسرا عمل حلق یا قصر ہے، سعی کے بعد مردوں کیلئے بہتر ہے کہ سارے سر

---

(۱) (مناسك ملا علي قاري: صـ ۱۶۷، غنية الناسك: صـ ۱۲۱)
(۲) (مناسك ملا علي قاري: صـ ۱۷۳، هداية: ۱/۲۴۳، ردالمحتار: ۲/۵۰۱)
(۳) (ردالمحتار: ۲/۵۲۸، غنية: صـ ۹۴)
(۴) (ردالمحتار: ۲/۵۰۱، مناسك ملا علي قاري: صـ ۱۸۱)

کے بال منڈائیں۔[1] خواتین سارے سر کے بال انگلی کے پورے کی لمبائی سے کچھ زیادہ کتروائیں۔[2]

مردوں کے لئے حلق (بال منڈانا) اَفضل ہے مگر گنجائش اس کی بھی ہے کہ قصر کریں،[3] یعنی پورے سر کے بال انگلی کے پورے کی لمبائی سے کچھ زیادہ کتروائیں،[4] مگر جو لوگ قینچی لئے وہاں قریب کھڑے رہتے ہیں ان سے چند بال کتروانا حنفی محرم کے لئے ہرگز کافی نہیں، اس سے اجتناب کریں،[5] ورنہ دَم واجب ہو جائے گا۔[6]

عمرہ مکمل:

حلق یا قصر کے بعد عمرہ مکمل ہوگیا، اِحرام کی پابندیاں ختم ہوگئیں، اَب غسل کریں، کپڑے پہنیں، خوشبو لگائیں اَور گھر کی طرح رہیں،[7] دِل و جان سے اللہ تعالیٰ کا شکر اَدا کریں کہ اس نے عمرہ کی سعادت بخشی۔

نفلی طواف:

اَب آپ ۸/ ذِی الحجہ تک مکہ میں قیام کریں گے، ان دِنوں کی قدر کیجئے اور بازاروں میں فضول گھومنے اَور وَقت ضائع کرنے کی بجائے وہاں کی سب سے بڑی عبادت طواف زِیادہ سے زِیادہ کرنے کی کوشش کیجئے اَور ہر طواف کے بعد دو

---

(۱) (هداية : ۱/ ۲۵۰)

(۲) (بدائع الصنائع : ۳/ ۱۰۰، أبوداود : صـ۲۷۹، مرقاة شرح مشكوة : ۵/ ۵٤۰، ردالمحتار : ۲/ ۵۱٦، هداية : ۱/ ۲۵۵)

(۳) (هداية : ۱/ ۲۵۰، ردالمحتار : ۲/ ۵۱۵ ـ ۵۱٦، بدائع الصنائع : ۳/ ۱۰۱، غنية الناسك : صـ ۱۷۳، مرقاة شرح مشكوة : ۵/ ۵۳٤ ـ ۵٤۰)

(۴) (بدائع الصنائع : ۳/ ۱۰۱، ردالمحتار : ۲/ ۵۱٦، غنية : صـ۱۷٤، هداية : ۱/ ۲۵۰)

(۵) (مرقاة شرح مشكوة : ۵/ ۵۳٤ ـ ۵٤۰، غنية الناسك : صـ ۱۷٤، نووى شرح مسلم : ۱/ ٤۲۰، فتح القدير : ۲/ ۲۸٦)

(٦) (مناسك ملا علي قاری : ٦۸ ـ ۷۲)

(۷) (غنية : صـ ۲۱۸)

رکعت واجب نماز مقامِ ابراہیم کے قریب اَدا کیجئے۔ جو وَقت طواف سے بچے اس میں نوافل اَور ذکر وتلاوت میں مشغول رہیے۔[1]

یہ بات مدِنظر رکھئے کہ نفلی طواف جو عمرہ کے بغیر کیا جاتا ہے اس میں اِضطباع اَور رَمل نہ ہوگا، نہ اس کے بعد صفا مروہ کی سعی ہوگی۔[2]

(۱) (غنیة الناسك : صـ ۱۳۷)
(۲) (مناسك : صـ ۲٥٤)
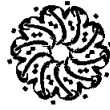
مختصر معمولات برائے مکہ مکرمہ

یہاں ہر نیکی کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے،[۱] اس لئے درجِ ذیل نیکی کے کام کریں اور ہر نیک عمل پر ایک لاکھ کا ثواب پائیں:

- نفل طواف کثرت سے کریں[۲] یہاں کی سب سے اہم و افضل عبادت طواف ہی ہے،[۳] نفل عمرہ بھی کر سکتے ہیں۔[۴]
- درود شریف اور استغفار کی زیادہ سے زیادہ تسبیحات پڑھیں۔
- ((سُبحَانَ اللّٰہ ، اَلحَمدُلِلّٰہ ، اَللّٰہُ اَکبَرُ ، لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہ)) اور ((سُبحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمدِہٖ سُبحَانَ اللّٰہِ العَظِیم)) کی تسبیحات پڑھیں اور تیسرے کلمہ کی تسبیح پڑھیں، اگر ہو سکے تو ہر نماز کے بعد ان سب کی ایک ایک تسبیح سو دانے والی پڑھ لیا کریں کہ یہ تسبیحات بڑے اجر و ثواب کا باعث ہیں، یہاں ہر تسبیح پر ایک لاکھ تسبیح کا ثواب ہے، گھر جا کر یہ ثواب کہاں ملے گا۔
- چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے ہوئے ((لَا اِلٰـہَ اِلَّااللّٰہ)) کثرت سے پڑھتے رہیں، یہ کلمہ بہت مبارک ہے اور بہت زیادہ قربِ خداوندی کا باعث ہے۔
- قرآن کریم کی تلاوت کریں، اگر ہو سکے تو ایک قرآن مجید ختم کریں اور ''مناجاتِ مقبول'' کی عربی یا اردو کی ایک ایک منزل روزانہ پڑھ لیا کریں۔[۵]

---

(۱) (غنية : صـ ۱٤۲)
(۲) (غنية : صـ ۱۸۹)
(۳) (مناسك : صـ ۱٦۸ ، غنية : صـ ۱۳۷ ، بدائع : ۱۲۸/۳ ، ردالمحتار : ۵۰۲/۲ ، تاتارخانية : ٤۵۱/۲)
(۴) (غنية : صـ ۱۸۹)
(۵) (غنية : صـ ۱۸۹ ، مناسك : ۲۵۲ ـ ۵۳۵)

- اشراق،[1] چاشت، اوّابین، تہجد، قیام اللیل، سنن زوال، تحیۃ المسجد، تحیۃ الوضو، صلوٰۃ التوبۃ اور صلوٰۃ التسبیح کا اہتمام کریں۔
- زیادہ سے زیادہ وقت مسجدِ حرام میں گزاریں، لیکن یادِ الٰہی میں مشغول رہیں اور حرم شریف میں آتے وقت اعتکاف کی نیت ضرور کرلیا کریں اور دُنیا کی باتوں سے پرہیز کریں۔[2]
- صدقہ، خیرات کرتے رہیں اور ایک دوسرے کی خدمت بجالائیں اور دوسروں سے جو تکلیف ہو اسے برداشت کریں اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے طالب رہیں۔[3]
- یہاں جیسے ہر نیکی کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے گناہ کا وبال بھی بہت سخت ہے، اس لئے فسق و فجور، گندی باتیں، لڑائی جھگڑا، غیبت، فضول باتوں اور فضول مجلسوں سے اجتناب کریں اور وہاں کے احترام کے خلاف کوئی بات نہ کریں۔[4]
- مکہ مکرمہ کے لوگوں کی برائی نہ کریں، ان کی سختی اللہ تعالیٰ کے لئے برداشت کریں اور اپنی برائیوں پر نظر رکھیں اور ان کی خوبیوں کو یاد رکھیں۔[5]
- بلاضرورت بازار میں نہ گھومیں اور اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کریں، ضرورت کے تحت جانا پڑے تو جلد واپس آنے کی فکر کریں۔

جہاں دُعائیں قبول ہوتی ہیں:

مکہ معظّمہ میں یوں تو ہر جگہ دُعاء قبول ہوتی ہے مگر مندرجہ ذیل مقامات پر دُعاء

(۱) (مناسك: صـ ٥٣٤)
(۲) (غنية: صـ ١٣٨)
(۳) (مناسك: صـ ٥٣٤، غنية: صـ ١٩٠)
(۴) (غنية الناسك: صـ ١٤٣)
(۵) (مناسك ملا علي قاري: صـ ٥٣٥، غنية: صـ ١٩٠)

قبول ہونے کی زِیادہ امید ہے، اس لئے ان مقامات پر دُعاء مانگنے کا خاص خیال رکھیں، لیکن نہ تو اَزخود عورتوں کے ہجوم میں داخل ہوں اَور نہ کسی دوسرے کو تکلیف دیں۔

- خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑتے وَقت۔
- مطاف میں۔[1]
- طواف کرتے وَقت۔
- ''حجرِ اَسوَدْ'' کے سامنے۔
- ملتزم پر۔
- حطیم میں۔
- میزابِ رحمت کے نیچے۔
- رکنِ یمانی پر۔
- مقامِ ابراہیم کے پاس۔
- زَمزم کے کنویں پر۔
- صفا پر۔
- ''میلین اخضرین'' کے درمیان میں جہاں دوڑتے ہیں۔
- ''مروہ'' پر۔
- ''منیٰ'' میں۔
- ''جمرات'' کے پاس۔
- ''مسجدِ خیف'' میں جہاں ستر انبیاء علیہم السلام مدفون ہیں۔

(۱) (مناسك : صـ ۴۹۸ ، غنية : صـ ۱۲۳)

- ''عرفات'' میں۔
- ''مزدلفہ'' میں بالخصوص ''مسجد مشعر الحرام'' کے پاس۔
- ہر اس جگہ پر جہاں سے خانہ کعبہ نظر آئے۔

چند زِیارات

مکہ معظّمہ میں بہت سے مقامات اَیسے ہیں جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے اَہم واقعات وابستہ ہیں، ان مقامات کی زِیارت حج وعمرہ کا حصہ تو نہیں ہے، لیکن وہاں جاکر سیرت کے وہ واقعات یاد کرنے سے ایمان تازہ ہوتا ہے، اس لئے اَگر مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے بآسانی موقع ملے اَور ہمت اَور طاقت بھی ہو تو ان مقامات پر جانا اَور زِیارت کرنا اچھا ہے، اَوران مقامات پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے قبولیتِ دُعاء کی بھی امید ہے، لیکن یہ زِیارت ضروری ہرگز نہیں، بلکہ مسنون یا مستحب بھی نہیں، شرعاً ان مقامات کی زِیارت کا کوئی ثواب منقول نہیں، اَگر کوئی بالکل نہ جائے تو اس کے حج یا عمرہ میں کچھ خلل نہیں آتا بلکہ زِیادہ فکر حرم شریف کی حاضری کی ہونی چاہیے، کیونکہ اَصل زِیارت گاہ وہی ہے اَور زِیادہ سے زِیادہ وَقت طواف میں صرف کرنا چاہیے، کیونکہ وہاں کی سب سے اَفضل عبادت یہی ہے۔

تاہم اَگر کوئی سیر وتفریح کی نیت سے نہیں، ایمان تازہ کرنے کی نیت سے ان مقامات کی زِیارت کرے تو کوئی حرج نہیں۔ چند اَہم مقامات مندرجہ ذیل ہیں:

غارِ ثور:

جہاں ہجرت کے وَقت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین دِن قیام پذیر ہوئے تھے۔

غارِ حرا:

جہاں قرآن کریم کی پہلی آیت اتری۔

مسجد الجن:

جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات کو تبلیغ فرمائی تھی۔

مسجد الرایۃ:

جہاں حضورِ اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دِن جھنڈا اگاڑا تھا۔

مسجد بلال رضی اللہ عنہ:

یہ جبل ابوقبیس کے اوپر ہے، وہاں ایک قول کے مطابق چاند کے ٹکڑے ہونے کا معجزہ ظاہر ہوا تھا۔

مولد النبی:

محلّہ مولد النبی میں جہاں حضورِ اقدس ﷺ کے پیدا ہونے کی جگہ ہے۔

جنتِ معلّٰی:

مکہ مکرمہ کا قبرستان۔[1]

(۱) (مناسك ملا علی قاری: صـ ۴۹۹ ـ ۵۰۱)

حج کے پانچ دِن

۸ / ذِی الحجہ (حج کا پہلا دِن)

حج واِحرام کی تیاری:

۸ / ذِی الحجہ سے پہلی رات کو حج شروع کرنے اَور منیٰ جانے کی تیاری مکمل کر لیجئے، سر کے بال سنواریئے، موچھیں کاٹئے، ناخن کاٹئے، زیرناف اَور بغل کے بال صاف کیجئے۔[1]

اِحرام، نفل، نیت اَور تلبیہ:

۸ / ذِی الحجہ کی صبح کو غسل یا وضو کر کے اِحرام باندھ لیجئے،[2] جسکا طریقہ مردوں اَور عورتوں کیلئے عمرہ کے بیان میں گزر چکا۔ اَفضل یہ ہے کہ اِحرام باندھ کر مسجدِ حرام میں جائیں اور تحیۃ المسجد کی نیت سے طواف کریں اَور اَگر مکروہ وَقت نہ ہو تو مرد حرم شریف میں آ کر سر ڈھک کر دو رکعت نفل اَدا کریں، خواتین یہ نفل گھر پر پڑھیں۔[3]

نفل سے فارغ ہو کر اپنا سر کھول دیجئے[4] اَور دِل سے نیت کیجئے۔ اَگر زبان سے کرنا چاہیں تو کوئی حرج نہیں، درج ذیل الفاظ میں کر سکتے ہیں:

((اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّی)).[5]

ترجمہ: ''اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا / کرتی ہوں، اس کو میرے لئے آسان فرما دیجئے اَور قبول فرمائیے۔''

---

(۱) (مناسك ملا علي قاري: صـ ۹۷ ـ ۱۸۷، غنية: صـ ۲۱٦، ردالمحتار: ۲/۴۸۱ ـ ۴۸۲)
(۲) (مناسك: صـ ۱۸۷، غنية: صـ ۲۱٦)
(۳) (بخاري: ۱/۱۲۰، أبوداود: ۱/۹۱، مسلم: ۱/۱۳۸)
(۴) (ردالمحتار: ۲/۴۸۷)
(۵) (مناسك: صـ ۹۸)

اس کے بعد تین مرتبہ تلبیہ کہئے اور دُعاء کیجئے۔[۱] اب اِحرام کی پابندیاں شروع ہوگئیں۔[۲] ان کی تفصیل عمرہ کے بیان میں گزر چکی، ان کا خیال رکھیے۔

منیٰ روانگی:

اِحرام بندھ چکا، اب آپ چار پانچ دِن کا ضروری سامان ساتھ لیجئے اور منیٰ روانہ ہوجایئے۔[۳] منیٰ جانے کے لئے معلّم کی طرف سے گاڑیوں کا انتظام بھی ہوتا ہے، مگر عموماً ہجوم زِیادہ ہونے کی وجہ سے گاڑیوں پر جانے میں وَقت بہت صرف ہوتا ہے اور گاڑیوں پر بیٹھے بیٹھے لوگ تنگ ہوجاتے ہیں، منیٰ مکہ مکرمہ سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر ہے،[۴] پیدل جانا بھی کچھ مشکل نہیں، اگر ہمت کرسکیں تو بہتر یہی ہے کہ پیدل جائیں۔[۵] راستہ بھر زِیادہ سے زِیادہ تلبیہ اور ذکر جاری رکھیے۔[۶]

منیٰ میں:

۸ / ذی الحجہ کو منیٰ میں آپ کو کوئی خاص کام نہیں کرنا ہے۔ ۸ / ذِی الحجہ کا دِن اور اس کے بعد آنے والی رات یہاں گذارنا ہی بس ایک عمل ہے۔ نمازوں کے وَقت پر نمازیں باجماعت پڑھنے کا اہتمام کیجئے۔ دُعائیں کیجئے، حج کے مسائل کی کتابیں سنتے سناتے رہیے، علماء سے سیکھنے کا اہتمام کیجئے اور دوسروں کو بھی اعمالِ خیر کی ترغیب دیجئے۔ ۹ / ذِی الحجہ کی فجر سے ۱۳ / ذِی الحجہ کی عصر تک[۷] ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ تکبیر تشریق کہنا واجب ہے۔[۸] مرد بآواز بلند اور خواتین آہستہ کہنے کا اہتمام کریں۔[۹]

---

(۱) (غنية الناسك : صـ ٧٤) (۲) (غنية : صـ ٨٥)
(۳) (ردالمحتار : ٢/٥٠٣ ، تاتارخانيه : ٢/٤٥١ ، مناسك : صـ ١٨٨ ، غنية : صـ ١٤٦)
(۴) (مناسك : صـ ٢١٣ ، غنية : صـ ١٦٢) (۵) (غنية : صـ ١٦٢)
(۶) (مناسك : صـ ١٨٩ ، غنية : صـ ١٤٦ ، غنية : صـ ١٦٢)
(۷) (رد المحتار : ٣/٦١) (۸) (بدائع : ٢/١٢)
(۹) (ردالمحتار : ٢/٥٢٨ ، هداية : ٢/٢٥٥)

۹/ذِی الحجہ (حج کا دوسرا دن)

عرفات رَوانگی:

۹/ذِی الحجہ کوطلوع آفتاب کے بعد عرفات روانہ ہوجایئے،[۱] عرفات منیٰ سے تقریباً چھ میل ہے، اللہ تعالیٰ کے بہت سے بندے یہ فاصلہ پیدل طے کرتے ہیں، اَگر آپ اس کی ہمت کر سکیں تو بہت بہتر اوراَگر ہمت نہ ہو اور یہ اندیشہ ہو کہ تکان کی وجہ سے ذکر وعبادت میں نشاط اَور خوشدلی نہ رہے گی تو بہتر ہے کہ سواری پر جائیں۔ راستہ میں تلبیہ اہتمام سے پڑھتے جایئے۔

عرفات پہنچ کر:

اَگر آپ زَوال سے پہلے عرفات پہنچ گئے تو بقدر ضرورت زَوال تک آرام کرنے میں کچھ حرج نہیں۔[۲] زَوال کے قریب اٹھ کر ممکن ہو تو غسل کیجئے ورنہ وضو کیجئے۔

وقوفِ عرفات:

زَوال ہوتے ہی وقوف شروع کردیجئے اَور غروب آفتاب تک جاری رکھیے،[۳] حدودِ عرفات کا خاص خیال رکھیے، مسجدِ نمرہ کا کچھ حصہ حدودِ عرفات میں داخل نہیں،[۴] ناواقف لوگوں کو بعض اوقات غلط فہمی ہوتی ہے اَور وہ اس حصے میں وقوف کرتے ہیں، اَگر کوئی شروع سے آخر تک اسی حصے میں رہا[۵] تو اس سے حج کا رُکن اعظم ''وقوفِ عرفہ'' چھوٹ گیا اَور اَگر غروب سے پہلے حدودِ عرفات سے باہر نکل آیا تو دَم لازم

(۱) (رد المحتار: ۲/۵۰۳، غنية: صـ ۱۴۶، مناسك: صـ ۱۸۹)
(۲) (مناسك ملا علي قاري: صـ ۱۹۱، غنية: صـ ۱۶۰)
(۳) (غنية: صـ ۱۶۰)
(۴) (رد المحتار: ۲/۵۰۳ـ ۵۰۸)
(۵) (مناسك: صـ ۲۰۴)

ہوگا۔[1]

وقوفِ عرفہ کے دوران تلبیہ پڑھنے، توبہ واستغفار، دُعا اور ذکر مسنون ((لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰه، وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَايَمُوْتُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر)).[2] پڑھنے اور الحاح وزاری میں وقت گزاریئے۔[3]

مسئلہ: وقوف کھڑے ہوکر کرنا افضل ہے اور بیٹھ کر بھی جائز ہے۔[4]

ظہر وعصر کی نماز:

عرفات کی مسجد نمرہ میں ظہر وعصر کی نماز ظہر کے وقت میں ایک ساتھ باجماعت ادا کی جاتی ہے،[5] مگر بعض اوقات ائمہ حضرات مسافر نہ ہونے کے باوجود قصر کرتے ہیں، یعنی دو دو رکعت پڑھتے ہیں جو حنفیہ کے نزدیک جائز نہیں۔[6] اس لئے آپ ظہر کی نماز ظہر کے وقت اور عصر کی نماز عصر کے وقت اذان وتکبیر کے ساتھ الگ باجماعت ادا کیجئے۔

مزدلفہ روانگی:

غروبِ آفتاب کے بعد مغرب کی نماز پڑھے بغیر تلبیہ کہتے ہوئے اور ذکر کرتے ہوئے مزدلفہ روانہ ہوجایئے۔[7]

---

(۱) (غنية الناسك : صـ ۱٦٠ ، مناسك : صـ ۲۱٠)
(۲) (كتاب الدعاء للطبراني : صـ ۲۷۳)
(۳) (هداية : صـ ۲٤٦ ، مناسك ملا علي قاري : صـ ۱۹۱ ، غنية الناسك : صـ ۱٤۸ ـ ۱٥٦)
(۴) (مناسك : صـ ۱۹۹ ، تاتارخانية : ۲/٤٥٥)
(۵) (مناسك ملا علي قاري : صـ ۱۹۳ ، غنية الناسك : صـ ۱٥٠ ، هداية : ۱/ ۲٤٤)
(٦) (مناسك ملا علي قاري : صـ ۱۹٥ ، تاتارخانية : ۲/٤٥٤ ، غنية : صـ ۱٥٠)
(۷) (هداية : ۱/۲٤۷ ، مناسك : صـ ۲۱۳ ، غنية : صـ ۱٦۱ ـ ۱٦۲)

نمازِ مغرب وعشاء:

مزدَلفہ میں مغرب وعشاء کی نماز ملاکر عشاء کے وَقت میں اَدا کیجئے۔[١] دونوں نمازوں کے لئے صرف ایک اذان اَور ایک اقامت کہیے، پہلے مغرب کے فرض باجماعت اَدا کیجئے، پھر تکبیر تشریق اَور تلبیہ پڑھیے اَوراس کے بعد فوراً عشاء کے فرض اَدا کیجئے، پھر مغرب کی دو سنّتیں، پھر عشاء کی دو سنّتیں اَور وتر پڑھیے، نفل پڑھنے کا اِختیار ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی مزدَلفہ پہنچنے سے پہلے راستے ہی میں مغرب کی نماز پڑھ لے تو اس کی نماز نہ ہوگی، مزدَلفہ پہنچ کر اس کا اعادہ واجب ہوگا۔[٢]

ذکر ودُعاء:

یہ بڑی مبارک اَور فضیلت والی رات ہے، اس میں زِیادہ سے زِیادہ ذکر و تلاوت، تلبیہ ودُعاء کا اہتمام کیجئے، ضرورت ہو تو کچھ آرام بھی کرلیجئے۔[٣]

١٠/ ذِی الحجہ (حج کا تیسرا دِن)

نمازِ فجر اَور وقوف:

صبح صادق ہونے پر اذان دیکر سنّتیں پڑھ کر فجر کی نماز اوّل وَقت میں باجماعت اَدا کیجئے[٤] اور پھر وقوف کیجئے، یعنی سورج نکلنے کے قریب تک تسبیح وتقدیس، تکبیر و تہلیل، حمد وثناء اَور دُعاء واستغفار میں مشغول رہیے۔

---

(١) (هداية : ١/٢٤٧، مناسك : صـ ٢١٤، غنية : صـ ١٦٣)
(٢) (غنية الناسك : صـ ١٦٣ ـ ١٦٤، مناسك : صـ ٢١٧، هداية : ١/٢٤٧ ـ ٢٤٨)
(٣) (مناسك ملا على قارى: ٢١٨، غنية الناسك: ١٦٥)
(٤) (مناسك ملا على قارى: صـ ٢٢٠ـ ٢٢١، غنية الناسك: صـ ١٦٥ـ ١٦٦، هداية: ١/٢٤٨)

کنکریاں:

مستحب یہ ہے کہ جمرۂ عقبہ کی رَمی کے لئے چنے کے برابر سات کنکریاں یہیں مزدلفہ سے اٹھالیجئے۔[1]

منیٰ واپسی:

جب سورج نکلنے کا وَقت بالکل قریب آجائے تو منیٰ روانہ ہوجائیے،[2] منیٰ مزدَلفہ سے تین میل ہے۔[3] صبح کے ٹھنڈے وَقت میں یہ راستہ آسانی سے پیدل طے کیا جاسکتا ہے۔ شوق ومحبت اَور عظمت وہیبت کی کیفیت کے ساتھ تلبیہ پڑھتے جائیے۔[4]

وَادی مُحسِّر:

راستہ میں ایک نشیبی جگہ ''وَادی مُحسِّر'' آئے گی،[5] یہاں ابرہہ کا لشکر ہلاک ہوا تھا، یہاں سر جھکائے، اللہ تعالیٰ کی عظمت وقدرت کا استحضار کرتے اَور عذابِ الٰہی سے ڈرتے ہوئے تیزی سے نکل جائیے۔

جمرۂ عقبہ کی رَمی:

منیٰ پہنچ کر سب سے پہلے جمرۂ عقبہ کی رَمی کیجئے۔[6] آج یعنی ۱۰/ ذِی الحجہ کو صرف اسی ایک ہی جمرہ کی رَمی کی جاتی ہے،[7] جو زَوال سے پہلے کرنا اَفضل ہے۔[8] سات کنکریاں ہاتھ میں لے کر جائیے اَور ستون سے کچھ فاصلے پر اس طرح کھڑے

---

(۱) (مناسك ملا علی قاری: ۲۲۲، غنية الناسك: ۱۶۸)
(۲) (مناسك ملا علی قاری: صـ ۲۲۱، غنية الناسك: صـ ۱۶۷، هداية: ۱/۲۴۸ـ ۲۴۹)
(۳) (غنية: صـ ۱۶۲)
(۴-۵) (مناسك ملا علی قاری: صـ ۱۲۱ ـ ۱۲۲، غنية الناسك: صـ ۱۶۷ ـ ۱۶۸)
(۶) (مناسك ملاعلی قاری: صـ۲۲۳، غنية الناسك: صـ۱۶۹)
(۷) (مناسك ملا علی قاری: صـ ۲۲٤، غنية: صـ ۱۷۱)
(۸) (مناسك: صـ ۲۲۳ ـ ۲۲٤، غنية: صـ ۱۶۹)

ہوجائیے[۱] کہ منیٰ آپ کے دائیں جانب اور مکہ مکرمہ آپ کے بائیں جانب ہو۔[۲] دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑ کر ایک ایک کنکری ستون کے نیچے کے حصہ پر مارتے جائیے۔[۳] کنکری کا ستون کے گرد قائم احاطے میں گر جانا کافی ہے ستون کو لگنا ضروری نہیں۔[۴] کنکری پر ((بسم الله الله أكبر)) کہیے اور یاد ہو تو یہ دُعاء پڑھیے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور بعض دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہے:[۵]

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا)).[۶]

تلبیہ بند:

تلبیہ جو آپ اب تک برابر پڑھتے رہے، آج جمرۂ عقبہ کی رَمی کی ابتداء کرتے ہی اس کا سلسلہ ختم ہوجاتا ہے، اب تلبیہ بند کردیجئے اور دوسرے اذکار سے زبان کو تر رکھیے۔[۷]

رَمی سے فارغ ہوکر دُعاء کے لئے نہ ٹھہریئے، دُعاء کئے بغیر اپنے خیمے میں چلے آیئے اور قربانی کی تیاری کیجئے۔[۸]

قربانی:

آپ حج تمتع کررہے ہیں، تمتع یا قران کرنے والے حاجی پر بطورِ شکر حج کی قربانی

(۱) (مناسك : صـ ۲۲٤)
(۲) (مناسك : صـ ۲۲٤، غنية : صـ ۱۷۰ـ۱۷۱، هداية: ۱/۲٤۹ ، بدائع الصنائع: ۳/۱٤٥، ۱٤٦)
(۳) (غنية: صـ ۱۷۰)
(۴) (مناسك : صـ ۲٤٥)
(۵) (غنية : صـ ۱۷۱، هداية : ۱/۲٤۹، مناسك : صـ ۲۲٤)
(٦) (كتاب الدعاء للطبراني : صـ ۲۷٦)
(۷) (غنية الناسك : صـ ۱۷۰ ، مناسك ملا علي قاري : صـ ۲۲٤ ـ ۲۲٥ ، هداية : ۱/۲٤۹ ، بدائع الصنائع : ۳/۱٤۳)
(۸) (بدائع الصنائع: صـ ۱٤٦، هداية: ۱/۲٤۹ ، غنية الناسك : صـ ۱۷۲ ، مناسك : صـ ۲۲٤)

واجب ہے۔[۱] عید کی قربانی جو ہر صاحب نصاب مقیم پر واجب ہوتی ہے وہ اس کے علاوہ ہے، اگر آپ مقیم ہیں اور صاحبِ نصاب ہیں تو اس قربانی کا بھی اہتمام کیجئے، خواہ خود کیجئے خواہ اپنے وطن میں کرائیے۔[۲] حج کی اس قربانی کے لئے بھی تین دِن یعنی ۱۰، ۱۱ اور ۱۲ / ذی الحجہ مقرر ہیں۔[۳] ۱۲ / ذِی الحجہ کے غروب آفتاب تک دِن میں رات میں جب چاہیں کریں، گو پہلا دِن افضل ہے، مگر پہلے دِن ہجوم کی وجہ سے کافی دقت پیش آتی ہے، ۱۱ / ذِی الحجہ کو بآسانی قربانی کی جاسکتی ہے۔[۴]

اس قربانی میں بھی اختیار ہے کہ چاہیں تو خود منیٰ کے "ذِبح خانہ" میں جا کر اپنی پسند کا جانور خرید کر ذِبح کریں اور چاہیں تو منیٰ یا مکہ میں اپنے کسی معتمد شخص کے ذریعہ کروائیں۔[۵]

بعض لوگ بینک کے ذریعہ یہ قربانی کرواتے ہیں، بینک والوں پر یہ اعتماد مشکل ہے کہ وہ حلق سے پہلے قربانی ضرور ذِبح کردیں گے، جبکہ قربانی حلق سے پہلے کرنا واجب ہے، اگر ترتیب بدل گئی تو دَم لازِم ہو جاتا ہے، اس لئے حتی الامکان بینک کے ذریعہ قربانی کروانے سے اجتناب کیا جائے۔ اگر بامر مجبوری کروانا ہی پڑے تو حلق سے پہلے اس کا اطمینان کرلیا جائے کہ قربانی کا جانور ذِبح ہو گیا ہے۔

حلق یا قصر:

اگر آپ نے قربانی خود منیٰ میں کی ہے یا کسی سے کروائی ہے اور قربانی ہونے کا

---

(۱) (مناسك ملا علي قاري : صـ ۲۲٦ ، غنية الناسك : صـ ۱۸۲ ، بدائع الصنائع : صـ ۱٤۷ ، ردالمحتار : ۲/۵۱۵)

(۲) (غنية : صـ ۱۷۲ ، مناسك : صـ ۲۲٦)

(۳) (بدائع الصنائع : ٦/۲۸۵)

(۴) (ردالمحتار : ۹/۵۲۵)

(۵) (بدائع : ٦/۲۸۵)

مکمل یقین ہو چکا ہے تو مرد پورے سر کے بال منڈائیں [۱] یا پورے سر کے بال انگلی کے پورے سے کچھ زِیادہ مقدار میں کتروائیں، مگر حلق اَفضل ہے۔ [۲] خواتین پورے سر کے بال مذکور مقدار میں کتروائیں، اَفضل یہی ہے [۳] اَور چوتھائی سر کے بال کتروانا واجب ہے، اس لئے چوتھائی سر کے بال اتنی مقدار میں کٹ جانے کا اطمینان کرلیں، چوتھائی سے کم کٹے ہوں تو عورت اِحرام کی پابندیوں سے آزاد نہ ہوگی۔ [۴] حلق یا قصر کے بعد بیوی سے ہمبستری کے سوا اِحرام کی سب پابندیاں ختم ہوجائیں گی۔ [۵]

طوافِ زِیارت:

حلق یا قصر سے فارغ ہوکر غسل کرنا چاہیں تو غسل کر کے وضو کر کے سلے ہوئے کپڑے پہن کر یا اِحرام کی چادروں ہی میں پورے ذوق وشوق کے ساتھ مکہ روانہ ہوجایئے اَور طوافِ زِیارت کیجئے، واضح رہے کہ طواف باوضو کرنا واجب ہے، اَگر کسی نے پورا یا اکثر طوافِ زِیارات بے وضو کرلیا تو دَم لازم ہوگا اَور اَگر نصف طواف سے کم طوافِ زِیارت بے وضو کرلیا تو ہر چکے (جو وضو کیا) کے لیے بقدرِ صدقۃ الفطر صدقہ لازم ہوگا اَور اَگر پورا یا اکثر طوافِ زِیارت حالتِ جنابت یا حالتِ حیض میں کرلیا تو بَدَنہ (یعنی ایک اونٹ یا ایک گائے) واجب ہوجائے گا، اَلبتہ اَگر وضو اَور غسل کر کے

---

(۱) (غنية: صـ ۱۷۳، هداية: ۱/ ۲۵۰، ردالمحتار: ۲/ ۵۱۵، بدائع الصنائع: ۳/ ۱۰۱، مرقاة: صـ ۵٤۰)

(۲) (بدائع: ۳/ ۱۰۱، مناسك: صـ ۲۲۹، ردالمحتار: ۲/ ۵۱٦، غنية: صـ ۱۷٤، هداية: ۱/ ۲۵۰، غنية: صـ ۱۷٤)

(۳) (غنية: صـ ۹٤)

(۴) (مرقاة: صـ ۵٤۰)

(۵) (هداية: ۱/ ۲۵۰، غنية: صـ ۱۷٦، بدائع الصنائع: ۳/ ۱۰۳ ـ ۱٤۸، مناسك ملا علی قاری: صـ ۲۳۱، ردالمحتار: ۲/ ۵۱۷)

طواف دوبارہ کرلیا تو سب صورتوں میں دَم یا بدَنہ ساقط ہو جائے گا۔طوافِ زِیارت ''وقوفِ عرفہ'' کے بعد دوسرا اَہم رُکن ہے۔[۱] اس کا وَقت ۱۰ / ذِی الحجہ کی صبح صادق سے شروع ہو جاتا ہے، مگر چونکہ طوافِ زِیارت رَمی اَور حلق یا قصر کے بعد سنت ہے، اس لیے طوافِ رَمی اَور حلق سے فارغ ہونے کے بعد کرے، اَگر پہلے کرلیا، تو خلافِ سنت کیا، طوافِ زِیارت کا آخری وَقت ۱۲ / ذِی الحجہ کے غروب آفتاب تک ہے۔[۲] اَگرچہ اَفضل یہی ہے کہ آج ۱۰ / ذِی الحجہ ہی کو کرلیا جائے، اَگر ۱۰ / ذِی الحجہ کو تکان اور ہجوم کی وجہ سے مشکل ہو تو ۱۱ یا ۱۲ / ذِی الحجہ کو کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

طوافِ زِیارت کا طریقہ وہی ہے جو عمرہ کے بیان میں تفصیل سے گزر چکا، چونکہ اس طواف کے بعد آپ کو سعی بھی کرنی ہے، اس لئے اس میں پہلے تین چکروں میں رَمل کیجئے۔[۳] اَگر سِلے ہوئے کپڑے پہنے ہوں تو اِضطباع (دایاں کندھا کھلا رکھنا) نہیں ہوگا، اِحرام کی چادروں میں طواف کررہے ہوں تو اِضطباع بھی کیجئے۔

سعی:

طواف اَور اس کے متعلقات یعنی دو رکعت نمازِ طواف،[۴] ملتزم پر دُعاء،[۵] زَمزم پینے اَور دُعاء مانگنے سے فارغ ہو کر پھر حجرِ اَسود کا اِستلام یا اِشارہ کر کے صفا ومروہ کی سعی کیجئے۔[۶] سعی کا وہی طریقہ ہے جو عمرہ کی سعی کے بیان میں گزر چکا۔

---

(۱) (هندية : ۱/ ۲۱۹ ، تاتارخانية : ۲/ ۲۳۷)
(۲) (مناسك : صـ ۲۳۲ ، غنية : صـ ۱۷٦)
(۳) (بدائع : ۳/ ۱۲۰ ، هداية : ۱/ ۲٦۱)
(۴) (مناسك : صـ ۱۵۵ ـ ۲۳۲ ، بدائع : ۳/ ۱۲۳)
(۵) (غنية : صـ ۱۲۲)
(٦) (غنية : صـ ۱۷۷ ، مناسك : صـ ۲۳٦)

سعی سے فارغ ہو کر منیٰ واپس آجایئے اور رات منیٰ ہی میں گزاریے۔[1]

مسئلہ: اگرچہ اَفضل یہی ہے کہ سعی طوافِ زیارت کے بعد ہی کیا جائے، لیکن اَگر کوئی طوافِ قدوم کے بعد سعی کرے یا عمرہ سے فارغ ہو کر کوئی نفل طواف کرنے کے بعد سعی کرلے تو بھی جائز ہے، اب طوافِ زیارت کے بعد نہ سعی کرے گا اور نہ اس طواف میں رَمل و اِضطباع کرے گا، اَلبتہ اَیسے طوافِ قدوم یا نفلی طواف میں رَمل و اِضطباع کرنا چاہیے، اَگر قصداً یا بھول کر نہیں کیا تھا تو بھی اب طوافِ زِیارت میں رَمل و اِضطباع نہ کرے۔

۱۱ / ذِی الحجہ (حج کا چوتھا دِن)

جمرات کی رمی:

۱۱ / ذِی الحجہ کو زَوال کے بعد تینوں جمرات، جمرۂ اولیٰ، جمرۂ وسطیٰ اَور جمرۂ عقبہ پر بالترتیب سات سات کنکریاں ماریئے۔[2] یہ رَمی زَوال کے بعد غروبِ آفتاب سے پہلے سنت ہے،[3] مگر ہجوم کی وجہ سے بوڑھوں، بیماروں اَور خواتین کو شدید مشقت یا جان جانے کا اندیشہ ہو تو رات میں بھی رَمی کر سکتے ہیں، بلکہ جان جانے کے خطرہ سے جوانوں کے لئے بھی تاخیر کرنے میں کوئی کراہت نہیں۔[4]

دُعاء:

جمرۂ اولیٰ اَور جمرۂ وسطیٰ کی رَمی سے فارغ ہو کر ذرا آگے بڑھ کر ایک طرف ہو کر

---

(۱) (غنية: صـ ۱۷۸ ـ ۱۷۹، مناسك: ۲۳٤ ـ ۲۳٦)
(۲) (بدائع: ۱٤٩/۳)
(۳) (ردالمحتار: ۵۲۱/۲، مناسك ملا علي قاري: صـ ۲٤۰)
(۴) (مناسك: صـ ۲۳۷)

قبلہ رو کھڑے ہو کر خوب خوب دُعاء مانگیے، اس موقع پر قبولیتِ دُعا کی خاص امید ہے، مگر جمرۂ عقبہ پر رَمی کے بعد دُعاء نہیں ہے، دُعاء کیے بغیر اپنے مقام پر واپس آجائیے۔[1]

۱۲ / ذِی الحجہ (حج کا پانچواں دِن)

جمرات کی رَمی:

زَوال کے بعد غروبِ آفتاب سے پہلے تینوں جمرات پر سات سات کنکریاں ماریے، اس میں وہی تفصیل پیش نظر رکھیے جو اوپر ۱۱ / ذِی الحجہ کے بیان میں گزری۔[2]

قیام کا اِختیار اَور رَمی:

۱۲ / ذِی الحجہ کی رَمی کے بعد آپ کو اِختیار ہے، خواہ منیٰ میں قیام کریں یا مکہ مکرمہ واپس آجائیں۔[3] اَگرچہ اَفضل یہی ہے کہ قیام کریں اَور ۱۳ / ذِی الحجہ کی رَمی کر کے مکہ واپس آئیں، لیکن اَگر آپ کو ۱۳ / ذِی الحجہ کی صبح منیٰ ہی میں ہوگئی تو یہ رَمی بھی واجب ہو جائے گی،[4] زَوال کے بعد رَمی کر کے واپس آنا ہوگا۔

مکہ معظّمہ کا قیام:

حج سے فارغ ہو کر اَگر کچھ روز مکہ مکرمہ میں قیام کا موقع مل جائے تو اسے بہت بڑی نعمت جانئے اَور اس کی قدر کیجئے۔[5] دِن رات میں جس قدر ہو سکے نفلی طواف

(۱) (بدائع الصنائع : ۳/۱۴۹، مناسك ملا علي قاري : صـ ۲۴۲)
(۲) (بدائع الصنائع : ۳/۱۴۹)
(۳) (مناسك ملا علي قاري : صـ ۲۴۳، غنية الناسك : صـ ۱۸۴)
(۴) (غنية الناسك : ۱۸۴، مناسك ملا علي قاري : صـ ۲۴۴)
(۵) (غنية : صـ ۱۹۰)

کیجیے، اپنے والدین کی طرف سے، اپنے اساتذہ اور خاص محبین ومحسنین کی طرف سے۔ (۱)

جس بیت اللہ کی طرف منہ کر کے غائبانہ نمازیں اب تک پڑھتے رہے اور آئندہ بھی پڑھتے رہیں گے، اس کے بالکل سامنے اور اس کی دیواروں کے نیچے کھڑے ہو کر نمازیں پڑھیے، عمر بھر کی حسرت نکال لیجیے۔ کسی کو تکلیف پہنچائے بغیر ممکن ہو تو حجرِ اسود کو بوسے دیجیے، (۲) ملتزم سے چمٹ کر آنسو بہا بہا کر اپنے رب سے دُنیا وآخرت کی کامیابی، امت مسلمہ کی عظمت رفتہ کی بحالی، مجاہدین کی فتح اور پورے عالم میں غلبۂ اسلام کی دُعائیں مانگیے۔ دوسروں کو بھی جہاد واعمال خیر کی دعوت دیجیے، مسجد حرام میں بیٹھ کر وقتاً فوقتاً اللہ کے اس مقدس گھر کو عظمت ومحبت کی نظروں سے دیکھیے۔ (۳)

یہ سب وہ بہاریں ہیں جو مکہ معظّمہ سے چلے جانے کے بعد آپ کو نصیب نہ ہوسکیں گی، اس لئے اس موقع کو غنیمت سمجھئے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں وبرکتوں کو جس قدر ہو سکے لوٹیے۔

طوافِ وداع:

اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیجیے کہ اس نے آپ کا حج مکمل کرا دیا، اب حج کے اعمال میں سے کوئی عمل باقی نہیں رہا، بس اتنا عمل باقی ہے کہ جب آپ مکہ معظّمہ سے رخصت ہونے لگیں تو ایک رخصتی طواف کر کے جائیں۔ اسے طوافِ وداع کہتے ہیں اور یہ بیرونی حاجیوں کے لئے واجب ہے (۴) اور اس کا طریقہ عام نفل طواف کی طرح ہے،

---

(۱) (غنیة: صـ ۱۳۷)
(۲) (ردالمحتار: ۲/ ۴۹۳ ـ ۴۹۴)
(۳) (غنیة: صـ ۱۳۸)
(۴) (مناسك ملا علی قاری: صـ ۲۵۲، غنیة: صـ ۱۹۰)

نہ اس میں اضطباع ورمل ہے اور نہ اس کے بعد سعی ہے۔[1]

اگر کسی نے طواف زیارت کے بعد کوئی نفل طواف کرلیا اور طوافِ وداع کئے بغیر ہی وہ مکہ معظّمہ سے رخصت ہو گیا تو یہ نفلی طواف ہی طوافِ وداع کے قائم مقام ہوجاتا ہے۔[2] تاہم بہتر یہی ہے کہ روانگی سے پہلے وداع اور رخصت کی نیت سے مستقل طواف کیا جائے۔[3]

طوافِ وِداع کے وقت فطری طور پر آپ کو یہ خیال آئے گا کہ بیت اللہ جو اللہ تعالیٰ کی خاص تجلی گاہ ہے اور عمر بھر کی تمناؤں کے بعد یہاں پہنچنا نصیب ہوا ہے، اب اس سے رخصت ہو رہے ہیں، آیندہ نہ معلوم یہ سعادت میسر آئے گی یا نہیں، بس اسی دلسوزی اور حسرت کے ساتھ طواف کیجئے، اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دوگانہ ادا کیجئے۔

طواف سے فارغ ہو کر جی بھر کے زمزم پیجئے، پھر ملتزم پر آیئے اور کسی کو تکلیف پہنچائے بغیر موقع ہو تو وداع اور رخصت ہی کی نیت سے اس سے لپٹ لپٹ کر خوب روئیے، آہ وزاری کیجئے، اپنے رب سے حج کی مقبولیت مانگیے، مغفرت مانگیے، اللہ کی رضا مانگیے، اپنے لئے اپنے والدین، اساتذہ، مشائخ اور پوری اُمت کے لئے مانگیے، بلک بلک کر مانگیے، مسجدِ حرام و بیت اللہ کے آداب وحقوق کے بارے میں جو کوتاہیاں ہوئیں ان کی معافی مانگیے اور سنت کے مطابق مسجدِ حرام سے نکلیے۔[4]

---

(۱) (مناسك : صـ ٢٥٤)
(۲) (غنية الناسك : صـ ١٩٠ ، مناسك : صـ ٢٥٢)
(۳) (مناسك : صـ ٢٥٢ ، غنية : صـ ١٩٠)
(۴) (مناسك : صـ ٢٥٤ ـ ٢٥٥ ، غنية : صـ ١٩٢ ، فتاوى تاتارخانية : ٢ / ٤٧٠)

زِیارتِ مدینہ منورہ

مدینہ طیبہ کو رَوانگی:

جب مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ رَوانگی ہو تو مکہ معظّمہ سے فراق اَور جدائی کے رنجیدہ اَور غم انگیز خیال کو اب آپ مدینہ منورہ اَور مسجد نبوی کی حاضری اَور رَوضۂ اطہر کی زِیارت کے مسرت بخش اور فرحت انگیز تصور سے بدل دیجئے اَور خوب ذوق وشوق سے درود شریف پڑھئے اَور ذوق ہو تو محبتِ نبوی کو بیدار کرنے کے لئے نعتیہ اشعار پڑھیے۔[۱]

مدینہ طیبہ میں داخلہ:

مدینہ طیبہ کے راستہ کی آخری منزل ذوالحلیفہ ہے، جہاں سے مدینہ طیبہ تقریباً ۵، ٦ میل رہ جاتا ہے۔ زائرین کو لے جانے والی اکثر گاڑیاں یہاں ٹھہرتی ہیں، اَگر موقع ملے تو یہیں غسل کر لیجئے، ورنہ وضو ہی کر لیجئے اَور جو عمدہ لباس میسر ہو پہن لیجئے، خوشبو لگائیے اَور ذوق وشوق اَور بے تابی کے ساتھ درود وسلام پڑھتے ہوئے آگے بڑھیے۔

گنبدِ خضراء پر پہلی نظر:

ذوالحلیفہ سے موٹر روانہ ہونے کے بعد چند ہی منٹ میں مدینہ طیبہ کی آبادی نظر آنے لگے گی اَور ہر مؤمن کی آنکھوں کی ٹھنڈک اَور دِل کا سرور ''گنبدِ خضراء'' آبادی کے بالکل وسط میں آپ کی خوش نصیب آنکھوں کے سامنے ہوگا۔ اب آپ پوری محبت ورقت کے ساتھ درود وسلام پڑھیے اَور اللہ تعالیٰ سے دُعاء کیجئے:

''یا اللہ! یہ تیرے حبیب ﷺ کا محبوب شہر ہے، اس میں میرے

---

(۱) (مناسك : صـ ۲٥٦ ، غنية : صـ ۳۷٥)

داخلے اور حاضری کو ہر قسم کے عذاب سے حفاظت کا ذریعہ بنا دیجئے۔"

پھر مدینہ طیبہ میں داخلہ کے وقت یوں دُعاء کیجئے:

"یا اللہ! اس مقدس شہر کی خاص برکتیں نصیب کیجئے اور ان تمام باتوں سے میری حفاظت فرمائیے جو یہاں کی برکات سے محرومی کا باعث ہوں۔"

مسجدِ نبوی میں حاضری:

شہر میں داخلہ کے بعد قیام گاہ پر سامان رکھیے، ذوالحلیفہ میں غسل نہ کیا ہو تو غسل کیجئے، ورنہ وضو ہی کر لیجئے، عمدہ لباس پہنئے، خوشبو لگائیے اور مسجدِ نبوی علی صاحبها الف الف تحیۃ کی طرف چلیے۔[1]

((بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)). کہہ کر پورے ادب کے ساتھ کسی بھی دروازے سے دائیں پاؤں کے ساتھ اندر داخل ہو جائیے۔[2] علماء نے بابِ جبرئیل سے داخل ہونے کو مستحب لکھا ہے، مگر آج کل بابِ جبرئیل سے داخلے پر پابندی ہے اور یہ دروازہ عموماً بند رہتا ہے۔

"روضۃ الجنۃ" میں نفل:

سب سے پہلے مسجد کے اس حصہ میں جائیے جو روضۂ مطہرہ اور منبر شریف کے درمیان ہے۔[3] جس کے متعلق خود رسول اللہ ﷺ نے ((رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ)). (جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ) فرمایا ہے۔[4] یہاں پہنچ کر اگر

---

(۱) (مناسك : صـ ٥٠٥)
(۲) (مناسك ملا علي قاري : صـ ٥٠٦ ، غنية : صـ ٣٧٦)
(۳) (مناسك ملا علي قاري : صـ ٥٠٦)
(۴) (مسلم: ١/٤٤٦ ، مشكوة : صـ ٦٨)

مکروہ وَقت نہ ہواَور فرض نماز نہ ہورہی ہوتو دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھیے،[۱] فرض نماز ہورہی ہوتو اس میں شریک ہوجایئے، تحیۃ المسجد اسی سے اَدا ہوجائے گا۔[۲]

نماز سے فارغ ہوکر اللہ تعالیٰ کا شکر اَدا کیجئے کہ اس نے حرمین میں حاضری کی سعادت بخشی اَور خوب توبہ واستغفار اَور دُعاء کیجئے۔[۳]

''رَوضۂ مطہرہ'' پر حاضری:

اب پورے ادب واحترام اَور ہوش کے ساتھ رَوضۂ مبارکہ کی طرف چلیے۔[۴] یہ تصور کیجئے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے رَوضۂ اقدس پر حاضری دے رہا ہوں، جالیوں میں بنے ہوئے پہلے خانے کے سامنے کھڑے ہوجایئے اَور درمیانی آواز سے سلام عرض کیجئے:

((اَلسَّلامُ عَلَيكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ)).

سلام کے بارے میں اسلاف کا معمول و ذوق یہی تھا کہ مختصر سلام ہی عرض کرتے تھے، عوام جو عربی نہیں جانتے اَور سلام کی لمبی چوڑی عبارتیں نہ ان کو یاد ہوتی ہیں اَور نہ وہ ان کا مطلب سمجھتے ہیں، ان کے لئے گویا ضروری ہے کہ وہ مختصر سلام ہی عرض کریں۔[۵]

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام:

پھر ایک ہاتھ کے قریب دائیں طرف ہٹ کر دوسرے خانے کے سامنے کھڑے

---

(۱) (مناسك : صـ ۵۰۷ ، غنية : صـ ۳۷۷)
(۲) (مناسك : صـ ۵۰۷ ، غنية : صـ ۳۷۷)
(۳) (مناسك : صـ ۵۰۷ ، غنية : صـ ۳۷۷)
(۴) (مناسك : صـ ۵۰۷ ـ ۵۰۸ ، غنية : صـ ۳۷۷)
(۵) (مناسك : صـ ۵۰۸ ، غنية : صـ ۳۷۹)

ہوکر خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام کہیے۔[۱]

((اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ أَبَابَكْرِ نِ الصِّدِّيقِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ)).

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام:

پھر ذرا دائیں طرف بڑھ کر تیسرے خانے کے سامنے کھڑے ہوکر خلیفۂ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر سلام کیجئے۔[۲]

((اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّاب وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ)).

دُعاء:

سلام سے فارغ ہوکر روضۂ اقدس سے ذرا ہٹ کر جہاں بسہولت جگہ میسر ہو، قبلہ رُو ہوکر اپنے لئے، والدین واہل وعیال کے لئے، دوست احباب کے لئے، پوری اُمت کے لئے اللہ تعالیٰ سے خوب دُعاء کیجئے، توبہ واستغفار کیجئے، دین پر استقامت مانگیے، خدمتِ دین کی توفیق مانگیے۔[۳]

''روضۃ الجنۃ'' میں نماز:

پھر اگر مکروہ وَقت نہ ہو تو ریاض الجنۃ میں ''اسطوانۂ ابولبابہ'' کے پاس یا جہاں جگہ میسر ہو یا مسجد نبوی میں جہاں بسہولت ممکن ہو نوافل پڑھئے اَور خوب رو رو کر دُعائیں مانگیے، مکروہ وَقت ہو تو نفل نہ پڑھیے، توبہ واستغفار اَور ذکر و دُعاء کیجئے۔[۴]

---

(۱) (مناسك : صـ ٥١٠ ، غنية : صـ ٣٧٩)
(۲) (مناسك : صـ ٥١١ ، غنية : صـ ٣٧٩)
(۳) (مناسك : صـ ٥١٢)
(۴) (مناسك : صـ ٥١٤ ـ ٥١٥ ، مناسك : صـ ٥١٨ ـ ٥١٩ ، مناسك : صـ ٥١٦)

"مدینہ منورہ" کے قیام میں:

ان شاء اللہ آپ کو مدینہ طیبہ میں قیام کا کافی موقع ملے گا، ان دِنوں کے ایک ایک لمحہ کو غنیمت سمجھئے، زِیادہ سے زِیادہ وَقت مسجد نبوی میں گزاریئے، ہر نماز مسجد نبوی میں اَدا کرنے کی کوشش کیجئے۔[1] کم اَز کم چالیس نمازیں تکبیرۂ تحریم کے ساتھ پڑھنے کی بھرپور کوشش کیجئے۔[2] نفل پڑھیے، تلاوت کیجئے، زِیادہ سے زِیادہ درود شریف پڑھیے اَور جب مناسب موقع ملے تو سلام عرض کرنے کے لئے مواجہہ شریف میں حاضر ہو جایئے۔

جنۃ البقیع:

مسجدِ نبوی سے تھوڑے سے فاصلے پر مدینہ منورہ کا قدیم قبرستان "جنۃ البقیع" ہے۔[3] یہ وہ خوش نصیب قطعۂ زمین ہے جس میں بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے دفن فرمایا۔ حضرت عثمان، حضرت عباس، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت حسن، حضرت ابراہیم (یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں جو بچپن میں انتقال کر گئے) رضی اللہ تعالیٰ عنہم، اکثر اَزواجِ مطہرات، بنات طاہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن، بے شمار تابعین و تبع تابعین اَور بعد کے بہت سے ائمہ عظام و اولیاء کرام اس میں آسودۂ خواب ہیں، مدینہ طیبہ کے قیام کے زمانہ میں یہاں بھی گاہے گاہے حاضری دیتے رہیے، ان کے لئے مغفرت و رحمت اَور رفع درجات کی دُعاء کیجئے اَور اپنے لئے یوں دُعاء کیجئے:

"یا اللہ! اپنے ان وفادار اَور صالح بندوں کی جن باتوں سے تو راضی

(۱) (مناسك: صـ ۵۱۵ _ ۵۱۶، غنية: صـ ۳۸۲ _ ۳۸۳)
(۲) (جمع الفوائد: ۱/۵۳۳)
(۳) (مناسك: صـ ۵۱۹ _ ۵۲۰، غنية: صـ ۳۸۳ _ ۳۸٤)

ہے ان کی مجھے بھی توفیق عطاء فرما، اگرچہ میرے اعمال ان جیسے نہیں، مگر تیرے ان صالح بندوں سے مجھے محبت ہے، بس اس محبت ہی کی برکت سے مجھے ان کے ساتھ شامل فرمالیجئے۔"

مسجدِ قبا:[۱]

مسجدِ قبا کی عظمت خود قرآن نے بیان کی ہے۔[۲] رسول اللہ ﷺ نے اس میں دو رکعت پڑھنے کا ثواب عمرہ کے برابر بتایا، ایک دو مرتبہ وہاں بھی جایئے، مکروہ وقت نہ ہو تو نماز پڑھئے اور وہاں کے خاص انوار و برکات کے حصول کی اللہ تعالیٰ سے دعاء کیجئے۔[۳]

جبلِ اُحد:

اُحد وہ پہاڑ ہے جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نُحِبُّهٗ وَ يُحِبُّنَا)).

"ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور اسے ہم سے محبت ہے۔"

اسی پہاڑ کے دامن میں جنگ اُحد ہوئی تھی، جس میں خود اللہ کے حبیب ﷺ سخت زخمی ہوئے اور ستر جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم شہید ہوئے۔[۴] جن میں آپ کے محبوب و شفیق چچا سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔[۵] یہ سب شہداء کرام وہیں مدفون ہیں۔ رسول اللہ ﷺ خاص اہتمام کے ساتھ ان شہداء کی قبروں پر تشریف لے جاتے اور انہیں سلام و دعاء سے نوازتے تھے۔[۶]

(۱) (مناسك: صـ ٥٢٢، غنية: صـ ٣٨٧)
(۲) (مناسك: صـ ٥١٦)
(۳) (مناسك: صـ ٥٢٢، مسلم: صـ ٤٤٨، ٤٥٧)
(۴) (مناسك: صـ ٥٢٦)
(۵) (مناسك: صـ ٥٢٥ ـ ٥٢٦)
(٦) (مناسك: صـ ٥٢٥)

آپ کم اَز کم ایک دفعہ وہاں بھی ضرور حاضری دیجئے[۱] اور مسنون طریقے سے شہداء کو سلام عرض کیجئے، ان کے لئے اور اپنے لئے مغفرت ورحمت کی دعاء کیجئے اور اللہ تعالیٰ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچی وفاداری اور دین پر استقامت خاص طور پر مانگیے۔[۲]

مدینہ طیبہ سے واپسی:

اپنا قیام پورا کر کے آخرکار آپ واپس ہوں گے۔ مدینہ طیبہ، مسجد نبوی اور روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جدائی فطری طور پر آپ کیلئے رنج وغم کا باعث ہوگی، بہرحال جب رخصتی کا دِن آئے تو مسجدِ نبوی میں حاضری دیجئے،[۳] ''روضۃ الجنۃ'' میں دو رکعت نماز اَدا کیجئے اور اپنی دُنیا وآخرت کے لئے دوسری دُعاؤں کے ساتھ یہ دُعاء بھی کیجئے:

''اے اللہ! تیرے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اس مسجد اور ان کے اس شہر اور شہر والوں کے حقوق وآداب کی اَدائیگی میں جو کوتاہیاں مجھ سے ہوئیں ان کو اپنے خاص فضل وکرم سے معاف فرمادیجئے اور میرے حج و زِیارت کو قبول فرمائیے اور مجھے یہاں سے محروم واپس نہ فرمائیے اور میری یہ حاضری، آخری حاضری نہ ہو، آئندہ بھی حاضری کی توفیق عطاء فرمائیے اور بروزِ قیامت اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور آپ کا قرب نصیب فرمادیجئے۔''

آخری سلام:

اس کے بعد روضۂ مطہرہ پر آخری سلام کے لئے حاضری دیجئے، پہلے ذکر کردہ

(۱) (مناسك: صـ ۵۲۵، غنية: صـ ۳۸۶، بخاری: ۲/ ۵۸۵)
(۲) (مناسك: صـ ۵۲۵، غنية: صـ ۳۸۶)
(۳) (مناسك: صـ ۵۳۵ ـ ۵۳۶، غنية: صـ ۳۸۸، ردالمحتار: صـ ۵۲۸)

طریقے کے مطابق سلام عرض کیجئے اور دُعاء کیجئے۔[۱]

اس کے بعد یہ عزم کیجئے کہ جہاں بھی رہوں گا دینِ حق کی خدمت ونصرت پر کمربستہ رہوں گا اور غمگین دِل کو تسلی دیجئے کہ اگرچہ میرا جسم مدینہ طیبہ سے دور ہوگا لیکن میری روح ان شاء اللہ کبھی دور نہ ہوگی اور ہزاروں میل دور سے میرا درود وسلام فرشتوں کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ کو پہنچا کرے گا۔[۲] اب آداب کی رعایت رکھتے ہوئے سنت کے مطابق مسجدِ نبوی سے باہر آیئے اور دُعاء واستغفار کے ساتھ وطن روانہ ہوجایئے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ علی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْأُمِّیِّ
وَعَلیٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(۱) (مناسك: صـ ۵۳٦، ردالمحتار: صـ ۵۷۸، غنية: صـ ۳۸۸)
(۲) (مناسك: صـ ۵۳۷)

حج کے بعض ضروری مسائل

شیخ المشائخ مفتی اعظم حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۔ احرام کے نفل سر ڈھانک کر پڑھیں:

احرام کا لباس پہن کر سر ڈھانک کر نفل پڑھیں، پھر سر کھول کر تلبیہ پڑھیں۔[(۱)]

۲۔ خواتین کا سر پر رومال باندھنا:

عورتیں احرام میں سر پر رومال باندھنا ضروری سمجھتی ہیں اور اس کو احرام سمجھتی ہیں، یہ جہالت اور بدعت ہے۔[(۲)]

غیر محرم سے سر اور چہرے کا پردہ فرض ہے اور بالوں کی حفاظت کے لئے سر پر رومال باندھنا بھی فی نفسہٖ جائز ہے،[(۳)] مگر چونکہ عوام اس کو احرام سمجھنے لگے ہیں اور رومال باندھنے سے ان کے غلط خیال کی تائید ہوتی ہے، اس لئے بہرصورت اس سے احتراز لازم ہے۔ پردے کے لئے برقع یا چادر کافی ہے۔ نقاب یا چادر چہرے پر اس طرح لٹکائیں کہ کپڑا چہرے سے نہ چھوئے۔[(۴)] بعض عورتیں وضو کے وقت بھی سر سے رومال نہیں کھولتیں اور رومال پر مسح کرتی ہیں، ان کا نہ وضو ہوتا ہے نہ نماز۔[(۵)]

۳۔ مسجد میں پانی کی خرید وفروخت:

مسجد میں پانی کی خرید سے احتراز کریں۔[(۶)]

---

(۱) (ردالمحتار: ۲/۴۸۶ _ ۴۹۰، هداية: ۱/۲۲۸)
(۲) (ردالمحتار: ۲/۵۲۸، هداية: ۱/۲۵۵، غنية: صـ ۹٤)
(۳) (ردالمحتار: ۲/۵۲۸)
(۴) (ردالمحتار: ۲/۵۲۸، هداية: ۱/۲۵۵، غنية: صـ ۹٤)
(۵) (هندية: ۱/۶)
(۶) (مناسك: صـ ۱۶۵، ابن ماجه: صـ ۵٤)

۴۔ حالتِ اِحرام میں حجرِ اَسود کا بوسہ:

حالتِ اِحرام میں حجرِ اَسود کا بوسہ نہ لیں اَور نہ ہاتھ لگائیں کیونکہ اس میں خوشبو لگی ہوتی ہے۔[۱]

۵۔ دَورانِ طواف بوسہ لینے کے لئے اِنتظار:

طواف کے درمیان حجرِ اَسود کا بوسہ لینے کے لئے اِنتظار نہ کریں، بلکہ موقع مل جائے تو بہتر، ورنہ دور سے ہاتھوں سے اِشارہ کر کے ہاتھوں کو چوم لیں، ٹھہریں نہیں،[۲] کیونکہ طواف کے درمیان ٹھہرنا خلافِ سنت ہے،[۳] اَلبتہ طواف کے شروع یا بالکل آخر میں بوسہ کے اِنتظار میں ٹھہرنے میں مضایقہ نہیں۔[۴]

۶۔ حلقہ پر ہاتھ لگانا:

حجرِ اَسود کو بوسہ دیتے وَقت چاندی کے حلقہ پر ہاتھ نہ ٹیکیں۔[۵]

۷۔ بوسہ کے لئے ایذا رسانی اَور مرد وزن کا اختلاط:

حجرِ اَسود کا بوسہ اس حالت میں جائز نہیں جبکہ اِزدحام کی وجہ سے اپنے آپ کو یا کسی دوسرے کو تکلیف پہنچنے کا خطرہ ہو اَور عورتوں کے لئے اس حال میں حجرِ اَسود کو چومنا بالکل حرام ہے جبکہ اجنبی مردوں کے ساتھ جسم لگنے کا احتمال ہو۔[۶]

۸۔ حجرِ اَسود کی طرف منہ کر کے دائیں طرف سرکنا:

جب حجرِ اَسود کی طرف منہ کریں تو اسی حالت میں دائیں جانب کو ہرگز نہ سرکیں[۷]

(۱) (فتاویٰ تاتارخانیة: ۲/۵۰٤) (۲) (غنية: صـ ۱۱۸)
(۳) (غنية: صـ ۱۲٦ ـ ۱۱۹)
(۴) (غنية: صـ ۱۰٤) (۵) (غنية: صـ ۱۳۰)
(٦) (ردالمحتار: صـ٤۹۳ ـ ٤۹٤، ردالمحتار: ۲/۵۲۸، فتاوی تاتارخانية: ۲/٤۷۱، غنية: صـ ۹٤، مناسك: صـ ۱٦۹)
(۷) کیونکہ اس سے دورانِ طواف بیت اللہ کی طرف منہ کرنا لازم آتا ہے جو حجرِ اسود کے استلام یا اشارہ کے سوا جائز نہیں۔ (ص۳۵ بھی دیکھئے)

بلکہ وہیں دائیں طرف کو گھوم جائیں اور پھر آگے چلیں۔[1]

۹- دورانِ طواف بیت اللہ سے کٹ کر چلیں:

طواف کرتے وقت بیت اللہ سے اتنا کٹ کر چلیں کہ جسم کا کوئی حصہ بیت اللہ کی بنیاد پر سے نہ گزرے۔[2]

۱۰- رُکن یمانی کو صرف ہاتھ لگائیں:

طواف میں رُکن یمانی کو بوسہ نہ دیں، بلکہ اس کی طرف سینہ پھیر کر دونوں ہاتھ یا صرف داہنا ہاتھ لگائیں، داہنا ہاتھ نہ لگا سکیں تو بایاں نہ لگائیں اور نہ ہی دور سے اِشارہ کریں۔[3]

۱۱- خواتین ہجوم میں طواف نہ کریں:

عورتوں کو اَیسے ہجوم کے وقت طواف کرنا جائز نہیں جس میں مردوں کے ساتھ جسم لگنے کا اندیشہ ہو، دوسرے اوقات میں بھی مردوں سے باہر کی طرف مطاف کے کنارے کے قریب طواف کریں۔[4]

۱۲- مکہ میں اَفضل ترین عبادت طواف ہے:

مکہ مکرمہ میں ہوتے ہوئے طواف کے برابر نفل عبادت نہیں، خوب طواف کریں۔[5]

۱۳- خواتین کے لئے اپنے مکان میں نماز پڑھنا اَفضل ہے:

عورتوں کے لئے مسجدِ نبوی اور مسجدِ حرام میں نماز پڑھنے سے اپنے مکان میں

(۱) (مناسک : صـ ۱٦٠ ، غنیة : صـ ۱۲۱ ، ردالمحتار : ۲ : ٥۰۹٤)
(۲) (مناسک : صـ ۱٤٤ _ ۱٤۹)
(۳) (مناسک : صـ ۱۳۷)
(۴) (مناسک: صـ ۱٦٠_۱٦۹ ، غنیة : صـ ۱۲۲)(ردالمحتار : ۲ ۵۲۸ ، مناسک : صـ ۱٦۹)
(۵) (مناسک: صـ ۱٦۸ ، غنیة: صـ ۱۳۷ ، بدائع: ۱۲۸/۳ ، ردالمحتار: ۲/۲ ۵۰ ، تاتارخانیة: ۲/ ٤٥۱)

پڑھنا زیادہ ثواب ہے۔[1]

۱۴- نماز میں کوئی عورت ساتھ یا سامنے کھڑی ہو جائے تو؟

حرمین شریفین میں کئی حضرات اس پریشانی میں رہتے ہیں کہ نماز کی جماعت میں کوئی عورت ان کے ساتھ یا ان کے آگے نہ کھڑی ہو، ان کو پریشان نہیں ہونا چاہیے، اس لئے کہ اس صورت میں مرد کی نماز تب فاسد ہوتی ہے جب امام نے عورتوں کی امامت کی بھی نیت کی ہو اور اس کا یقین نہیں، کیوں کہ وہاں کے علماء کے ہاں عورتوں کی نیت ضروری نہیں، لہٰذا مردوں کی نماز ہو جائے گی، البتہ مردوں کی صف میں کھڑی ہونے والی عورت کی نماز نہ ہوگی، بلکہ امام عورتوں کی نیت نہ کرے تو مردوں کے پیچھے کھڑی ہونے والی عورتوں کی نماز میں بھی اختلاف ہے، عدمِ صحت راجح ہے، مع ہذا اختلاف کے پیش نظر دوسروں پر شدت نہ کریں، خود احتیاط کریں۔[2]

تفصیل میرے رسالہ "المشکوۃ لمسألة المحاذاة" میں ہے۔

۱۵- منیٰ و عرفات اور مزدلفہ میں امام کے ساتھ نماز:

منی، عرفات اور مزدلفہ میں نماز امام کے ساتھ نہ پڑھیں کیونکہ وہ مسافر شرعی نہ ہونے کے باوجود قصر کرتے ہیں، لہٰذا الگ خیمہ میں جماعت کریں۔[3]

۱۶- مزدلفہ کی حدود میں اتریں:

عرفات سے واپسی پر کئی گاڑی والے مزدلفہ کی حد شروع ہونے سے قبل ہی اُتار دیتے ہیں، ''مسجد مشعر الحرام'' سے کچھ پہلے ہر سڑک پر ''مبدأ مزدلفہ'' کا بورڈ لگا ہوا

(۱) (ردالمحتار : ۵٦٦/۲ ، بخاری : ۱۲۰/۱ ، أبوداود : ۹۱/۱ ، مسلم : ۱۳۸/۱)
(۲) (ردالمحتار : ۵۷۵/۲)
(۳) (مناسك ملا علی قاری: صـ ۱۹۵ ، غنية: صـ ۱۵۰ ، ردالمحتار: ۵۰۵/۲ ، تاتارخانية: ۴۵۴/۲)

ہے، اُس سے آگے گزر کر اُتریں۔[1]

۱۷- مزدَلفہ میں نمازِ فجر وَقت پر پڑھیں:

مزدَلفہ میں معلّم اپنی سہولت کے لئے فجر کی اذانیں قبل اَز وَقت دلاتے ہیں، اس وَقت فجر کی نماز صحیح نہیں ہوتی اَور صبح صادق سے قبل مزدَلفہ سے نکلنے پر ''دَم'' واجب ہوگا، صبح صادق کا یقین ہونے کے بعد فجر کی نماز پڑھیں اَور اس کے بعد (طلوعِ آفتاب سے ذرا پہلے تک وقوف کر کے) مزدَلفہ سے نکلیں۔ ۸ / ذِی الحجہ کو مسجدِ حرام میں جماعت قائم ہونے کا وَقت محفوظ کرلیں اَور اس سے بھی پانچ منٹ بعد مزدلفہ میں فجر کی نماز پڑھیں۔[2]

۱۸- عورت پر خود رَمی کرنا لازم ہے:

عورت پر خود رَمی کرنا لازم ہے، اَگر اس کی طرف سے مرد رَمی کرے گا تو صحیح نہ ہوگی اَور عورت پر دَم واجب ہوگا۔[3]

۱۹- رَمی اَور قربانی میں جلدی مچانا:

رَمی اَور قربانی میں اتنی جلدی کرنا کہ اِزدحام کی وجہ سے اپنے نفس کو یا کسی دوسرے کو تکلیف پہنچنے کا خطرہ ہو حرام ہے، غروب سے کچھ قبل اطمینان سے رَمی کریں، اَگر اس وَقت بھی سخت اِزدحام ہو تو غروب کے بعد رَمی کریں۔[4] ایسی حالت میں غروب کے بعد رَمی کرنے میں کوئی کراہت نہیں۔[5]

۲۰- کنکری احاطہ کے اندر پھینکنا ضرورِی ہے:

رَمی کرتے وَقت کنکریاں پتھروں کے گرد جو دیوار ہے اسکے احاطہ میں پھینکیں،

(۱) (غنیۃ : صـ ۱٦۲) (۲) (مناسک : صـ ۲۱۹ ، غنیۃ : صـ ۱٦٦)
(۳) (غنیۃ : صـ ۱۸۷ ـ ۸۸) (۴) (ردالمحتار : ۲ : ٤۹۳ ، بدائع : ۳ : ۱۱۹)
(۵) (غنیۃ : صـ ۲۳۹) (غنیۃ : صـ ۱۷۰)

اَگر پتھر کو کنکری ماری اَور وہ پتھر سے ٹکرا کر احاطہ کے اندر گر گئی تو رَمی درست ہوگئی اَور اَگر باہر گری تو صحیح نہیں ہوئی، دوبارہ ماریں۔[1]

۲۱- ۱۲/ ذِی الحجہ کو رَمی زَوال سے پہلے کی تو دَم لازم ہے:

بارہویں ذِی الحجہ کو بہت سے لوگ زَوال سے قبل ہی رَمی کر کے مکہ مکرمہ چلے جاتے ہیں، اُن کی رَمی نہیں ہوتی، اس لئے اُن پر دَم واجب ہوگا۔[2]

۲۲- تمتع وقران میں ''دَم شکر'' مستقل واجب ہے:

حجِ تمتع یا قِران میں جو جانور منیٰ میں ذِبح کیا جاتا ہے اُسے ''دَمِ شکر'' کہتے ہیں اَور یہ عید کی قربانی سے الگ واجب ہے۔[3] حاجی پر سفر کی وجہ سے عید کی قربانی واجب نہیں،[4] اَلبتہ اَگر کوئی حاجی قربانی کے دِنوں میں صاحبِ نصاب اَور مقیم ہو تو اس پر دَمِ شکر کے علاوہ عید کی قربانی بھی واجب ہے، خواہ منیٰ میں ذِبح کرے یا اپنے وطن میں کرائے۔[5] اَگر کسی نے دَمِ شکر کو عید کی قربانی سمجھ کر اَدا کیا تو دَمِ شکر اَدا نہیں ہوا۔[6] اَگر دَمِ شکر اَدا کرنے سے پہلے احرام کھول دیا تو اُس پر دَمِ شکر کے علاوہ ایک اَور دَم بھی واجب ہو جائے گا اَور اَگر اَیامِ نحر کے اندر دَمِ شکر نہیں دیا تو تاخیر کی وجہ سے تیسرا دَم واجب ہو جائے گا، اس طرح اُسے چار جانور ذِبح کرنے پڑیں گے۔[7]

---

(۱) (مناسك : صـ ۲٤٥ ، ردالمحتار : ۵۱۳/۲)
(۲) (بدائع الصنائع : ۹٥/۳ ، مناسك : صـ ۲۳۷ ، غنية : صـ ۱۸۱ ، غنية : صـ ۲۷۹)
(۳) (مناسك ملا علي قاري : صـ ۲۲٦ ، غنية الناسك : صـ ۱۷۲ ، بدائع الصنائع : صـ ۱٤۷ ، ردالمحتار : ۵۱۵/۲)
(۴) (البحر الرائق : ۳۷۰/۲ ، غنية : صـ ۲۱٦)
(۵) (بدائع : ۲۸۲/٦ ، ردالمحتار : ۵۲۰/۹ ، طبع بيروت)
(٦) (ردالمحتار : ۵۳۸/۲ ، غنية : صـ ۲۱٦ ، البحر الرائق : ۳۷۰/۲)
(۷) (غنية : صـ ۲۸۰ _ ۲۱٦ ، ردالمحتار ، باب الهدى : ٦۱٦/۲ ، هداية : ۲۷۷/۱ ، فتح القدير : ٤۳٦/۲ ، البحر الرائق : ۲٤/۳ _ ۳٦۱ ، العالمكيرية : ۲٦۱/۱ ، شرح الوقاية : ۲۷٥/۱)

۲۳- اِحرام کھولنے کیلئے سر منڈانا یا انگلی کے پورے کے برابر بال کاٹنا ضروری ہے:

اِحرام کھولنے کے لئے سَر منڈائیں[۱] یا کم اَز کم چوتھائی سر کے بال انگلی کے پورے کی لمبائی کے برابر کٹوائیں،[۲] اگر بال اتنے چھوٹے ہوں کہ انگلی کے پورے کی لمبائی کے برابر نہ کاٹے جاسکتے ہوں تو اُن کا منڈانا ضروری ہے، کاٹنے سے احرام نہ کھلے گا۔[۳]

۲۴- صفا، مروہ پر چڑھنا:

صفا اور مروہ پر زِیادہ اوپر چڑھنا جہالت ہے۔[۴]

۲۵- رَوضۂ مطہرہ پر حاضری میں دَھکا بازی:

حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سامنے حاضری کے لئے دَھکا بازی،[۵] خصوصاً عورتوں کا غیر محرموں کے ہجوم میں داخل ہونا حرام ہے، اَیسی حالت میں دُور سے سلام پڑھیں۔[۶]

---

(۱) (غنیة: صـ ۱۷۳، هدایة: ۱/ ۲۵۰، ردالمحتار: ۲/ ۵۱۵، بدائع: ۳/ ۱۰۱)
(۲) (مرقاة: صـ ۵٤۰)
(۳) (غنیة: صـ ۱۷۵، مناسك: صـ ۲۳۰)
(۴) (ردالمحتار: ۲/ ۵۰۰، غنیة: صـ ۱۲۸ _ ۱۳۰، مناسك: ۱۷۱ _ ۱۷۳)
(۵) (مناسك: صـ ۱۷٤)
(٦) (ردالمحتار: ۲/ ۵۲۸)

طواف کی دُعائیں

طواف کے چکروں میں جو دُعائیں پڑھنے کا عام دستور ہوگیا ہے، ان کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں۔[1] چکروں کی تخصیص کے بغیر صرف چند ایک کی ضعیف روایت ملتی ہے، اَلبتہ ایک دو دُعائیں قابلِ اعتماد روایت سے ثابت ہیں، مگر ان کی بھی کسی چکر کے ساتھ تخصیص ثابت نہیں، بغیر تخصیص کے ان کے پڑھنے میں حرج نہیں، اَگر کوئی نہ پڑھے اَور طواف کے دَوران بالکل خاموش رہے تو بھی جائز ہے۔[2] وجوہِ ذیل کی بناء پر چکروں کی دُعائیں پڑھنا بدعت اَور گناہ ہے:

۱- جو عمل ضعیف حدیث سے ثابت ہو اس کو سنت سمجھنا بدعت اَور ناجائز ہے، جبکہ یہ دُعائیں کسی ضعیف حدیث سے بھی ثابت نہیں اَور عوام و خواص ان کو سنت سے بھی بڑھ کر فرض سمجھتے ہیں، اس لئے یہ بہت خطرناک بدعت اَور بہت بڑا گناہ ہے۔[3]

۲- ان دُعاؤں کے التزام اَور دینی اداروں کی طرف سے ان کی روز افزوں اِشاعت کی وجہ سے عوام ان کو ضروری سمجھنے لگے ہیں، اَیسی حالت میں امرِ مندوب بھی مکروہ ہو جاتا ہے، چہ جائیکہ جس کا ثبوت ہی نہ ہو۔[4]

۳- اکثر لوگوں کو دُعائیں یاد نہیں ہوتیں، طواف میں کتاب دیکھ کر پڑھتے

---

(۱) (غنية الناسك : صـ ١٥٤)
(۲) (غنية : صـ ١٢١، مناسك : صـ ١٦٧)
(۳) (ردالمحتار : ١/١٢٨، السعاية : ٢/٤٦)
(۴) (السعاية : ٢/٤٧)

ہیں اور اِزدحام میں کتاب پڑھتے ہوئے چلنے سے خشوع نہیں رہ سکتا۔[1]

۴- اِزدحام میں کتاب پر نظر رکھنا، اپنے لئے اور دوسروں کے لئے بھی باعث ایذاء ہے، بالخصوص دُعاؤں کی خاطر جتھوں کی صورت میں چلنا سخت تکلیف دہ ہے جو کہ حرام ہے۔[2]

۵- جتھوں کی صورت میں چلّا چلّا کر دُعائیں پڑھنے سے دوسروں کے خشوع میں خلل پڑتا ہے۔[3]

٦- عوام دُعاؤں کے الفاظ صحیح نہیں ادا کر پاتے تو معلّم جتھے کو روک کر الفاظ کہلوانے کی کوشش کرتے ہیں، جبکہ طواف میں ٹھہرنا مکروہِ تحریمی ہے،[4] علاوہ ازیں اس صورت میں بعض لوگوں کا بیت اللہ کی طرف پشت یا سینہ ہوجاتا ہے، یہ بھی مکروہِ تحریمی ہے[5] اور اگر اسی حالت میں کچھ آگے کو سرک گئے تو اتنے حصہ کے طواف کا اعادہ واجب ہے۔[6]

اللہ کرے علماءِ دین کو مفاسدِ مذکورہ کی طرف اِلتفات ہو اور وہ اِس بدعتِ شنیعہ و معصیتِ علانیہ کی اِشاعت کی بجائے اِس سے اِجتناب کی تبلیغ کا فرض ادا کریں۔

❋ ❋ ❋

---

(۱) (غنیة : صـ ۱۲۲)
(۲) (ردالمحتار : ۲/۴۹۳ ، بدائع : ۳/۱۱۹)
(۳) (غنیة : صـ ۱۲۲ ، مناسك : صـ ۱٦۲ ـ ۱٦٤ ـ ۱٦٥ ـ ۱٦۷)
(۴) (غنیة : صـ ۱۲٦ ـ ۱۱۹ ، مناسك : صـ ۱٦٥ ـ ۱٦۹)
(۵) (ردالمحتار : ۲/٤۹٤)
(٦) (غنیة : صـ ۱۱۳ ـ ۱۱٤ ، غنیة : صـ ۱۲٦ ـ ۱۱٥)

حج کے مسائل اَور ان کا حل

صاحبِ استطاعت معذور شخص کے حج کا حکم:

سوال: ایک شخص پاؤں سے معذور ہے، تھوڑی دور بھی مشکل سے چل سکتا ہے، اس لئے اکیلا حج پر نہیں جاسکتا، مگر مالدار ہے اَور اپنے ساتھ جانے والے معاون کے مصارف بسہولت برداشت کرسکتا ہے، اَیسی حالت میں اس پر حج فرض ہے یا نہیں؟

جواب: صورتِ مسئولہ میں اس پر خود حج کرنا تو فرض نہیں، اَلبتہ حج بدل کرادینا ضروری ہے، لیکن بعد میں اَگر تندرست ہوگیا تو خود حج کرنا لازم ہوگا۔ اَگر معاون ساتھ رکھ کر خود حج کرلے تو زیادہ بہتر ہے۔ (۱) واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

نابینا کے لئے حج کا حکم:

سوال: اَگر نابینا شخص صاحب حیثیت ہو تو اس پر حج فرض ہے یا نہیں؟

جواب: نابینا اور مفلوج وغیرہ سب معذورین کا وہی حکم ہے جو اوپر صاحبِ اِستطاعت معذور کے مسئلہ میں تحریر کیا گیا۔ (۲) واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حج کرنے میں تاخیر کی، پھر معذور ہو گیا:

سوال: میری والدہ دس سال سے نابینا ہیں، جب آنکھیں درست تھیں تو مالدار ہونے کی وجہ سے ان پر حج فرض تھا، مگر وہ حج نہ کرسکیں، اب دریافت طلب یہ ہے کہ اب نابینا ہونے کی حالت میں ان کو حج بدل کرانا فرض ہے یا نہیں؟

جواب: ان پر حج فرض تھا اَور کوئی عذر حج کرنے سے مانع نہ تھا تو تاخیر کرنے

(۲،۱) (رد المحتار: ۳: ۵۲۳، طبع دار المعرفة)

سے گناہ ہوا، اس پر استغفار اور اب حج بدل کرانا فرض ہے۔[1] واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حج بدل کہاں سے کرایا جائے؟

سوال: حج بدل کہاں سے کرانا چاہیے؟ اگر کسی ایسے شخص سے کرایا جائے جو مکہ المکرّمۃ میں رہتا ہو تو جائز ہے یا نہیں؟ مکہ میں بعض دینی مدارس کے ذمہ داروں کی طرف سے حج بدل کرانے کا انتظام ہوتا ہے، ان کے ذریعہ حج بدل کرانا کیسا ہے؟

جواب: اگر کسی زندہ معذور کی طرف سے یا کسی مردہ کی وصیت سے حج بدل کیا جا رہا ہو تو اس زندہ یا مردہ کے وطن سے حج کرانا ضروری ہے۔

اگر میّت کا تہائی مال اس کے لئے ناکافی ہو اور ورثہ اپنے حصہ سے زیادہ مال دینے پر راضی نہ ہوں تو جہاں سے تہائی مال سے حج ہو سکے وہیں سے کرایا جائے۔

اگر وصیت کرنے والے یا معذور نے خود کوئی جگہ متعین کردی ہو تو وہیں سے کرایا جائے، خواہ معین کردہ جگہ مکہ ہی ہو۔ اگر وصیت کرنے والے نے مال کی کوئی مقدار معین کردی ہو تو جہاں سے وہ کافی ہو سکتی ہو وہیں سے حج کرایا جائے، مقدار اتنی ہو کہ مکہ ہی سے حج کے لئے کافی ہو سکتی ہو تو مکہ ہی سے حج کرایا جائے، مگر صاحبِ اِستطاعت کے لئے ایسا کرنا مکروہ ہے۔

اگر معذور نے کسی کو حج کے لئے نائب نہیں بنایا تھا یا میّت نے وصیت نہیں کی تھی، بلکہ کوئی شخص کسی زندہ معذور یا کسی میّت کی طرف سے تبرّعاً یعنی محض ثواب حاصل کرنے کی نیت سے حج کرانا چاہتا ہے تو وطن سے کرانا ضروری نہیں، مکہ سے بھی جائز ہے، مگر حج کرانے والا صاحبِ اِستطاعت ہو تو میقات سے کرانا اَفضل ہے۔

مکہ سے حج کرانے کی صورت میں اس کا خاص اہتمام کیا جائے کہ حج کرنے والا

(۱) (ردالمحتار: ۵۲۰/۳، طبع دارالمعرفة، أیضاً: ۵۲۳/۳)

مسائل سے واقف، متقی اور قابلِ اعتماد ہو، کیونکہ بعض لوگ کئی اشخاص کی طرف سے حج بدل کر لیتے ہیں، جبکہ اس صورت میں کسی کا بھی حج نہیں ہوتا۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حالتِ اِحرام میں لنگوٹ یا نیکر پہننا:

سوال: اِحرام کی حالت میں لنگوٹ یا نیکر پہن سکتے ہیں یا نہیں؟ عذر ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: آنت وغیرہ اُترنے یا اس جیسے کسی عذر سے لنگوٹ باندھنا جائز ہے، بلاعذر اَیسا کرنا مکروہ ہے، مگر اس پر کوئی جزاء واجب نہیں۔ [۱]

نیکر پہننا بہر حال ناجائز ہے خواہ عذر ہو یا نہ ہو، سلا ہوا کپڑا پہننے کی جزاء واجب ہوگی۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

اِحرام میں جرابیں پہننا:

سوال: حالتِ اِحرام میں سردی کی وجہ سے جرابیں پہننا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: حالتِ اِحرام میں جرابیں پہننا جائز نہیں۔ [۲] واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

وقوفِ مزدَلفہ چھوڑنے کا حکم:

سوال: اَگر مریض، ضعیف یا مستورات ہجوم اَور تکان کی وجہ سے مزدَلفہ میں وقوف نہ کریں اَور صبح صادق سے پہلے منیٰ چلے جائیں تو جائز ہے یا نہیں؟ اَگر جائز ہے تو جو شخص ان کے ساتھ کی وجہ سے وقوف نہ کرے، اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: بوڑھوں، بیماروں اَور خواتین کے لئے وقوفِ مزدَلفہ چھوڑ کر منیٰ چلے

---

(۱) (ردالمحتار : ۲/۴۸۱)
(۲) (ردالمحتار : ۳/۵۷۱ ، طبع دار المعرفة ، تاتارخانية : ۲/۴۹۲)

جانا جائز ہے اور ان پر کوئی دم بھی واجب نہیں، مگر تندرست آدمی اگر وقوفِ مزدلفہ چھوڑ کر صبح صادق سے پہلے مزدلفہ سے چلا جائے تو اس پر دم واجب ہے، کیونکہ اس نے بلاعذر وقوف ترک کیا ہے، دوسروں کی وجہ سے اسے معذور قرار نہیں دیا جاسکتا۔[1]

تنبیہ:

معذور اور غیر معذور کا یہ فرق کہ معذور پر وقوفِ مزدلفہ چھوڑ دینے سے دم لازم نہیں اور غیر معذور پر دم لازم ہے۔ صرف وقوفِ مزدلفہ کے ساتھ خاص ہے، احرام میں جو چیزیں ممنوع ہیں، اگر ان میں سے کسی کا ارتکاب بیماری وغیرہ کے عذر سے بھی کرنا پڑے تو دم واجب ہوتا ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حالتِ احرام میں نقاب چہرہ سے لگ گیا:

سوال: اگر حالتِ احرام میں کسی عورت کے برقع کا نقاب ہوا کی وجہ سے اڑ کر بار بار چہرہ سے لگتا رہے یا سوتے ہوئے چادر وغیرہ کسی مرد یا عورت کے چہرہ پر پڑ جائے تو اس کا کفارہ کیا ہے؟

جواب: اگر ایک گھنٹہ سے کم وقت نقاب چہرہ کے چوتھائی حصہ سے لگا رہا ہو یا چادر مرد یا عورت کے چہرے کے چوتھائی حصہ پر پڑی رہی ہو تو اس کے کفارے میں اختلاف ہے۔[2] بعض فقہاء نے اس کو ترجیح دی ہے کہ نصف صاع یعنی سوا دو کلو گندم صدقہ کرنا واجب ہے اور بعض فقہاء نے اس کو ترجیح دی ہے کہ اس صورت میں ایک مٹھی صدقہ کرنا واجب ہے، پہلا قول احوط ہے اور دوسرا اوسع۔ ہوا کی وجہ سے بار بار ابتلاء ہو تو دوسرے قول پر عمل کرنے کی گنجائش ہے۔

(۱) (ردالمحتار: ۶۰۴/۳، طبع دارالمعرفة)
(۲) (ردالمحتار: ۶۵۹/۳، دارالمعرفة، ردالمحتار: ۵۶۸/۳، دارالمعرفة، ردالمحتار: ۶۷۱/۳ _ ۶۷۲، دارالمعرفة)

ایک گھنٹہ سے زِیادہ اَور ایک دِن یا ایک رات سے کم اَیسا ہوا ہوتو بالاتفاق نصف صاع صدقہ کرنا واجب ہے، ایک دِن یا ایک رات یا اس سے زِیادہ ہوا ہوتو دَم واجب ہے، یعنی بکرا، بکری، دُنبہ، دُنبی یا بھیڑ وغیرہ ذِبح کر کے مساکین پر صدقہ کرے۔

یہ تفصیل بلاعذر سر یا چہرہ ڈھانکنے کے بارے میں ہے، اَگر کسی عذر سے سر یا چہرہ کا چوتھائی یا زِیادہ حصہ ڈھانکا تو گھنٹہ یا اس سے زِیادہ وَقت ہونے کی صورت میں اِختیار ہے کہ نصف صاع صدقہ دے یا ایک دِن روزہ رکھے اَور عذر سے ایک دِن یا ایک رات یا زِیادہ اَیسا ہوا ہوتو اِختیار ہے کہ دَم ذِبح کر کے مساکین کو دے یا تین صاع چھ مساکین کو دے یا تین روزے رکھے۔

فائدہ:

نصف صاع کے وزن کی مقدار کے بارے میں علماء کے درمیان کچھ اختلاف ہے، ہمارے استاذ وشیخ مفتی اعظم حضرت مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحقیق کے مطابق اس کی مقدار سوا دو کلو جبکہ بعض حضرات کے نزدیک پونے دو کلو ہے، پہلا قول احوط ہے اَور عبادات میں احتیاط ہی پر عمل کرنا چاہیے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

عورت کے لئے بغیر محرم سفرِ حج:

سوال: ایک ضعیف العمر ۸۰ سال کی خاتون حج کرنا چاہتی ہے، مگر اس کے ساتھ جانے کے لئے کوئی محرم نہیں، اَلبتہ بعض جاننے والے یا رشتہ دار حاجی حضرات اپنی مستورات کو ساتھ لے جا رہے ہیں، اَگر یہ خاتون بھی ان کے ساتھ چلی جائے تو اس کی گنجائش ہے یا نہیں؟

جواب: عورت خواہ کتنی ہی بوڑھی ہو اس کے لئے بغیر محرم کے سفر کرنا جائز

نہیں، خواہ وہ سفر حج ہی کا کیوں نہ ہو اور دوسری عورتیں اپنے محارم کے ساتھ کیوں نہ ہوں۔ اگر مرتے دم تک محرم میسر نہ ہو تو آخری وقت میں حج بدل کی وصیت کردے۔[1] واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حج میں تاخیر جائز نہیں:

سوال: ایک شخص پر حج فرض ہے، مگر وہ بعض دُنیوی مصالح یا بعض مصروفیات کی بناء پر حج آئندہ سال تک ملتوی کررہا ہے، کیا اس صورت میں وہ گنہگار ہوگا؟

جواب: حج کی فرضیت علی الفور ہے، تاخیر کرنا جائز نہیں، اگر فرض ہونے کے بعد بلاعذر محض دُنیوی مشاغل یا مصالح کی وجہ سے تاخیر کی تو گنہگار ہوگا۔[2]

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حاجت سے زائد زمین ہو تو حج فرض ہے:

سوال: ایک شخص کے پاس اتنی زمین ہے کہ اس سے صرف سال بھر کے ضروری اخراجات پورے کئے جاسکتے ہیں، اس کے علاوہ کوئی کاروبار نہیں، البتہ اگر کچھ زمین فروخت کردے تو حج کا انتظام ہوسکتا ہے، اس صورت میں زمین فروخت کر کے حج کرنا فرض ہے یا نہیں؟

جواب: جتنی زمین فروخت کر کے حج کے مصارف کا انتظام ہوسکتا ہے، وہ فروخت کرنے کے بعد بقیہ زمین سے معاشی ضرورت پوری ہوسکتی ہو تو حج فرض ہے۔[3]

نفل حج کی نیت سے فرض ساقط نہ ہوگا:

سوال: زید پر حج فرض نہ تھا، اسے نفل حج کیلئے کسی نے روپے دیئے، چنانچہ

(۱) (أخرجه الدار قطني، ردالمحتار: ۳/۵۲۱، دارالمعرفة)
(۲) (ردالمحتار: ۳/۵۲۰، دارالمعرفة)
(۳) (خانية على هامش الهندية: ۱/۲۸۲)

وہ نفل حج پر چلا گیا، چند سال بعد اللہ تعالیٰ نے اسے اتنی دولت دی کہ وہ بآسانی حج کرسکتا ہے، کیا اب اس پر حج کرنا فرض ہے؟

جواب: نفل حج کی نیت سے فرض حج ادا نہ ہوگا، خواہ نیت کرنے والے پر بوقتِ نیت حج فرض ہو یا نہ ہو، لہٰذا اگر زید نے نفل کی نیت کی تھی تو اب دوبارہ حج کرنا فرض ہے اور اگر اس نے فرض حج کی نیت کی تھی یا مطلق حج یعنی فرض نفل کی تعیین کئے بغیر صرف حج کی نیت کی تھی تو فرض حج ادا ہو گیا، دوبارہ کرنا ضروری نہیں۔[1]

واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

جس نے حج نہیں کیا وہ حج بدل کرسکتا ہے یا نہیں؟

سوال: جس شخص نے حج نہ کیا ہو وہ کسی دوسرے کی جانب سے حج بدل کرسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اگر اس پر حج فرض ہے تو اس کے لئے حج بدل کرنا مکروہِ تحریمی ہے، حج بدل کروانے والے کا حج ادا ہو جائے گا مگر اس کے لئے ایسے شخص کو حج بدل کے لئے بھیجنا مکروہِ تنزیہی ہے اور اگر اس پر حج فرض نہیں تو پھر ضروری تو نہیں کہ اس نے پہلے حج کیا ہو، البتہ بہتر ہے۔[2] واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

رَمی میں نائب بنانا:

سوال: ایک شخص کو پاؤں میں چوٹ آ گئی، جس کی وجہ سے وہ چلنے پھرنے سے بالکل معذور ہو گیا، اس لئے اس نے اپنی رَمی دوسرے شخص کے ذریعہ کروائی، بیوی اور لڑکی بھی سفرِ حج میں ساتھ تھیں، رَمی کے لئے کوئی دوسرا محرم ساتھ جانے والا نہ

---

(۱) (ردالمحتار : ۳: ۵۲۲، دارالمعرفة)

(۲) (ردالمحتار : ٤: ۲۵، دارالمعرفة)

ہونے کی وجہ سے ان کی رمی بھی کسی دوسرے مرد سے کروائی، کیا ان تینوں کی رمی صحیح ہوگئی؟

جواب: اگر سوار ہوکر بھی جمرات تک نہ جاسکتا ہو، یا سواری کا انتظام ممکن نہ ہو اور کوئی اٹھا کر لے جانے والا بھی نہ ہو تو اس کی رمی ہوگئی، بیوی اور بیٹی کی رمی صحیح نہیں ہوئی، جمرات تک جانے کے لئے محرم ساتھ ہونا ضروری نہیں، اس لئے ان پر دَم واجب ہے۔[1] واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

شوہر کی اِجازت کے بغیر سفرِ حج:

سوال: اگر شوہر بیوی کو خرچہ نہیں دیتا اور نہ ہی کسی طرح کی خبر گیری کرتا ہے، بیوی اپنے میکے میں رہتی ہے وہی اس کے اخراجات برداشت کرتے ہیں، اب اس کے بھائی بھابیاں سب حج پر جارہے ہیں اور اس کو بھی اپنے خرچ پر ساتھ لے جانا چاہتے ہیں، اس لئے کہ پیچھے اس کی خبر گیری کرنے والا کوئی نہیں ہے، تو کیا شوہر کی اجازت کے بغیر یہ عورت حج پر جاسکتی ہے؟

جواب: جائز ہے اس لئے کہ یہ سفر اس عورت کے لئے ایسا ہی ہے جیسے کوئی دوسرا سفر اس کے میکے والوں کو پیش آئے اور مجبوراً اس عورت کو ان کے ساتھ رہنا پڑے، سو وہ جائز ہے، لہٰذا یہ بھی جائز ہے۔[2] واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

بغیر اِحرام کے حرم میں داخل ہونے کا حکم:

سوال: جو آدمی مکہ کا رہنے والا نہ ہو وہ حج کرنے گیا مگر بغیر احرام کے حرم میں داخل ہوگیا، اس کے بعد اِحرام باندھا تو اس کا کیا حکم ہے؟

---

(۱) (غنیۃ الناسک: ص ۱۰۰، مطبع خیریۃ دهلی)

(۲) (ردالمحتار: ۳: ۵۳۳، دارالمعرفۃ)

جواب: اس کا حج اَدا ہو جائے گا لیکن اس پر دَم لازم ہے، یعنی ایک بھیڑ، بکری، دُنبہ یا بکرا ذِبح کر کے مساکین کو دے دے۔[1] واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

مالِ حرام سے حج اَدا ہوتا ہے یا نہیں؟

سوال: جس شخص کے پاس بینک، انشورنس وغیرہ کی آمدن سے کافی مال ہے، اس پر حج فرض ہے یا نہیں؟ اگر کرلیا تو فرض اَدا ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب: مال حرام جتنا زِیادہ بھی ہو، اس سے حج فرض نہیں ہوتا، اس کا مالک تک پہنچانا ممکن نہ ہو تو مساکین پر صدقہ کرنا واجب ہوتا ہے، تاہم کسی نے فرض حج اَدا کرنے کی نیت سے یا مطلق حج کی نیت سے حج کیا تو اگرچہ ثواب نہیں ملے گا مگر فرض اَدا ہو جائے گا، نفل کی نیت کی ہو تو فرض حج اَدا نہیں ہوگا۔[2] واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

عمرہ کرنے سے فرضیت حج میں تفصیل:

سوال: کیا عمرہ کرنے سے حج فرض ہو جاتا ہے؟

جواب: اَگر ماہ شوال شروع ہونے سے قبل عمرہ کر کے واپس آ گیا تو حج فرض نہیں ہوا، اَلبتہ اَگر ماہ شوال وہیں شروع ہو گیا اَور اس نے اس سے پہلے حج نہ کیا ہو اَور اس کے پاس حج کے مصارف بھی ہوں تو حج فرض ہو جائے گا۔

اگر حکومت کی طرف سے حج تک ٹھہرنے کی اِجازت نہ ہو تو حج فرض ہوگا یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے، راجح یہ ہے کہ اس پر حج بدل کرانا فرض ہے، مکہ ہی سے حج کرادے لیکن اگر بعد میں خود حج کرنے کی اِستطاعت ہوگئی، یعنی اگر کسی دوسرے سال مصارف حج کا انتظام ہو گیا اَور کوئی عذر مانع حج نہ رہا تو خود حج کرنا لازم ہوگا۔

---

(۱) (خانیة علی هامش الهندیة: ۲۸۷/۱)
(۲) (رد المحتار: ۵۱۹/۳، دار المعرفة)

اَلبتہ اَگر یہ شخص پہلے فرض حج کر چکا ہو تو اس پر حج فرض نہیں، کیونکہ حج عمر بھر میں ایک ہی بار فرض ہوتا ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

والدین کو نفل حج کروانا:

سوال: ہمارے ہاں ایک رواج یہ بھی ہے کہ مثلاً بیٹے کی اچھی سروس لگ گئی یا بیرونِ ملک چلا گیا یا سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہوتے وَقت پنشن ملی تو وہ خود فریضۂ حج اَدا کرنے کی بجائے والدین کو حج پر بھیجتا ہے، اس کا شرعاً کیا حکم ہے؟ والدین کا فرض حج اَدا ہوگا یا نفل؟ بیٹے پر فرض رہے گا یا ساقط ہو جائے گا؟

جواب: ملازمت یا پنشن وغیرہ سے جو رقم بیٹے کو حاصل ہوتی ہے وہ خود اس کا مالک ہوتا ہے، لہٰذا اگر بقدرِ استطاعت رقم اسے حج کے لئے درخواستیں جمع کروانے کی تاریخ میں حاصل ہوئی یا حاصل تو پہلے ہوئی تھی مگر اب تک اس کی ملک میں ہے تو خود اس پر حج فرض ہوگیا، اَیسی صورت میں خود حج نہ کرنا اَور والدین کو حج کروانا جائز نہیں، اگر اس نے خود حج نہ کیا تو اس کے ذِمہ فرض رہے گا اَور بلا عذر تاخیر کا گناہ الگ ہوگا۔

باقی والدین کا یہ حج فرض ہوگا یا نفل؟ تو والدین کے موسمِ حج میں مکہ پہنچنے اَور حج پر قادر ہونے کی وجہ سے ان پر حج فرض ہوگیا، لہٰذا انہیں وہاں پہنچنے کے بعد فرض حج کی نیت کرنی چاہیے، سو اَگر انہوں نے فرض حج کی نیت کی یا مطلق حج کی نیت کی، نفل کی نیت نہیں کی، تو ان کا فرض حج اَدا ہو جائے گا اَور اَگر انہوں نے نفل حج کی نیت کی تو فرض حج اَدا نہیں ہوگا اَور فرض ذِمہ میں باقی رہے گا۔

اَگر کسی کو حج کی درخواستیں جمع کروانے کی تاریخ سے پہلے رقم حاصل ہوئی اَور اس نے اس تاریخ سے پہلے پہلے وہ والدین کو ہدیہ کردی اَور اس پر انہیں الگ الگ قبضہ

بھی دیدیا تو اب حج صرف والدین پر ہی فرض ہوگا، لہٰذا ان پر حج کے لئے جانا فرض ہو جائے گا۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

ایک ناجائز اسکیم کے ذریعہ حج کرنا:

سوال: میں عسکری سیمنٹ واہ میں ملازم ہوں، ہمارے ہاں حج کی ایک اسکیم میں جو ملازم شامل ہو وہ ساٹھ روپے ماہانہ دیتا ہے، پھر سال میں ایک مرتبہ دو یا تین آدمی بذریعۂ قرعہ اندازی منتخب ہوتے ہیں اور جو رقم سال میں جمع ہوتی ہے وہ ان منتخب امیدواروں کو دیتے ہیں اور وہ اس رقم سے حج کرتے ہیں، جو شخص اسکیم میں شامل نہ ہو اور ماہانہ پیسے نہ دے اس کو قرعہ اندازی میں شامل نہیں کیا جاتا۔

آپ اس اسکیم کی شرعی حیثیت بتائیں اور مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیں:

۱۔ جس شخص کا نام قرعہ اندازی میں نکلے تو کیا وہ ان پیسوں سے حج کرسکتا ہے؟ اس کا حج فرض ادا ہو جائے گا یا نہیں؟

۲۔ اگر وہ پہلے حج کرچکا ہو تو دوبارہ حج کرسکتا ہے یا نہیں؟

۳۔ اسکیم کی شرط کے مطابق قرعہ اندازی میں نام نکلنے پر اس رقم سے کسی رشتہ دار کو بھی حج کراسکتے ہیں، کیا شرعاً یہ جائز ہے؟

۴۔ اگر اوپر والی صورتوں میں حج کرنا جائز نہیں تو منتخب امیدوار اس رقم کا کیا کرے جو اس نے اسکیم سے لی ہو؟

جواب: یہ صورت جوا ہونے کی بناء پر حرام اور سخت گناہ ہے اور نامزد شخص کو ملنے والی رقم حرام ہے، اسے مالکوں کو لوٹانا لازم ہے، اس کے ذریعہ خود حج کرنا یا اپنے کسی رشتہ دار کو حج کرانا بہت سخت گناہ ہے، اللہ تعالیٰ خود بھی پاک ہیں اور پاکیزہ اشیاء ہی کو قبولیت بخشتے ہیں، البتہ اگر اس رقم سے حج کرلیا ہے تو حج کا فرض ذِمہ سے ساقط

ہوگیا، بشرطیکہ نفل حج کی نیت نہ کی ہو، لیکن اسے حج کا ثواب نہیں ملا اور جتنی رقم لی ہے اس کا اصل مالکوں کو لوٹانا بھی لازم ہے۔ [1] واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

زمین خریدنے کے لئے رقم رکھی ہو تو حج کا حکم:

سوال: ایک شخص نے اپنی زمین اس نیت سے فروخت کی کہ کسی اور جگہ زمین خریدے گا، مگر اسے زمین حسب تمنا نہ ملی تو اس نے وہ رقم تجارت میں لگادی، رقم کی مقدار اتنی ہے کہ وہ حج کرسکتا ہے اور گھر والوں کے مصارف بھی چھوڑ سکتا ہے، دریافت یہ کرنا ہے ایسے شخص پر حج فرض ہے یا نہیں؟

جواب: ایام حج میں وہ رقم موجود ہو، خواہ اپنے پاس ہو، بینک میں ہو یا تجارت میں لگی ہو تو حج فرض ہے۔ [2] واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

اِحرام سے حلال ہونے کے لئے چند بال کٹوانا:

سوال: عمرہ یا حج میں حلق یا قصر ضروری ہوتا ہے مگر اس زمانے میں لاکھوں حاجی ایسے ہوتے ہیں جو سر کے چند بال کٹوا لیتے ہیں، ظاہر ہے کہ نہ ان کا اِحرام اترتا ہے اور نہ بیوی ان کے لئے حلال ہوتی ہے، جس کو دیکھ کر صدمہ ہوتا ہے۔ چونکہ یہ رواج عام ہوگیا ہے، اس لئے اگر چند بال کٹوا کر حلال ہونے کی کوئی گنجائش نکل آئے تو بہت بڑی تعداد اس گناہ عظیم سے بچ جائے گی۔

جواب: صرف عمرہ کرنے والے کو عمرہ کرنے کے بعد، حجِ اِفراد کرنے والوں کو ارکان ادا کرتے ہوئے دس ذی الحجہ کی رمی کے بعد اور متمتع اور قارن کو قربانی کرنے کے بعد مرد ہو تو چوتھائی سر کے بال استرے سے منڈانا یا انگلی کے پورے سے

---

(۱) (ردالمحتار: ۵۱۹/۳، دارالمعرفة)
(۲) (ردالمحتار: ۵۲۸/۳، دارالمعرفة)

کچھ زائد کٹوانا واجب ہے، عورت کو ایک پورے کے برابر بال کٹوانا ضروری ہے، اگر کسی نے چوتھائی سر کے بال انگلی کے پورے سے کچھ زائد کٹوا لئے تو وہ اِحرام سے حلال ہوجائے گا، مگر بال کاٹنے کی یہ کیفیت کہ سر کے بعض حصہ کے بال چھوٹے اَور بعض کے بڑے ہوں، غیر شرعی اَور مکروہ ہے اس لئے پورے سر کے بال کٹوانے چاہئیں۔ (۱)

اگر کسی نے چوتھائی سر سے بھی کم کے بال کاٹے یا مونڈے تو اس کا اِحرام نہیں اترا اَور ممنوعات اِحرام حلال نہیں ہوئے۔ اگر سر پر بال ہی نہیں تو بھی صرف استرا پھروانا ضرورِی ہے، اَلبتہ اَگر کسی کے سر پر زخم ہواَور استرا بھی نہ پھر سکے تو اس سے یہ واجب ساقط ہوجاتا ہے۔ اس قدر وسعت کے باوجود اَگر عوام بغیر کسی مجبوری کے صرف بالوں کے عشق میں غلط راستہ اِختیار کرلیں تو اس کا کیا علاج ہے؟

بالوں کے اَیسے عاشقوں کی وجہ سے حکم شرعی نہیں بدلا جائے گا۔ اس زمانے میں تو ڈاڑھی منڈانے، جھوٹ بولنے، غیبت کرنے، سود لینے کا رواج عام ہوگیا ہے تو کیا اس سب کچھ کی اِجازت دے دی جائے گی؟ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

حج کے لئے ساتھ کوئی محرم نہ ہو تو حج بدل کروانا:

سوال: ہمارے پڑوس میں ایک عورت رہتی ہے، اس کا خاوند فوت ہوچکا ہے، اس کی کوئی اولاد بھی نہیں ہے، اپنے بھائی کے پاس رہتی ہے، اس پر حج فرض ہے اَور اس کے بہت سے بھتیجے ہیں، ان سب پر حج فرض ہے، لیکن کوئی اس کے ساتھ حج کے لئے تیار نہیں، پوچھنا یہ ہے کہ کیا وہ اپنی جگہ کوئی دوسرا شخص بھیج سکتی ہے؟

جواب: محرم کے بغیر اس کے لئے حج پر جانا جائز نہیں، اگر آخر عمر تک کوئی

(۱) (ردالمحتار: ۶۱۱/۳، دارالمعرفۃ، نووی شرح مسلم: ۴۲۰/۱)

محرم نہیں ملا تو حج بدل کرادے یا اس کی وصیت کردے۔[۱] واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

بچپن میں کیا ہوا حج کافی نہیں:

سوال: زید نے اپنے دادا کے ساتھ اس وقت حج کیا تھا جب وہ نابالغ تھا، اب بالغ ہونے کے بعد حج کرنے کی استطاعت ہو تو کیا دوبارہ حج کرنا فرض ہے؟

جواب: جی ہاں! دوبارہ حج کرنا فرض ہے۔[۲] واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حاجت سے زائد جانور یا زمین ہو تو حج فرض ہے:

سوال: ایک شخص کے پاس نقد روپے تو نہیں ہیں مگر زمین ہے یا جانور ہیں، تو کیا زمین یا جانور فروخت کر کے اس پر حج کرنا فرض ہے؟ اسی طرح دکان میں سامان ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: ۱۔ اگر اس شخص کا گزر اسی زمین کی آمدن پر ہوتا ہے تو دیکھا جائے کہ اگر بقدر مصارفِ حج زمین کا ایک ٹکڑا فروخت کر کے اس کے پاس اہل و عیال کی متوسط معاش کے لئے زمین بچ جاتی ہے تو حج فرض ہوگا، لہٰذا ایسے شخص کے ذِمہ زمین کا کچھ حصہ فروخت کر کے حج کرنا فرض ہے، اگر دوسرا ذریعہ معاش بھی ہو تو بطریق اولیٰ حج فرض ہے۔[۳]

۲۔ اگر جانور کھیتی باڑی یا سواری کیلئے ہوں تو اس شخص پر حج فرض نہیں۔ اگر جانور دودھ یا تجارت کے لئے ہوں اور ان کی تجارت یا دودھ پر اس کی اور اس کے اہل و عیال کی گزر اوقات موقوف نہیں، یا موقوف تو ہے مگر بقدر مصارف حج جانور فروخت کرنے کے بعد باقی ماندہ جانور گزر اوقات کیلئے کافی ہیں تو کچھ جانور

(۱) (أخرجه الدار قطني ، ردالمحتار : ۳/ ۵۲۱ ، دارالمعرفة)
(۲) (رد المحتار : ۳/ ۵۲۲ ، دارالمعرفة)
(۳) (خانية على هامش الهندية: ۱/ ۲۸۲)

فروخت کر کے حج کرنا فرض ہے۔

۳- اگر دکان کے سامان میں سے بقدر مصارفِ حج فروخت کر کے اتنا سرمایہ باقی رہے جس میں تجارت کر کے یہ شخص مع اہل وعیال متوسط حال سے گزر بسر کرسکتا ہو تو بقدر مصارفِ حج سامان فروخت کر کے حج کرنا فرض ہے۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

منہ بولے بیٹے کے ساتھ حج پر جانا:

سوال: ہمارے ہاں ایک عام رواج ہو گیا ہے کہ کسی عورت کو حج کرنا ہو اور اس کا کوئی محرم نہ ہو، یا محرم صاحب اِستطاعت نہ ہو کہ ساتھ جا سکے تو وہ کسی غیر محرم کو منہ بولا بیٹا بنا لیتی ہے اور اس کے ساتھ حج کو چلی جاتی ہے، کیا اس طرح وہ محرم بن جاتے ہیں؟ اور کیا ان کے ساتھ حج پر جانا جائز ہے؟ اسی طرح محلّہ کی یا رشتہ دار کوئی عورت اپنے محرم کے ساتھ جا رہی ہو تو یہ عورت بھی اس کے ساتھ چلی جاتی ہے، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب: منہ بولا بیٹا یا بھائی بنانے سے کوئی محرم نہیں بنتا اور بغیر محرم کے عورت کے لئے سفر کرنا جائز نہیں، اس لئے منہ بولے بیٹے، بھائی، محلّہ کی کسی خاتون یا رشتہ دار خاتون کے ساتھ حج کرنے کے لئے جانا جائز نہیں۔[۱]

اگر عورت کا کوئی محرم موجود ہے اور عورت کے پاس اتنی وسعت ہے کہ اس کے حج کے اخراجات بھی برداشت کرسکتی ہے تو محرم کو ساتھ لے جائے اور اگر محرم کے اخراجات کا تحمل نہیں کرسکتی یا کوئی محرم ہے ہی نہیں اور بڑی عمر کی عورت ہے، آیندہ محرم میسر ہونے کی امید نہیں تو حج بدل کرا دے یا اس کی وصیت کر دے، لیکن اس وقت کا

(۱) (ردالمحتار: ۴/۱۸، دارالمعرفة)

کرایا ہوا حج بدل اس شرط کے ساتھ معتبر ہوگا کہ عمر بھر کوئی محرم نہ ملے یا محرم موجود ہونے کی صورت میں اس کے خرچ کا انتظام نہ ہو سکے، اگر کسی وقت محرم مل گیا، مثلاً نکاح کرلیا اور شوہر ساتھ چلنے پر راضی ہوگیا اور اس وقت دونوں کے سفر کا خرچ موجود ہو یا بعد میں انتظام ہوجائے تو دوبارہ حج کرنا فرض ہوگا۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

بڑھیا کا بغیر محرم سفر حج:

سوال: ایک ساٹھ سالہ بوڑھی عورت حج کرنا چاہتی ہے، مگر کوئی محرم ساتھ نہیں ہے، ایک بڑے میاں جو عورت کے محرم تو نہیں مگر ان کی عمر بھی ساٹھ برس سے متجاوز ہے، وہ بوڑھی عورت بڑے میاں کے ساتھ حج کے لئے جاسکتی ہے یا نہیں؟ اگر جائز نہیں تو کیا ہزاروں عورتیں جن کا کوئی محرم نہیں وہ حج نہ کریں؟

جواب: بوڑھی عورت کو بغیر شوہر یا محرم کے حج کے لئے سفر کرنا جائز نہیں۔ ایسی خواتین کے لئے بہتر یہ ہے کہ وہ مناسب جگہ نکاح کرلیں، پھر استطاعت ہو تو شوہر کو بھی حج کروائیں، ورنہ اللہ تعالیٰ شوہر کے لئے کوئی نہ کوئی انتظام فرمادیں گے، تاہم جب تک محرم یا شوہر نہ ہو عورت پر حج ادا کرنا فرض ہی نہیں، اس لئے گناہ نہیں ہوگا، آخر عمر تک کوئی محرم یا شوہر میسر نہ آئے تو حج بدل کرادیں یا اس کی وصیت کردیں۔[1] واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حج مقدم ہے یا لڑکیوں کی شادی؟

سوال: ایک شخص صاحب استطاعت ہے یعنی حج اس پر فرض ہے، اس شخص کی جوان لڑکیاں بھی ہیں، پوچھنا یہ ہے کہ یہ شخص پہلے حج کرے یا بیٹیوں کی شادی کرائے؟

---

(۱) (الہندیۃ: ۲۱۸/۱)

جواب: جس شخص پر حج فرض ہو اس پر فوراً حج کرنا لازم ہے، بیٹیوں کی شادی کی وجہ سے اس میں تاخیر کرنا جائز نہیں، آج کل ناجائز رسم و رواج نے شادی کو متوسط اور غریب طبقہ کے لئے وبالِ جان بنادیا ہے، اگر سنت طریقہ کے مطابق شادی کی جائے تو حج کو ملتوی یا مؤخر کرنے کی کوئی ضرورت پیش نہیں آتی، یہ کام تو ایک دِن میں بھی ہوسکتا ہے کہ لڑکی کا نکاح کرایا، پھر سادگی سے اس کی رخصتی کرادی اور بس۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

بلا عذر حج بدل کرانا:

سوال: ایک شخص نے خود بھی حج نہیں کیا اور اس کی والدہ نے بھی حج نہیں کیا، والدہ آیندہ سال حج پر جانے کو تیار ہے، مگر وہ اس سال کسی دوسرے شخص کو والدہ کی طرف سے حج بدل کے لئے بھیجنا چاہتا ہے، کیا اس کی والدہ کے ذِمہ سے حج فرض ساقط ہوجائے گا؟ نیز اس دوسرے شخص کا حج فرض اَدا ہوجائے گا؟

جواب: حج فرض ہوجائے تو بلا عذر اس میں تاخیر کرنا جائز نہیں، جب والدہ خود حج کرنے کی اِستطاعت رکھتی ہے تو حج بدل کرانے سے والدہ کے ذِمہ سے فرض ساقط نہیں ہوگا، حج بدل کرنے والے کا حج فرض اَدا نہیں ہوگا، اگر اس پر اس وَقت حج فرض ہے تو اپنا حج اَدا کرنا ضروری ہے، اگر فی الحال تو فرض نہیں مگر بعد میں مالدار ہوگیا اور حج کی اِستطاعت ہوئی تو دوبارہ حج کرنا فرض ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

معذور اور نابینا کے لئے حج کا حکم:

سوال: ایک شخص کے حج کے مصارف تو ہیں، مگر وہ پاؤں سے اَیسا معذور ہے کہ تھوڑی دور بھی بمشکل چل سکتا ہے، کیا اَیسے شخص پر حج فرض ہے؟ اسی طرح نابینا کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پاؤں سے معذور اور نابینا شخص پر خود حج کرنا فرض نہیں، نہ ہی حج بدل کرانا ضروری ہے، صاحبین یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس پر حج بدل کرانا فرض ہے۔ اگر عذر ختم ہو جائے تو دوبارہ خود حج کرنا ضروری ہے۔[1]

پہلے قول میں سہولت ہے مگر دوسرا قول احوط ہونے کے علاوہ اکثر مشائخ رحمہم اللہ کا اختیار کردہ بھی ہے، اس لئے حج بدل کرانا ممکن ہو تو ضرور کرانا چاہیے۔

یہ اختلاف اس صورت میں ہے کہ عذر کی حالت میں حج فرض ہوا ہو، اور اگر عذر لاحق ہونے سے پہلے حج کرنے کی استطاعت تھی مگر حج نہیں کیا تھا کہ عذر لاحق ہو گیا تو بالاتفاق حج بدل کرانا فرض ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حج کی بجائے تبلیغ:

سوال: ایک شخص کے پاس اتنی رقم ہے کہ وہ حج کر سکتا ہے لیکن اس نے حج کرنے کی بجائے تبلیغ میں سال لگالیا یا وہ رقم کسی اور نیک مصرف میں لگا دی تو اس شخص پر حج فرض رہا یا نہیں؟ حج ادا کرنے کی بجائے رقم کسی اور مصرف میں خرچ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جن ایام میں حج کی درخواستیں جمع ہوتی ہیں ان ایام میں حج کرنے کی استطاعت ہو، یعنی اہل وعیال کے خرچ کے علاوہ اتنی رقم ہو کہ مصارف حج پورے ہو سکتے ہوں تو راجح قول کے مطابق اسی سال حج کرنا فرض ہے، اس میں تاخیر کرنا جائز نہیں، حج فرض ہے اور دوسرے کسی مصرف میں خرچ کرنا فرض نہیں اس لئے غیر فرض کو فرض پر مقدم کرنا اور فرض میں تاخیر کرنا گناہ ہے، ممکن ہے آئندہ استطاعت نہ

---

(۱) (ردالمحتار: ۳/۵۲۳، دارالمعرفۃ)

رہے یا صحت سفر کی متحمل نہ ہو یا اور کوئی مانع پیش آجائے یا مہلت ہی نہ ملے اور موت آجائے اور یہ فرض ذِمہ میں باقی رہ جائے ۔ اگر کسی نے حج کرنے کی بجائے رقم دوسرے کسی مصرف میں لگادی یا تبلیغ میں سال لگایا تو اس سے حج کا فرض ساقط نہیں ہوگا بلکہ واجب الاداء رہے گا۔[1] واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

تعمیر مکان سے حج مقدم ہے:

سوال: ایک شخص کے پاس اتنی رقم موجود ہے کہ وہ حج کرسکتا ہے مگر اس کا اپنا مکان نہیں ہے، اگر وہ حج کرتا ہے تو مکان نہیں بنا سکتا، مکان بناتا ہے تو حج نہیں کرسکتا، اب وہ کیا کرے؟

جواب: حج کے لئے درخواستیں جمع ہونے کے ایام میں اتنی رقم موجود ہو کہ اہل وعیال کے خرچ کے لئے رقم نکال کر بقیہ رقم مصارف حج کے لئے کافی ہو تو حج فرض ہے، اس رقم کو تعمیر مکان میں لگانا جائز نہیں، تعمیر مکان سے فرض حج مقدم ہے، البتہ اگر ان ایام سے پہلے پہلے مکان کی تعمیر میں اتنی رقم خرچ کردی کہ بقیہ رقم حج کے لئے کافی نہیں تو حج فرض نہ ہوگا۔[2] واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

(۱،۲) (ردالمحتار: ۵۲۸/۳ ـ ۵۲۰، دارالمعرفۃ)
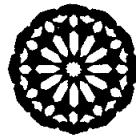
ایک نادر فن پارہ

مرشد الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہٗ کی ایک فارسی غزل جو نادر فن پارہ ہے، یہاں درج کی جاتی ہے۔ اس میں ارکانِ حج، طوافِ کعبہ اور بیت اللہ کے حوالے سے عاشقِ صادق کے جذب و مستی کا بے مثال پیرائے میں اظہار کیا گیا ہے۔

رفتم چو بمکّہ ہوسِ کوئے تو کردم
دیدم رُخِ کعبہ ہوسِ روئے تو کردم

جب میں مکہ گیا تو میرے دِل میں تمہارے کوچے کی آرزو تھی لیکن جب کعبہ کو دیکھا تو دِل میں تمہیں دیکھنے کی آرزو پیدا ہوئی

محرابِ حرم گرچہ بہ پیش نظرم شُد
من سجدہ ولے درخمِ ابروئے تو کردم

اگرچہ حرم کعبہ کی محراب میری نظر کے سامنے تھی لیکن میں نے سجدہ صرف تمہارے خمِ ابرو ہی میں کیا

در سعی و طواف و بحطیم بمقامے
ہر سمت تمنائے رُخِ نیکوئے تو کردم

سعی میں، طواف میں، حطیم میں اور مقامِ ابراہیم پر ہر جگہ ہر طرف میں نے تمہارے رُخِ زیبا کی تمنا کی

لبیک دُعا خواں ہمہ مخلوق بعرفات

چوں قبلہ نما من دلِ خود سوئے تو کردم

میدانِ عرفات میں ساری مخلوق لبیک کہہ کر دُعائیں مانگ رہی تھی

لیکن میرا دِل قبلہ نما کی طرح صرف تمہاری طرف متوجہ تھا

در عرصۂ عرفات بپا محشر نمودم

چوں یاد من آں قامت دلجوئے تو کردم

جب میدانِ عرفات میں مجھے تمہاری دلربا ذات کی یاد آئی

تو میں نے قیامت برپا کردی

قربانئ حیواں بمنٰی میکند عالم

قربان سرِ خود من بسرِ کوئے تو کردم

مقام منٰی پر ایک دُنیا جانوروں کی قربانی دیتی ہے

میں نے تمہارے کوچے کے سرے پر اپنا ہی سر قربان کر دیا

سفرِ حج کا ضروری سامان

سفرِ حج میں عموماً درج ذیل اشیاء کی عام حجاج کو ضرورت پیش آتی ہے، سہولت کے لئے ان کی فہرست دی جاتی ہے:

۱- ایک عدد بیگ
۲- چار جوڑے کپڑے موسم کے مطابق
۳- دو جوڑے ہوائی چپل مع تھیلہ
۴- دو عدد لنگی
۵- تیل، کنگھا، سرمہ، آئینہ
۶- چاقو قینچی، ناخن کٹر، سیفٹی
۷- ازار بند دانی
۸- دو تولیے، ایک بڑا ایک چھوٹا
۹- برش، ٹوتھ پیسٹ، مسواک
۱۰- چند ضروری برتن اور چمچے
۱۱- دو بڑی چادریں اور سیفٹی پن کا پتہ
۱۲- اپنے لئے ضروری ادویہ
۱۳- احرام دو عدد
۱۴- چھوٹا قرآن کریم
۱۵- مناجاتِ مقبول، درود و سلام، مسنون دُعائیں
۱۶- حج کی آسان کتابوں کا سیٹ

۱۷- "عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِی" نامی کتاب

۱۸- ہلکی سی تسبیح

۱۹- شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی

۲۰- سوئی دھاگہ

۲۱- پانی کی بوتل

۲۲- دھوپ کا ایک چشمہ

۲۳- نظر کا چشمہ ہو تو اس کا نمبر پاس محفوظ رکھیں

۲۴- ہاتھ کا پنکھا

۲۵- چھتری

۲۶- لیموں کا چورن یا سفوف

۲۷- ٹن پیک کٹر

ضروری ہدایات

بار بار کے تجربہ سے چند باتیں مفید معلوم ہوئیں یہاں وہ بھی درج کی جاتی ہیں:

۱- ٹریولز چیک کے نمبر الگ کاپی میں لکھ لیں اور اس کا تفصیلی سرٹیفکیٹ جدا محفوظ رکھیں۔

۲- پاسپورٹ کے صفحہ نمبر ۱۳، ۱۴ کی فوٹو کاپی اور جہاز کے ٹکٹ کی فوٹو کاپی کروا کر پاسپورٹ سے جدا محفوظ رکھیں۔

۳- خواتین بغیر محرم کے تنہا نہ نکلیں۔ نیز معلّم کا کارڈ ضرور ساتھ رکھیں۔

۴- زیادہ نقدی پاس نہ رکھیں، تاہم کچھ نہ کچھ پاس رکھیں۔

۵- آنے جانے کے لئے دروازہ متعین کر لینا چاہیے، اس میں سہولت ہوتی ہے، خصوصاً خواتین آنے جانے کے لئے راستہ کی شناخت کی کوئی بڑی علامت ذہن نشین کر لیں۔

۶- حرم میں خواتین و حضرات اپنے اپنے بیٹھنے کی ایک جگہ مقرر کر لیں تا کہ بوقتِ ضرورت تلاش کرنے میں آسانی ہو۔

۷- کھانا پکانے کا انتظام شرکت میں نہ کریں، اکثر اس میں نزاع ہو جاتا ہے۔

۸- بازار خریداری کے لئے کم سے کم جائیں، حرم کی حاضری اور وہاں کی عبادت کی زیادہ فکر کریں۔

۹- حج سے پہلے مقاماتِ حج کی زیارت کریں تا کہ حج میں آسانی رہے۔

۱۰- ہر ایک کی خدمت کی نیت کر کے جائیں اور کسی سے بھی اپنی خدمت کروانے یا کام آنے کی ذرہ برابر بھی امید نہ رکھیں، حتیٰ کہ اولاد اور بیوی

سے بھی۔ اپنا کام خود کریں، کوئی دوسرا کردے تو اس کا احسان سمجھیں۔

۱۱- کوئی ساتھی گم ہو جائے تو اس کے لئے کئی مراکز ہیں، بچوں کے لئے الگ اور بڑوں کے لئے الگ۔ ایک مرکز باب العمرہ کے پاس ہے، ان مراکز میں رابطہ کیا جائے، وہاں کا عملہ کافی تعاون کرتا ہے۔

۱۲- پاکستانیوں کو وہاں کے عام ہوٹلوں کے کھانے موافق نہیں آتے، مکہ مکرمہ میں کئی پاکستانی ہوٹل بھی ہیں، چند ایک کے نام یہ ہیں:

(۱) مطعم ام القری۔ باب المروہ کی طرف

(۲) مطعم سحر۔ شامیہ میں

(۳) عطاء اللہ ہوٹل۔ شبیکہ فندق فردوس مکہ کے پیچھے

(۴) مدینہ ہوٹل۔ مکہ ٹاور کے پیچھے مسفلہ میں

(۵) مکہ ہوٹل۔ مکہ ٹاور کے پیچھے مسفلہ میں

۱۳- بئر زَمزم پر جانے کا راستہ تو اگرچہ بند کر دیا گیا ہے، مگر بیت اللہ کے دروازے کی بالکل سیدھ میں مطاف کے کنارے حاجیوں کے لئے زَمزم کا خصوصی انتظام کر دیا گیا ہے، کئی ٹوٹیاں لگائی گئی ہیں، وہاں زَمزم پئیں، اپنے اوپر ڈالیں اور دُعاء کریں۔

۱۴- گمشدہ چیزوں کے جمع و وصول کرنے کا مرکز مسجد الحرام سے باہر ''میلین اخضرین'' کے مقابل ہے۔

۱۵- گمشدہ بچوں کا مرکز باب العمرۃ کے سامنے ہے۔

۱۶- معذوروں کی کرسیوں کا مرکز صفا کی پہلی منزل پر ہے۔ (وہاں پہلی منزل، دوسری منزل کے نام سے مشہور ہے۔)

۱۷- اپنی کوئی قیمتی امانت محفوظ رکھوانا چاہیں تو اس کے لئے کئی مراکز ہیں۔ ایک باب الفہد کے سامنے ہے۔

بیت الخلاء اور غسل خانے:

۱- باب ملک عبدالعزیز کے سامنے۔

۲- باب الفہد اور باب ملک عبدالعزیز کے درمیان۔

۳- باب المروۃ کی جانب۔

۴- شامیہ میں باب المدینہ کے سامنے۔

لغة الحج

حج میں کیے جانیوالے اعمال (مناسکِ حج) اَور اصطلاحاتِ حج کا مختصر تعارف

اصطلاح	لغوی معنی	مرادی معنی
اَشْہُرِ حج	حج کے مہینے	شوال، ذی القعدہ اَور ذی الحجہ کے پہلے دس دِن، اس سے پہلے اِحرام درست نہیں۔
اَیَّامِ حج	حج کے دِن	۸ سے ۱۲/ ذی الحجہ تک کے پانچ دِن۔ دو دِن عیدالاضحیٰ سے پہلے اَور تین دِن عیدالاضحیٰ کے۔
تَلْبِیَہ	جواب دینا	لبيك اللهم لبيك، لبيك لا شريك لك لبيك، إن الحمد والنعمة لك و الملك،لا شريك لك. پڑھنا۔
اِحرام	کوئی چیز اپنے اوپر حرام کرنا	حج کی نیت کر کے تلبیہ پڑھنا۔ اَیسا کرتے ہی کچھ چیزیں حاجی کے لئے ممنوع ہو جاتی ہیں۔ ان کی تفصیل آگے ''جنایات'' میں آ رہی ہے۔
اِفراد	جدا کرنا	صرف حج کا اِحرام باندھنا۔
قِران	ملانا	حج کے مہینے شروع ہو جانے کے بعد حج اَور عمرہ دونوں ایک ہی سفر میں ایک اِحرام سے اَدا کرنا۔
تَمَتُّع	فائدہ اٹھانا، سہولت سے فائدہ اٹھانا	حج کے مہینے شروع ہو جانے کے بعد حج اَور عمرہ دونوں ایک ہی سفر میں مگر الگ الگ اِحرام سے اَدا کرنا۔
مِیقات	وَقت، جگہ	بیت اللہ کے ارد گرد مختلف فاصلوں پر وہ پانچ جگہیں

اصطلاح	لغوی معنی	مرادی معنی
	یہاں جگہ کے لئے استعمال ہوا ہے	جہاں سے آگے مکہ مکرمہ جانے والا بغیر احرام کے نہیں جا سکتا۔ یہ پابندی صرف ''آفاق'' یعنی میقات سے باہر رہائش پذیر افراد کے لئے ہے۔
حَرَم	ہر وہ چیز جس کی حفاظت کی جائے	بیت اللہ کے اطراف میں وہ زمین جہاں سے آگے غیر مسلموں کو جانے کی اجازت نہیں۔ یہاں شکار کرنا اور درخت کاٹنا حرام ہے۔ یہاں رہنے والے ''اہل حرم'' کہلاتے ہیں۔
حِلّ	حلال	حرم اور میقات کے درمیان کا علاقہ۔ یہاں شکار وغیرہ حلال ہے۔ اس کے رہائشیوں کو ''اہلِ حل'' کہتے ہیں۔
آفاق	دور کی جگہیں	میقات کے باہر پورا کرہ ارض۔ یہاں سے آنے والا آفاقی کہلاتا ہے۔
طواف	کسی چیز کے گرد گھومنا، پھیرے لگانا	بیت اللہ کے گرد سات چکر لگانا۔ ہر چکر حجر اسود سے شروع ہو کر اسی پر ختم ہوتا ہے۔ طواف نفلی بھی ہوتا ہے اور عمرہ و حج کا بھی۔ حج کے طواف کی تین قسمیں ہیں:
طوافِ قُدوم	آمد کا طواف	بیت اللہ آمد کے موقع پر کیا جاتا ہے اور سنت ہے۔
طوافِ زیارت	ملاقات کا طواف	عموماً ۱۰/ ذی الحجہ کو احرام کھولنے کے بعد کیا جاتا ہے، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ کو بھی کیا جا سکتا ہے اور فرض ہے۔ اس سے زیادہ تاخیر کی تو دم لازم ہوگا۔
طوافِ وَداع	واپسی کا طواف	حج سے واپسی کے موقع پر کیا جاتا ہے اور واجب ہے۔

اصطلاح	لغوی معنی	مرادی معنی
اِسْتِقْبَال	سامنا کرنا	حجرِ اسود کے بالمقابل کھڑے ہوکر دونوں ہاتھ نماز کی طرح کانوں تک اٹھانا اور بسم اللّٰہ، اللّٰہ أکبر، لا إلٰہ إلا اللّٰہ، وللّٰہ الحمد پڑھنا۔
اِسْتِلَام	چھونا، بوسہ دینا	حجرِ اسود کو چومنا یا اسے چھوکر ہاتھوں کو چومنا یا دور سے ہتھیلیوں کا رُخ حجرِ اسود کی طرف کرکے ان کو چومنا۔
رَمْل	کندھے ہلاتے ہوئے پہلوانوں کی طرح چلنا	جس طواف کے بعد سعی بھی ہو اس کے پہلے تین چکروں میں کندھے ہلاتے ہوئے اکڑ کر پہلوانوں کی طرح چلنا۔ یہ صرف مردوں کے لئے ہے۔
اِضْطِبَاع	بازو ظاہر کرنا	احرام کی چادر کو دائیں کندھے کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے کے اوپر ڈالنا۔ یہ بھی صرف اسی طواف میں ہوتا ہے جس کے بعد سعی ہو (یعنی عمرہ و حج کے طواف میں) البتہ یہ طواف کے ساتوں چکروں میں مسنون ہے۔ طواف کے بعد اضطباع ختم کردیا جاتا ہے۔
سَعْی	تیز چلنا	صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگانا۔ صفا سے مروہ تک ایک چکر شمار ہوتا ہے۔ اس لیے سعی کے سات چکر صفا سے شروع ہوکر مروہ پر ختم ہوتے ہیں۔
وُقُوف	ٹھہرنا	حج کے دوران ۹ / ذی الحجہ کی فجر سے ۱۰ / ذی الحجہ کی فجر تک کسی وقت عرفہ میں اور ۱۰ / ذی الحجہ کی فجر کے بعد مزدلفہ میں ٹھہرنا۔ عرفہ میں ٹھہرنا (وقوف عرفہ) فرض اور مزدلفہ میں ٹھہرنا (وقوف مزدلفہ) واجب ہے۔

اصطلاح	لغوی معنی	مرادی معنی
رَمی	پھینکنا	عید کے پہلے دِن ۱۰ / ذی الحجہ کو بڑے ستون اور ۱۱، ۱۲ / ذِی الحجہ کو تینوں ستونوں کو سات سات کنکریاں مارنا۔ یوں کل ۴۹ کنکریاں ہوئیں۔ ان تین دِنوں کی رَمی واجب ہے اَلبتہ ۱۳ / تاریخ کی رَمی اِختیاری ہے، یہ بھی کی جائے تو کل کنکریاں ۷۰ ہوجاتی ہیں۔
حَلْق	بال مونڈنا	اِحرام سے نکلنے کے لیے مردوں کا بال منڈوانا۔
قَصر	چھوٹا کرنا	احرام سے نکلنے کیلئے اُنگلی کے ایک پورے...... سے کچھ زائد...... بال کاٹنا تاکہ یقینی طور پر ایک پورے کے برابر کٹ جائیں۔
جنَایات	گناہ، جرم	جو چیز حاجی پر احرام یا حرم کی وجہ سے حرام ہوئی ہو، اس کا ارتکاب کرنا۔ احرام کے بعد یہ چیزیں ممنوع ہیں: ۱- ناخن تراشنا ۲- جسم کے کسی حصے کے بال مونڈنا، کاٹنا، اکھیڑنا یا توڑنا ۳- خوشبو لگانا ۴- چہرہ یا سر ڈھانکنا ۵- سلے ہوئے کپڑے پہننا جیسے: قمیض، شلوار، زیرِ جامہ، دستانے یا موزے۔ اَیسی چپل بھی ممنوع ہے جو پیر کے بیچ میں اُبھری ہوئی ہڈی کو ڈھانکے ۶- جماع کرنا۔ حدودِ حرم میں یہ دو چیزیں ہر ایک کے لئے ممنوع ہیں: ۱- شکار کرنا۔ ۲- قدرتی گھاس، پودا یا درخت کاٹنا۔

اصطلاح	لغوی معنی	مرادی معنی
دم	خون	چھوٹا جانور یا بڑے جانور کا ساتواں حصہ۔ کسی واجب کے چھوٹنے یا ایک ہی سفر میں حج وعمرہ دونوں کی توفیق مل جانے پر شکرانے کے طور پر لازم ہونے والی قربانی۔ واجب چھوٹنے پر ہو تو اسے ''دمِ کفارہ'' اور اگر شکرے کے طور پر ہو تو اسے ''دمِ شکر'' (حج کی قربانی) کہتے ہیں۔ دمِ کفارہ سے کفارہ دینے والے اور کسی مالدار کا کھانا جائز نہیں۔
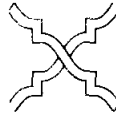
اَہم مقامات

تشریح	نام
وہ مسجد جس میں بیت اللہ واقع ہے۔ عرف عام میں اسے حرم شریف یا حرم مکّی کہا جاتا ہے۔	المسجد الحرام
بیت اللہ کے شمال مشرقی کونے میں چاندی کے حلقے میں جڑا ہوا جنتی پتھر جو اب آٹھ سیاہ ٹکڑوں کی شکل میں ہے۔	حجرِ اسود
مسجد حرام کا وہ دروازہ جس سے ابتدا میں داخل ہونا افضل ہے بشرطیکہ ناقابل تحمل مشقت نہ اٹھانی پڑے۔	باب الفتح
بیت اللہ کا جنوب مشرقی کونہ جو عراق کی طرف واقع ہے۔	رکنِ عراقی
بیت اللہ کا شمال مغربی کونہ جو شام کی طرف واقع ہے۔	رکنِ شامی
بیت اللہ کا جنوب مغربی کونہ جو یمن کی طرف واقع ہے۔	رکنِ یمانی
حجرِ اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان کا حصہ جس سے لپٹ کر دعاء مانگنا مسنون ہے، یہاں دُعا قبول ہوتی ہے۔	ملتزم
بیت اللہ کی عمارت میں شمالی جانب قدِ آدم گول دیوار سے گھرا حصہ، اس حصے میں سے تقریباً دس فٹ بیت اللہ کا حصہ ہے، لہٰذا اس کے باہر باہر سے طواف کرنا لازم ہے اور اس میں پڑھی گئی نماز بیت اللہ میں پڑھی گئی نماز کے مترادف ہے۔	حطیم
حطیم کی جانب خانہ کعبہ کی چھت میں لگا پرنالہ، یہاں دُعا قبول ہوتی ہے۔	میزابِ رحمت
وہ پتھر جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر کی تھی۔ اس پر ان کے قدم مبارک کا نقش آج بھی موجود ہے۔ یہ بیت اللہ کے دروازے کے سامنے سنہری جالیوں میں رکھے شیشے کے خول میں،	مقامِ ابراہیم

تشریح	نام
چاندی کے حلقے کے اندر جڑا ہوا ہے۔ ہر طواف کے بعد، چاہے نفلی ہو یا حج وعمرہ کا، دو رکعت واجب الطّواف مقامِ ابراہیم کے سامنے، قریب یا حرم شریف میں جہاں جگہ ملے (غیر مکروہ وَقت میں) ادا کرنا ضروری ہے۔	
حرم شریف کے اندر، بیت اللہ کے نزدیک ہی واقع ایک کنواں۔ حدیث کے مطابق اس کا پانی جس غرض سے پیا جائے وہ پوری ہوتی ہے۔	زمزم
بیت اللہ کے قریب دو پہاڑیاں جن کے درمیان سعی کی جاتی ہے۔ ان کا درمیانی فاصلہ تقریباً ۴۵۰ میٹر ہے۔	صفا و مروہ
مکہ مکرمہ سے جنوب مشرق کی جانب تقریباً ۵ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع وہ وادی جہاں حاجی ۸ / تاریخ کو قیام کرتے ہیں اَور ۱۰ / تاریخ کو رمی، قربانی اور حلق یا قصر کرتے ہیں۔	منٰی
منٰی میں وہ تین ستون جنہیں حاجی کنکریاں مارتے ہیں، یہ تین ہیں چھوٹا، درمیانہ اَور بڑا۔ بڑا ستون مکہ مکرمہ کی جانب ہے۔	جمرات
منٰی سے جنوب مشرق ہی کی جانب تقریباً ۱۱ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع میدان جہاں ۹ / ذی الحجہ کو زوال سے غروب تک وقوفِ عرفہ کیا جاتا ہے۔	عرفات
عرفات میں وہ پہاڑ جس کے دامن میں رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کا خطبہ دیا تھا۔	جبلِ رحمت
میدانِ عرفات کے ساتھ متصل علاقہ جہاں وقوفِ عرفہ درست نہیں۔	وادیٔ عرنہ
منٰی سے جنوب مشرق ہی کی جانب تقریباً ۵ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع میدان جہاں ۱۱ / ذی الحجہ کو فجر کے بعد وقوف کیا جاتا ہے۔	مزدلفہ
وادیٔ مزدَلفہ سے متصل وہ جگہ جہاں اصحابِ فیل کا واقعہ پیش آیا تھا، یہاں وقوفِ مزدَلفہ درست نہیں۔	وادیٔ مُحسّر

اس نقشے میں وہ پانچ جگہیں دکھائی گئی ہیں جہاں سے آگے غیر مسلموں کا داخلہ ممنوع ہے اور باہر سے آنے والے مسلمان عمرہ یا حج کے احرام کے بغیر آگے نہیں جاسکتے۔

حجر اسود: جنت سے آیا ہوا وہ پتھر جو کسی نفع نقصان کا مالک نہیں لیکن سنت کی پیروی میں اسے چومنا مسنون ہے۔ بشرطیکہ کسی کو تکلیف نہ دی جائے۔ چونکہ یہاں نہایت اعلیٰ درجہ کی خوشبو لگی ہوتی ہے اور حالت احرام میں خوشبو لگانا ممنوع ہے، اس لیے احرام کی حالت میں احتیاط ضروری ہے۔ احرام کھل جانے کے بعد یہ حسرت پوری کی جاسکتی ہے۔
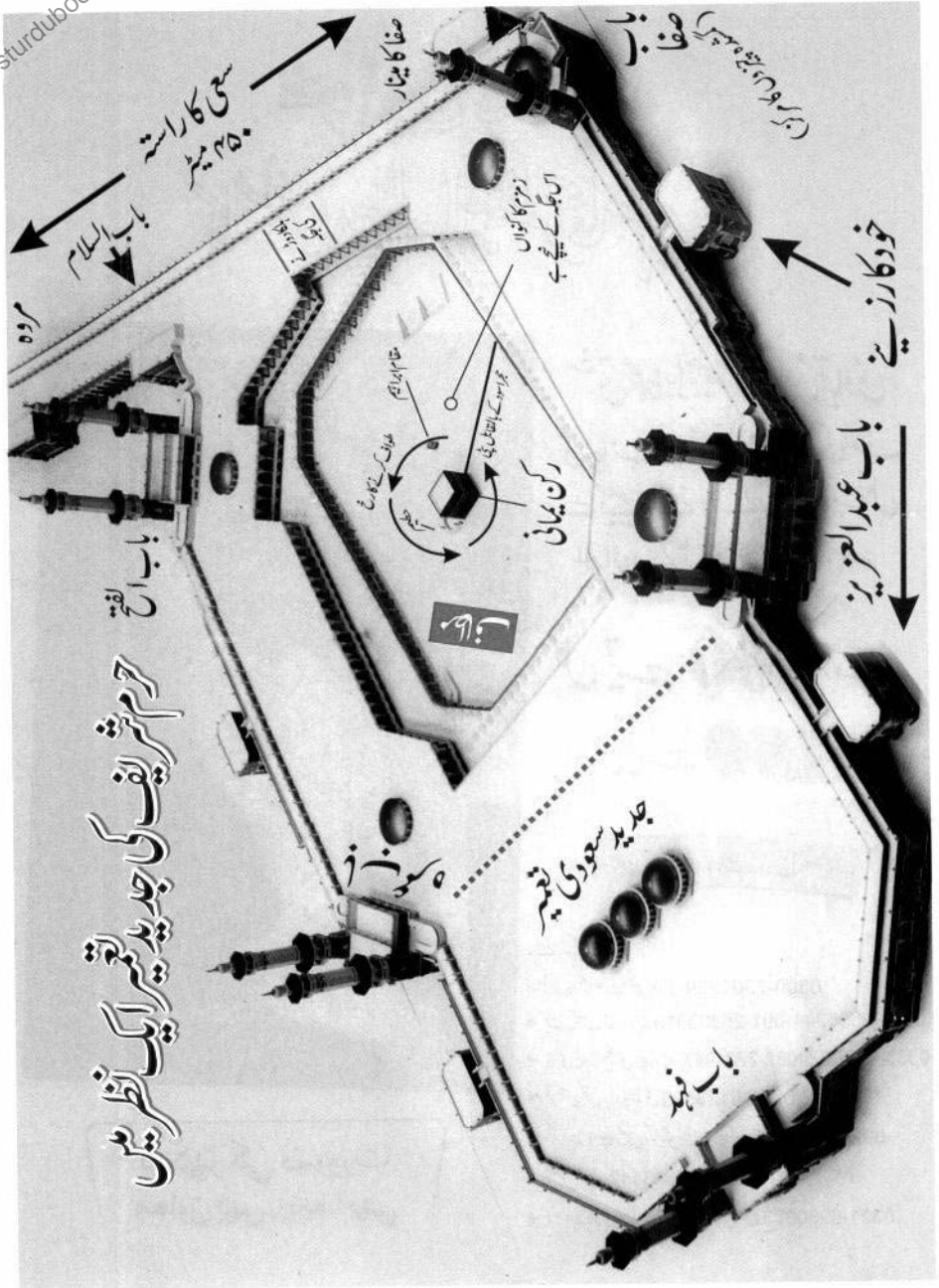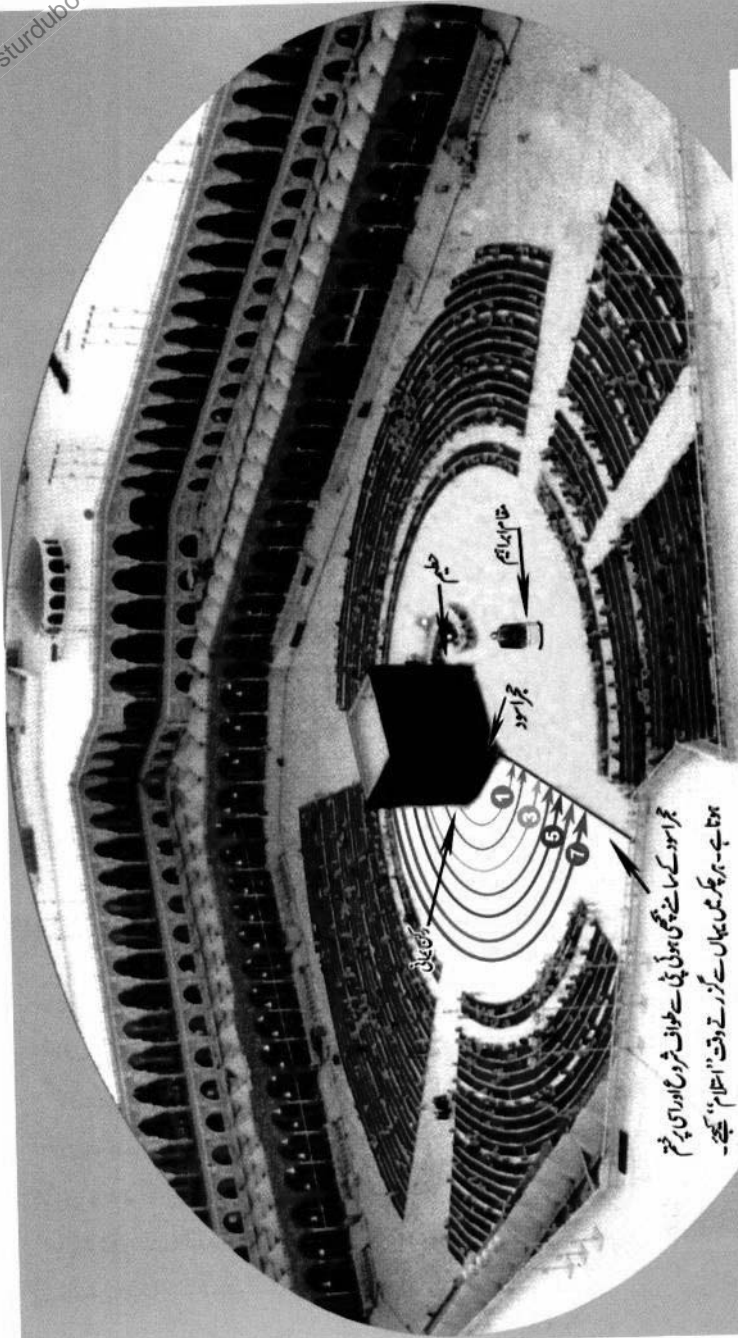
حرم شریف کی جدید تعمیر ایک نظر میں
باب الفتح
مروہ
باب السلام
سعی کا راستہ
۴۵۰ میٹر
ہلکا دوڑنے کی جگہ
صفا کا مینار
طواف کرنے کا رخ
مقام ابراہیم
حطیم
مطاف
حجر اسود کے بالمقابل پٹی
زمزم کا کنواں
اس جگہ کے نیچے ہے
رکن یمانی
باب عمرہ
جدید سعودی تعمیر
باب فہد
باب صفا
(گمشدہ چیزوں کا مرکز)
خودکار زینے
باب عبدالعزیز

اس نقشے میں طواف کے سات چکروں کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ حجر اسود کی سیدھ میں بنائی گئی بھوری پٹی سے طواف کے ہر چکر کی ابتدا اور اسی پر انتہا ہوگی۔ طواف کے شروع میں ''استقبال اور استلام'' ہوگا پھر ہر چکر میں حجرِ اسود کے سامنے سے گزرتے وقت ''استلام'' کیا جائے گا۔ حج و عمرہ کے طواف (نہ کہ نفلی طواف) میں ''رمل'' اور ''اضطباع'' بھی ہوتا ہے۔ رمل صرف پہلے تین چکروں میں اور اضطباع پورے سات چکروں میں۔ طواف مکمل ہوتے ہی اضطباع ختم کر دینا چاہیے۔
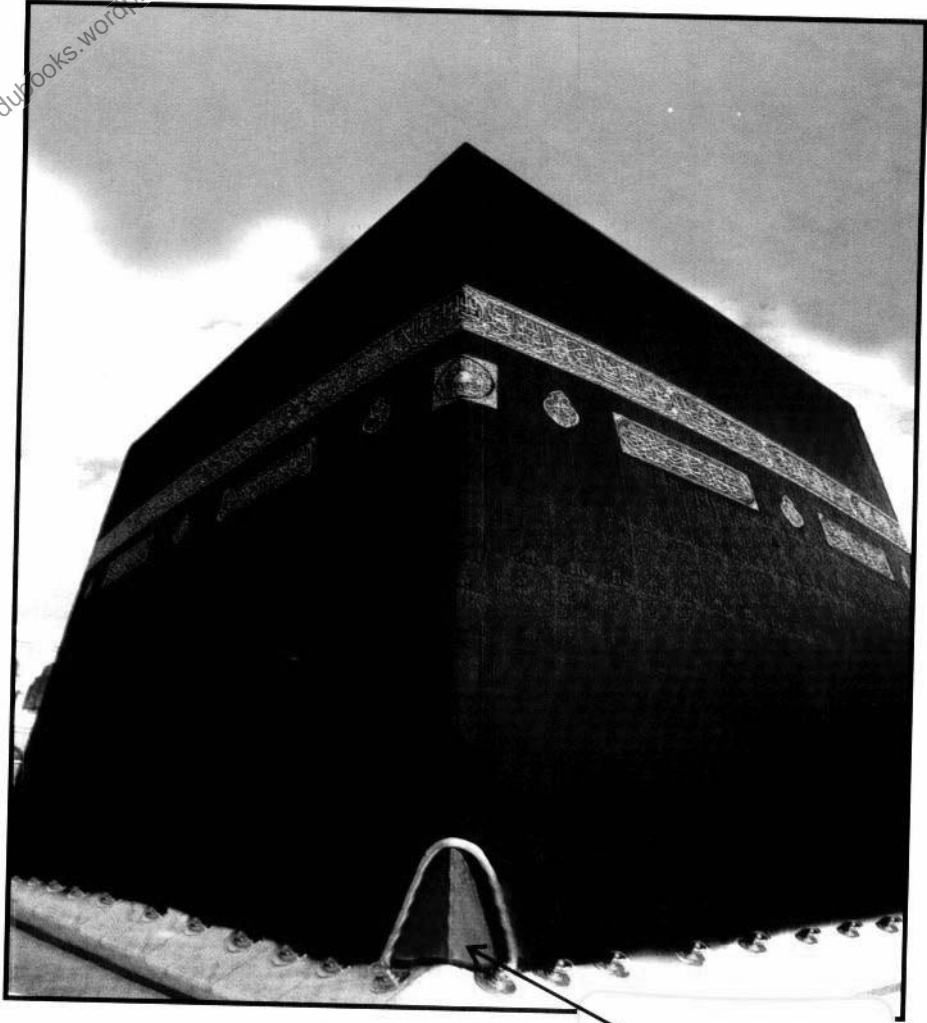
خانہ کعبہ کا یہ کونہ رُکن یمانی کہلاتا ہے۔
طواف کے دوران اس کے سامنے سے
گزرتے وقت اگر ممکن ہو تو اس پر
دونوں ہاتھ یا صرف داہنا ہاتھ لگائیں،
بایاں ہاتھ نہ لگائیں۔ اس کو بوسہ نہیں
دیا جاتا نہ دور سے اشارہ کیا جاتا ہے۔
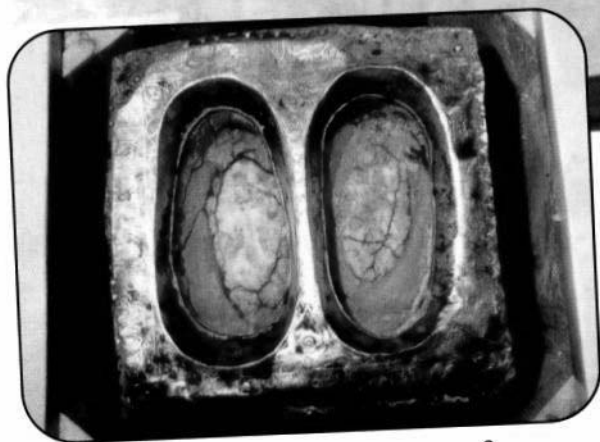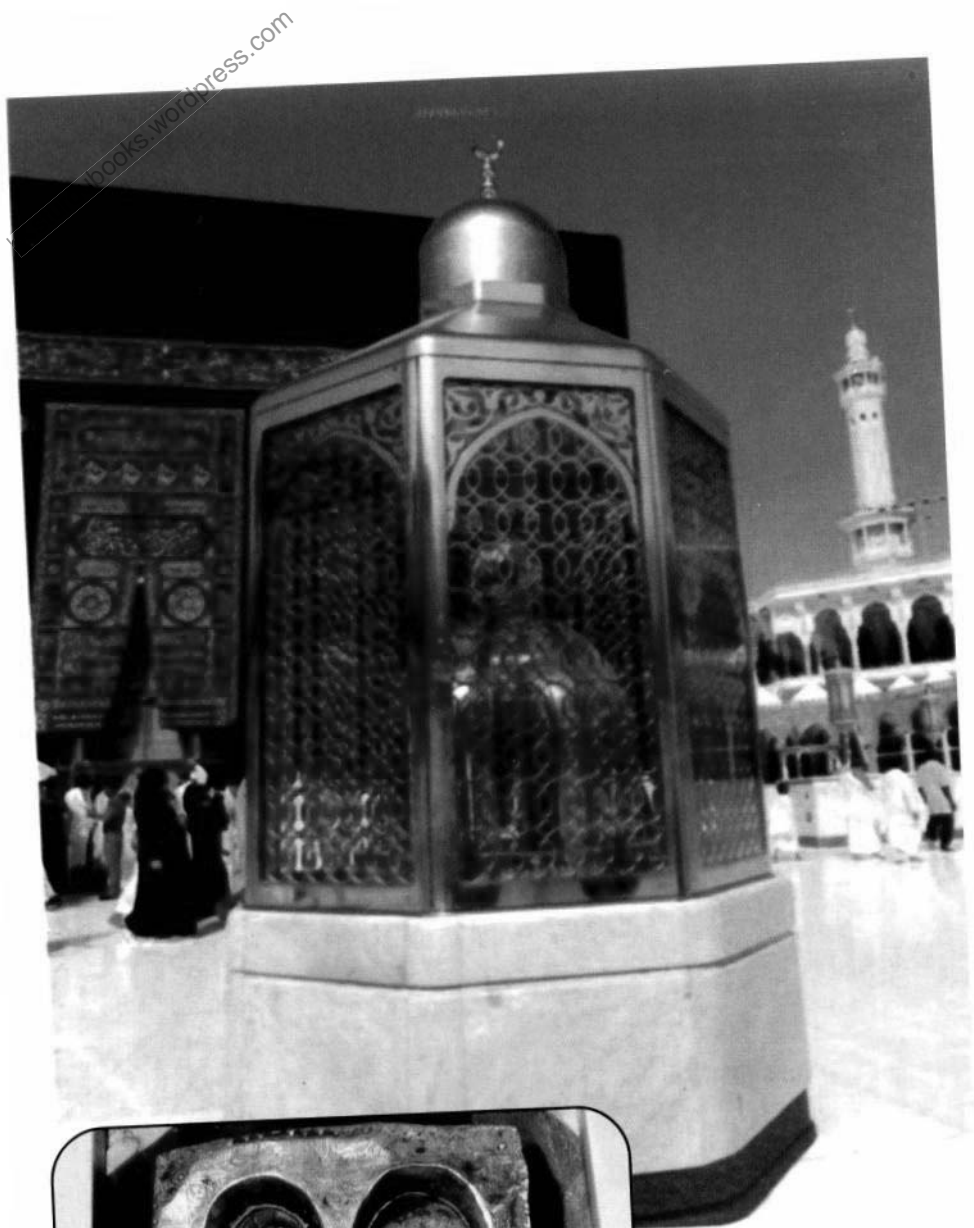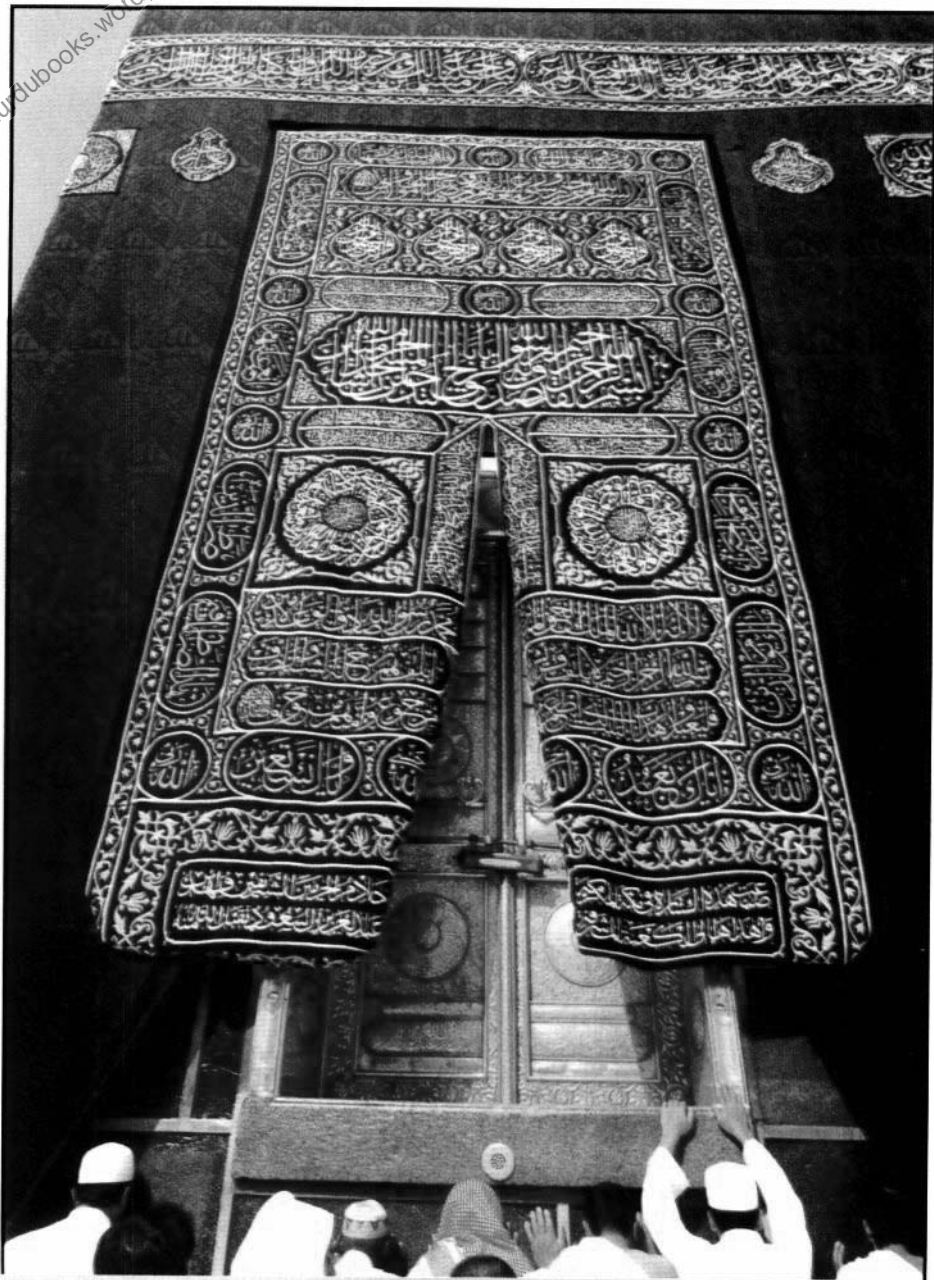
دنیا کے خالق و مالک کا آستانہ، وہ چوکھٹ جہاں سے کوئی خالی ہاتھ نہیں جاتا۔ اس جگہ پر پہنچ کر ندامت کے چند آنسو بہالینا خوش نصیبی کی معراج ہے۔ چونکہ یہاں نہایت اعلیٰ اور نفیس خوشبو لگی ہوتی ہے اور احرام کے دوران خوشبو منع ہے، اس لیے عازمین حج کو احرام کھل جانے کے بعد یہاں آ کر دل کے ارمان پورے کرنے چاہئیں۔

حجرِ اسود، ملتزم، مقامِ ابراہیم، زمزم اور صفا و مروہ بیت اللہ میں اس طرف واقع ہیں جیسے کہ تصویر میں نظر آ رہا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جانب اللہ پاک کی خصوصی رحمت متوجہ ہے۔

صفا مروہ کے درمیان سعی کرنے کی جگہ۔ جاتے ہوئے پہلا چکر اور آتے ہوئے دوسرا چکر شمار ہوتا ہے۔ اس طرح سے ساتویں چکر کا اختتام صفا پر ہوتا ہے۔ درمیان میں جہاں سبز لائٹیں نظر آ رہی ہیں ان کے درمیان ہلکے دوڑنا چاہیے۔ نشان والی ٹائلیں صفا پہاڑ کے اوپر ہیں اس لیے ان تک پہنچنے سے چکر مکمل ہوجاتا ہے۔

حطیم میں نصب بیت اللہ کا پرنالہ جسے ''میزاب رحمت'' کہتے ہیں۔
اس کے نیچے مانگی گئی دعا قبول ہوتی ہے۔
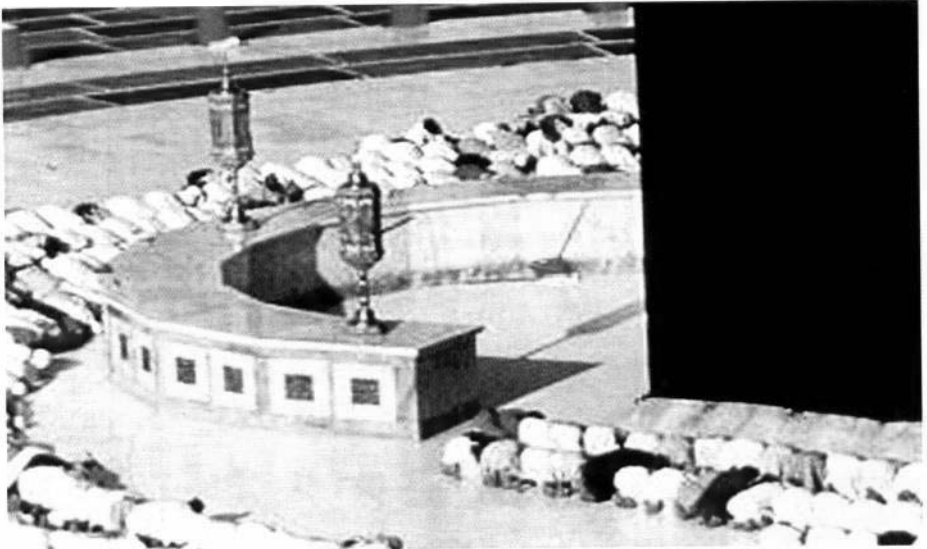
حطیم: نصف دائرہ کی شکل میں نظر آنے والی اس جگہ میں سے تقریباً دس فٹ بیت اللہ کا حصہ ہے لہٰذا اس کے باہر باہر سے طواف کرنا چاہیے۔ اس کے اندر مذکورہ حدود میں نماز پڑھنا بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنے کے مترادف ہے۔

مفتاح الكعبة المشرفة
يحمل تاريخ [illegible] هجرية ، وهو من صنع الياس بن أحمد المكي ، ويوجد بمتحف توبكابي ، اسطنبول ، تركيا
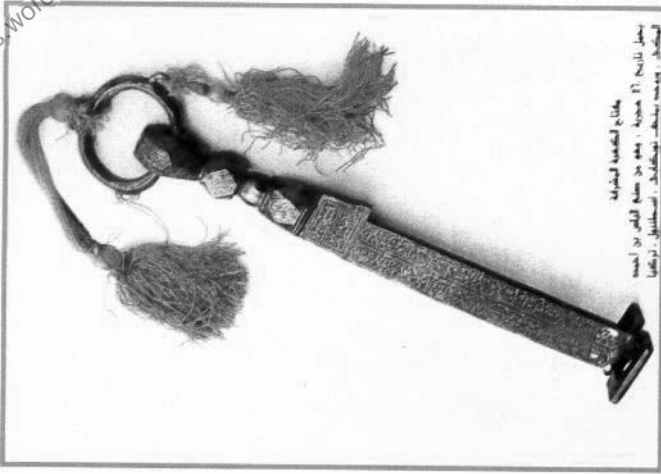
بیت اللہ کی ایک قدیم چابی جو ترکی کے توپ کاپی عجائب گھر میں موجود ہے

خانہ کعبہ کا یہ کونہ رُکن یمانی کہلاتا ہے۔ طواف کے دوران اس کے سامنے سے گزرتے وقت اگر ممکن ہوتو اس پر دونوں ہاتھ یا صرف داہنا ہاتھ لگائیں، بایاں ہاتھ نہ لگائیں۔ اس کو بوسہ نہیں دیا جاتا نہ دور سے اشارہ کیا جاتا ہے۔

مسجد الجن: یہ اس مقام پر تعمیر کی گئی ہے جہاں عراق کی ایک جگہ "نصیبین" سے آئے ہوئے جنات نے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پڑھتے سنا اور متاثر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے تھے۔
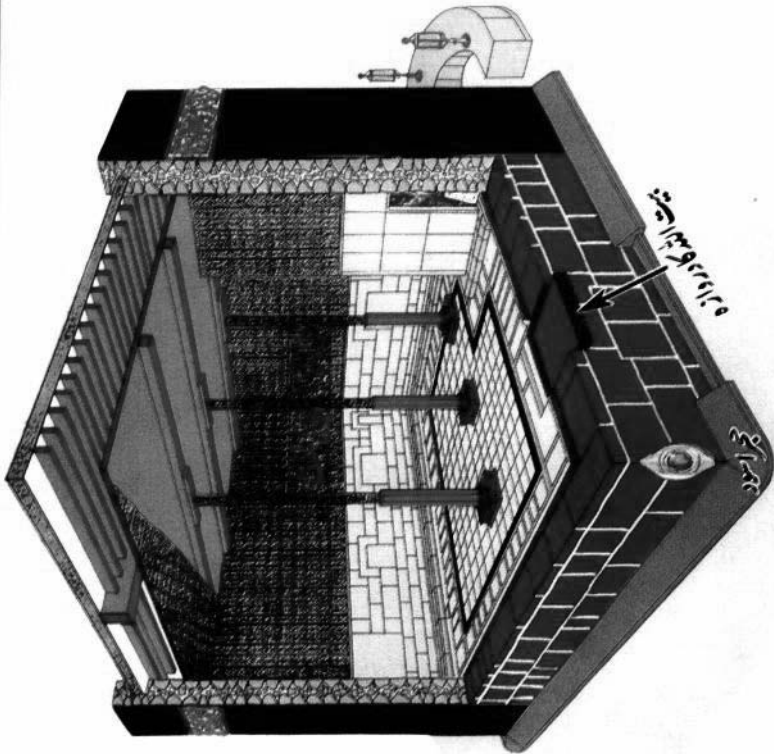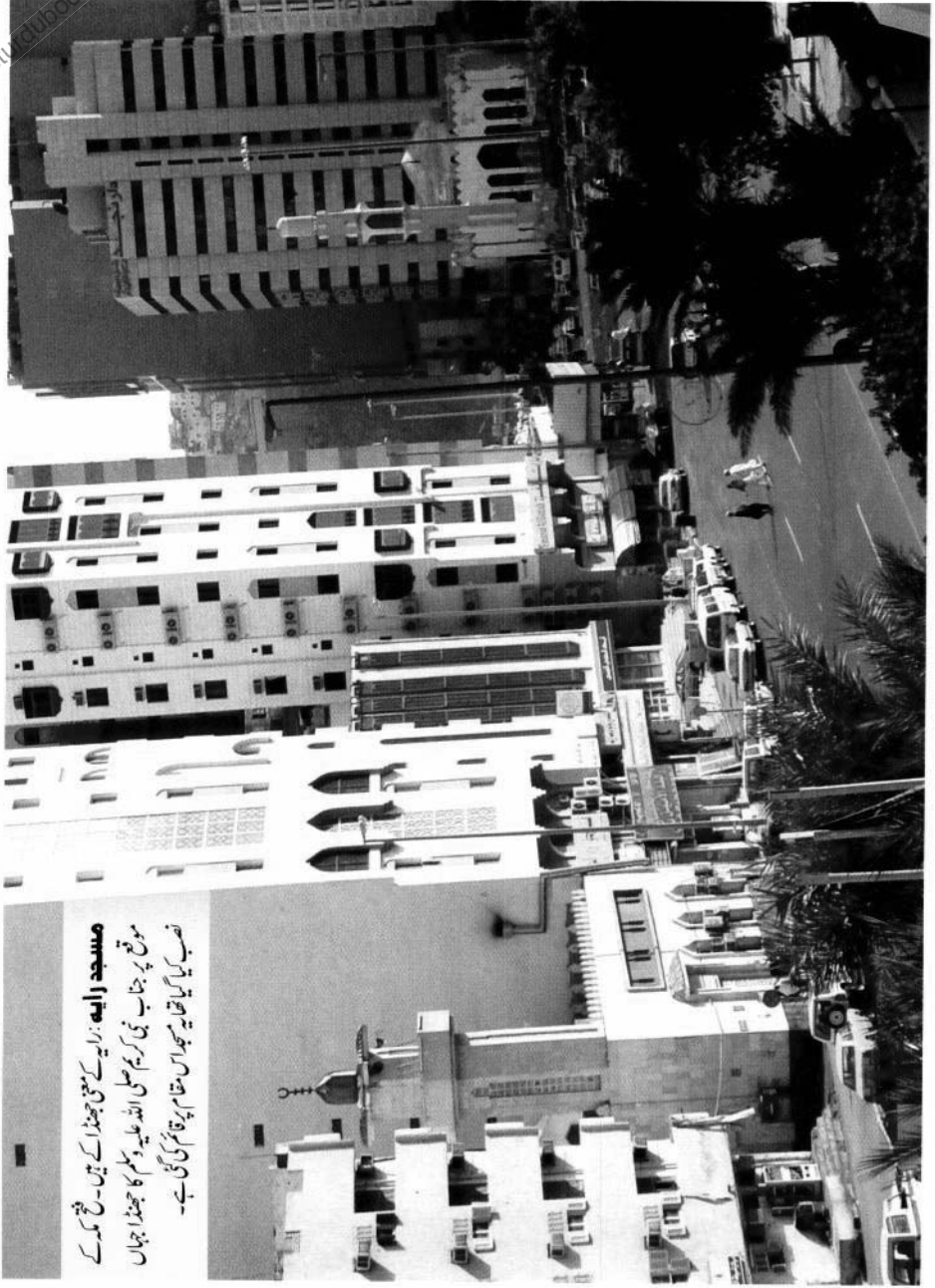
مسجد رایہ: رایہ کے معنی جھنڈا کے ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا جہاں نصب کیا گیا تھا یہ مسجد اس مقام پر قائم کی گئی ہے۔
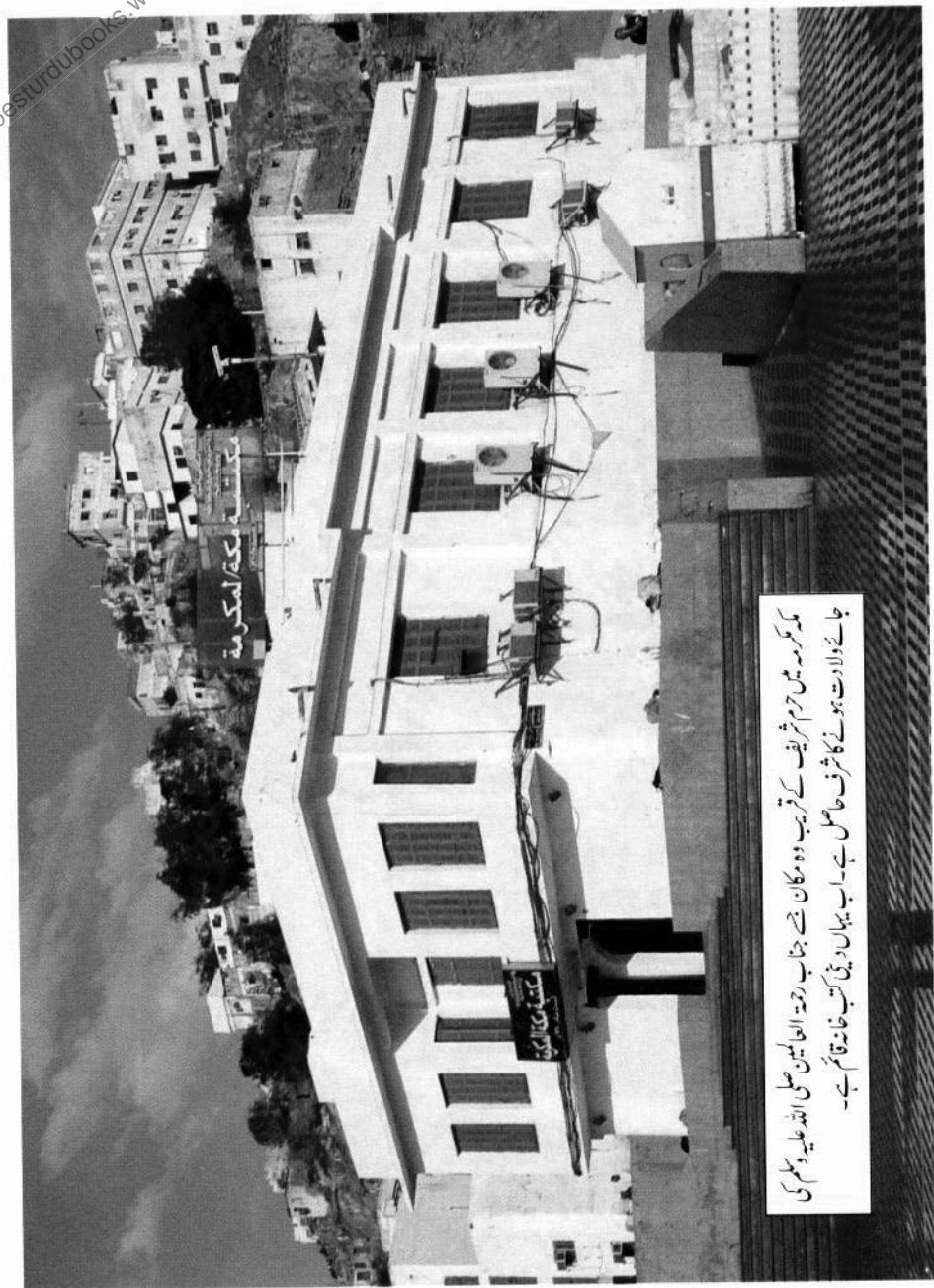
مکہ مکرمہ میں حرم شریف کے قریب وہ مکان جسے جناب رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے ولادت ہونے کا شرف حاصل ہے۔اب یہاں دینی کتب خانہ قائم ہے۔
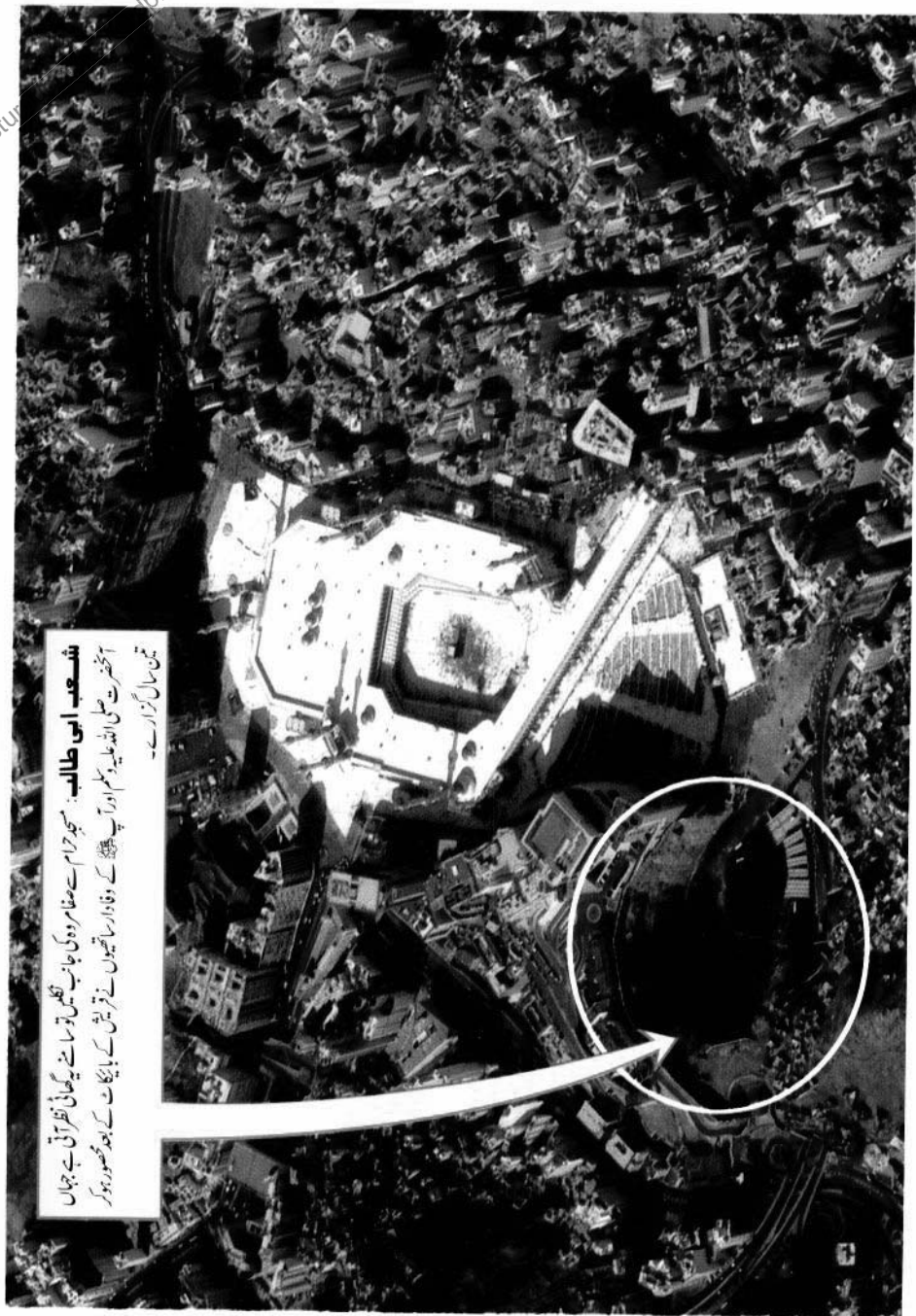
شعب ابی طالب: مسجدِ حرام سے صفا مروہ کی جانب نکلیں تو سامنے یہ گھاٹی نظر آتی ہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ ﷺ کے وفادار ساتھیوں نے قریش کے بائیکاٹ کے بعد محصور ہو کر تین سال گزارے۔

مکہ مکرمہ کے تاریخی قبرستان ''جنت المعلیٰ''میں سنت کے مطابق بنی ہوئی قبریں۔ تمام مسلمانوں کو اپنے علاقوں کے قبرستان اسی مسنون طریقے کے مطابق بنانے چاہئیں۔ یہاں آکر اہلِ قبور کے لیے دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کرنا چاہیے۔

مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان نہر زبیدہ کے ذریعے طائف کے پہاڑوں سے ٹھنڈا پانی حجاج کرام کی سہولت کے لیے عرفات کو پہنچایا گیا تھا۔ یہ نہر فنِ تعمیر کا نادر عجوبہ اور رفاہی کاموں کے ذوق کی نادر مثال ہے۔

غارِ ثور: جہاں ہجرت کے موقع پر نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم شاندار حکمت عملی سے کام لیتے ہوئے تین دن تک اپنے یارِ غار جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ روپوش رہے۔
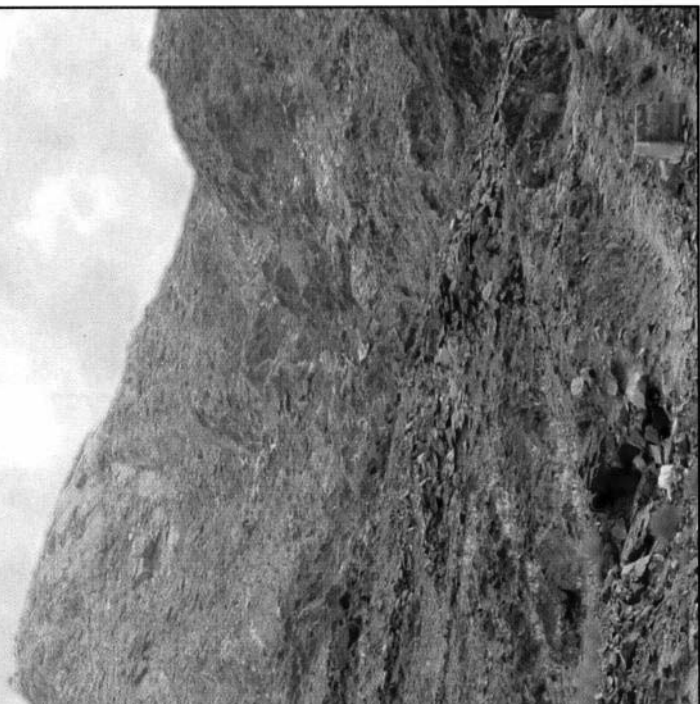
جبل نور میں واقع غارِ حرا: نبوت سے قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تنہائی میں عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ یہیں آپ پر پہلی وحی نازل ہوئی، روشنی کی کرنیں پھوٹیں اور چارسو چھائی جہالت کا خاتمہ ہوا۔
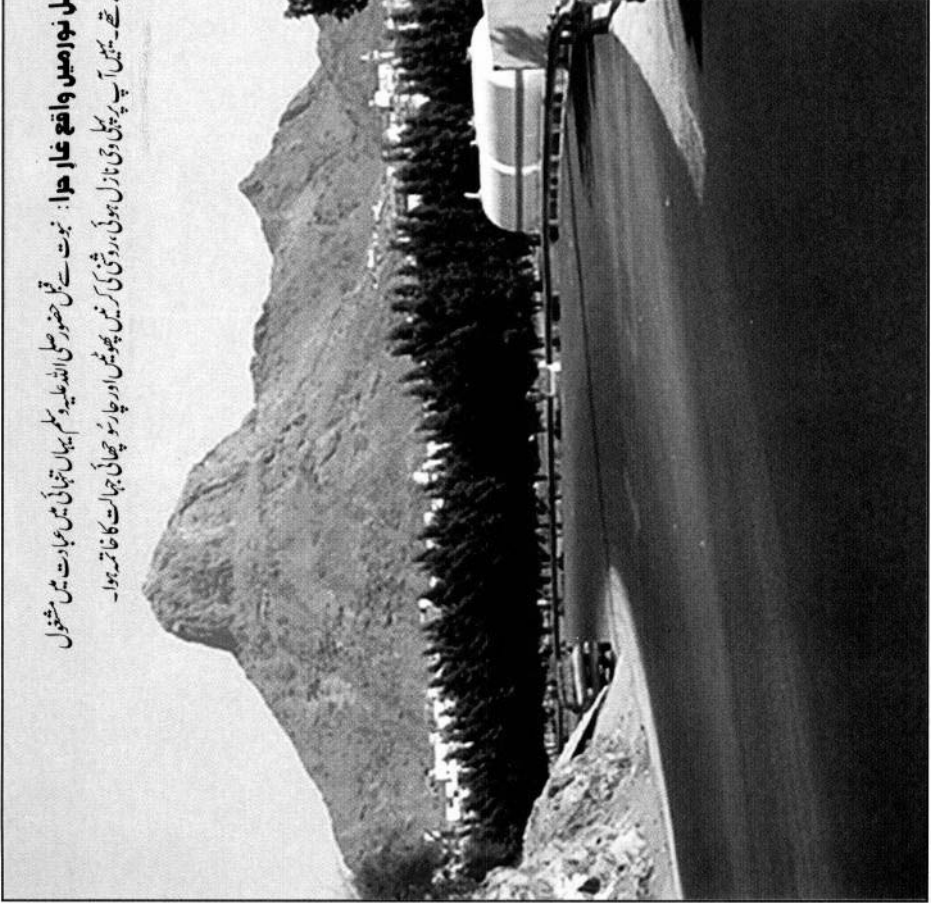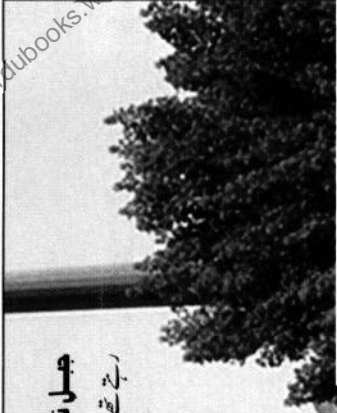
مسجد خیف: وادی منیٰ میں حجاج کے خیموں کے درمیان واقع خوبصورت مسجد ایمان افروز منظر پیش کررہی ہے۔
اس مسجد میں ستر انبیاء کرام علیہم السلام نے نمازیں پڑھی ہیں اور ایک روایت کے مطابق یہ محترم ہستیاں یہاں مدفون ہیں۔
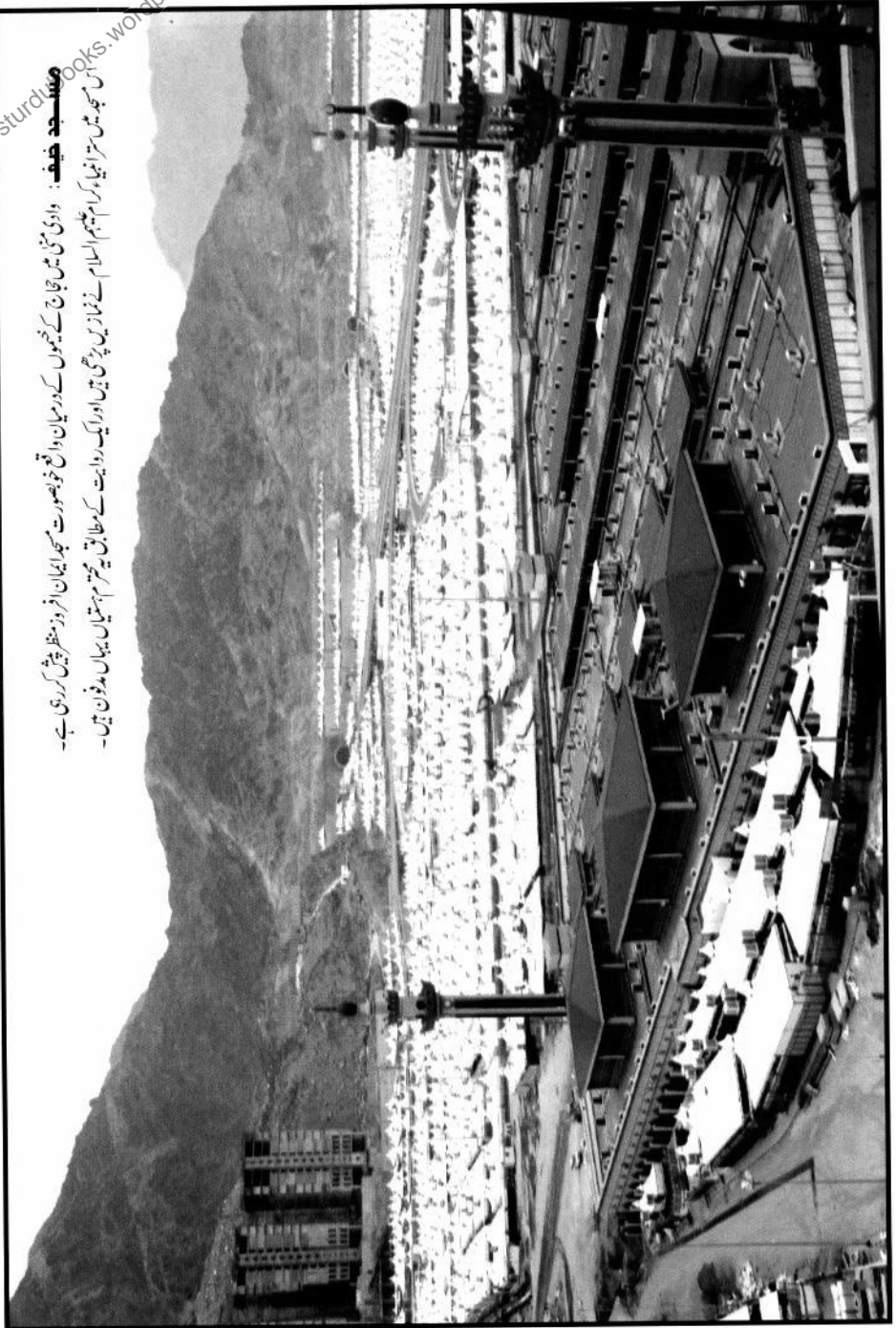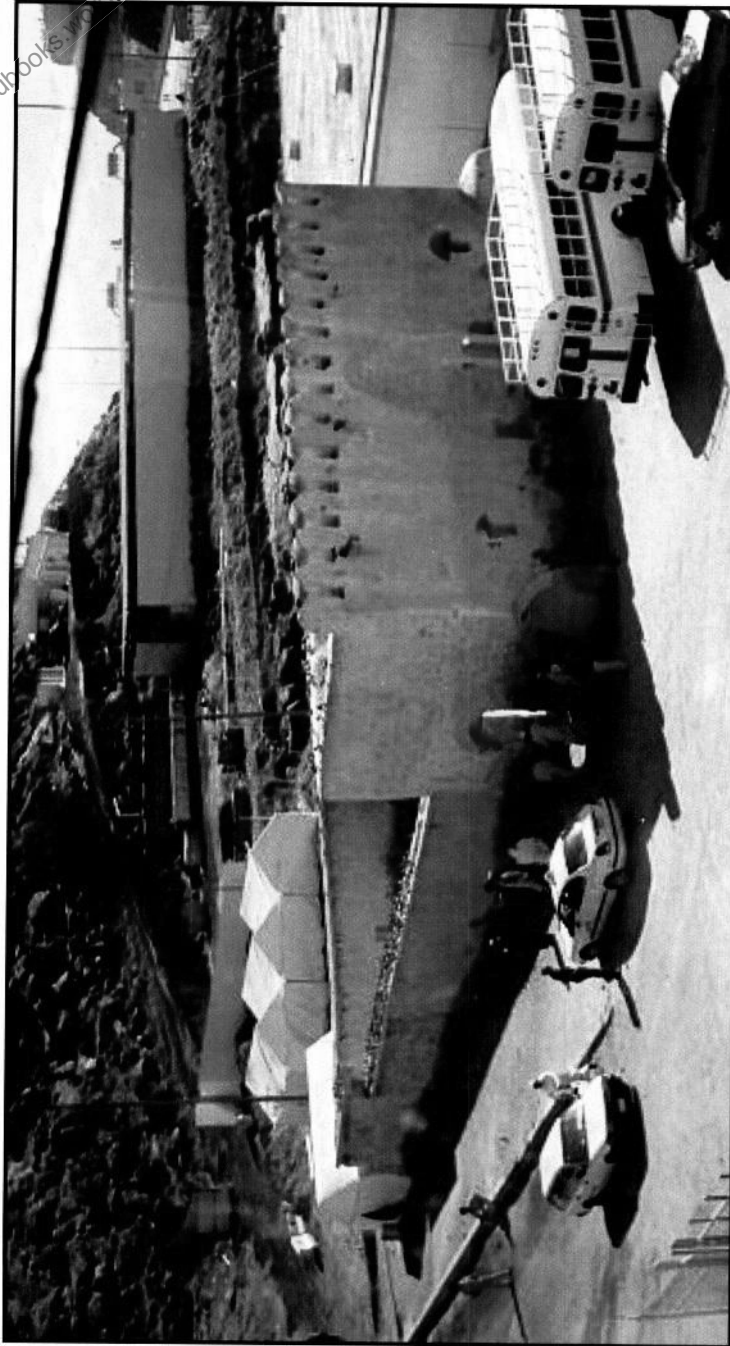
مسجد البیعت: منیٰ میں واقع یہ مسجد اس جگہ تعمیر کی گئی ہے جہاں مدینہ منورہ سے آنے والے صحابہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر ایمان، نصرت اور جہاد کی بیعت کی تھی۔ مسجد کی قدیم تعمیر کا کتبہ بھی دکھائی دے رہا ہے۔

مسجدِ نمرہ اور اس میں لگے ہوئے تنبیہی بورڈ جو حدودِ عرفات کو ظاہر کر رہے ہیں۔ مسجدِ نمرہ کا کچھ حصہ اور محراب کے باہر جو خالی جگہ ہے یہ حدودِ عرفات سے باہر ہے۔ اگر حدودِ عرفات کے باہر وقوف کیا اور وقوف کے وقت میں حدود کے اندر ایک لمحے کے لیے بھی نہ آیا تو حج نہ ہوگا۔

PERHATIAN
PARA JE MAAH HAJI YANGMULIA
DISINI PERBATASAN TANAHARFAH
SIABAYANG MEL AKUKAN WUKUF
DI BEL AKANG DILUAR BERBATASAN INI
DIABERADA DIWAI URUNAH CLUAR
ARAFAH DANTIDAK SAN HAJINYA

CAUTION
BROTHER HADJ
THIS IS THE LIMIT OF ARAFAT
PLEASE DO NOT STAND BEHIND
OTHER WISE YOU WILL
BE IN WADI ORANAH AND
ORFFIT YOUR HADJ

ATTENTSN
FREES PELERINS CELLES
CI SONT LESLIMITES D ARAFAT
QUICONQUE LESDEPASSE
POUR D ARRETER DERRIERE SE
TROUVE PANS LA VALLEED OURANA ET
SON PELERINAGEEST DONCA NNULE

میدانِ عرفات میں جبل رحمت کے گرد توحید و رسالت کے پروانے جمع ہیں۔ وقوف عرفہ کا وقت زندگی کے قیمتی ترین لمحات ہوتے ہیں۔
ان میں پوری توجہ اور آہ وزاری کے ساتھ دعا و مناجات میں مشغول رہنا چاہیے۔
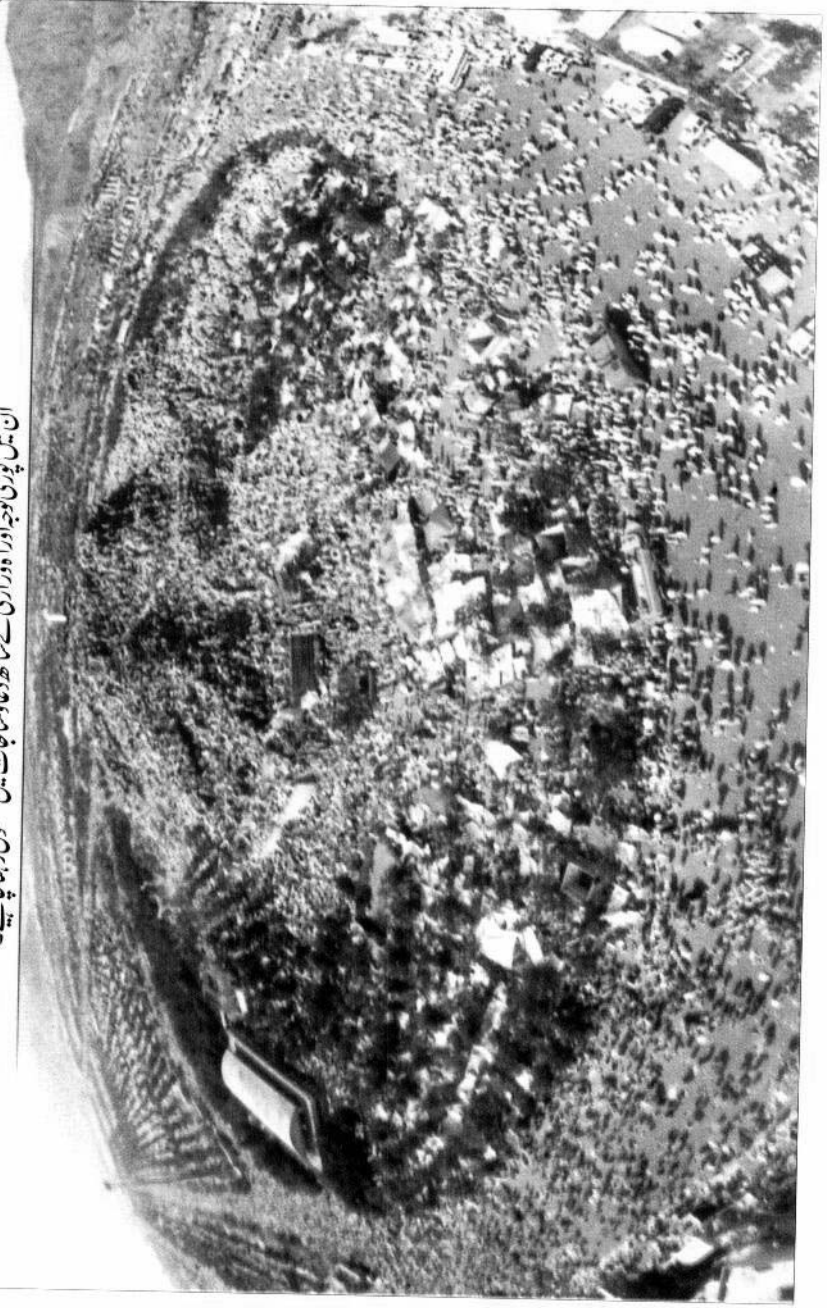
مزدلفہ کی وادی جہاں عازمینِ حج عرفات سے واپسی پر ۱۰ ذی الحجہ یوم عیدالاضحیٰ کی صبح فجر کے بعد سے لے کر آفتاب طلوع ہونے سے ذرا پہلے تک وقوف کرتے ہیں۔ درمیان میں مسجد المشعر الحرام نظر آرہی ہے۔ منیٰ میں رمی کے لیے ۴۹ کنکریاں (اور اگر چاہیں تو ۷۰ کنکریاں) یہاں سے چن لیں۔

احتیاطاً کچھ کنکریاں زائد لینی چاہییں۔

وادی محسرؐ: مزدلفہ کے قریب اس وادی تک جب ابرہہ کا لشکر آ پہنچا تو ابابیلوں نے کنکریاں برسا کر افریقہ کے دیو پیکر ہاتھیوں کو روندے ہوئے بھوسے کی مانند بنا ڈالا۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غصے سے ہر وقت پناہ مانگتے رہنا چاہیے۔

جمرہ :وہ جگہ جہاں شیطان نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نیک کام سے بہکانے کی کوشش کی تھی اور آپ نے کنکری مار کر اس کو دھتکار دیا تھا۔ یہاں کنکری خود مارنی چاہیے۔ بغیر کسی ایسے عذر کے جس کی وجہ سے چل کے یہاں نہ آسکتا ہو، کسی کو نائب بنانا درست نہیں۔ ستون کے گرد بنے ہوئے دائرے میں کنکری گرنے سے رمی ہو جاتی ہے، جو کنکری اس سے باہر گری وہ دوبارہ مارنی ہوگی۔

عید کا پہلا دن: صرف بڑا ستون۔

دوسرا اور تیسرا (اور اگر چاہیں تو چوتھا) دن: تینوں ستون۔
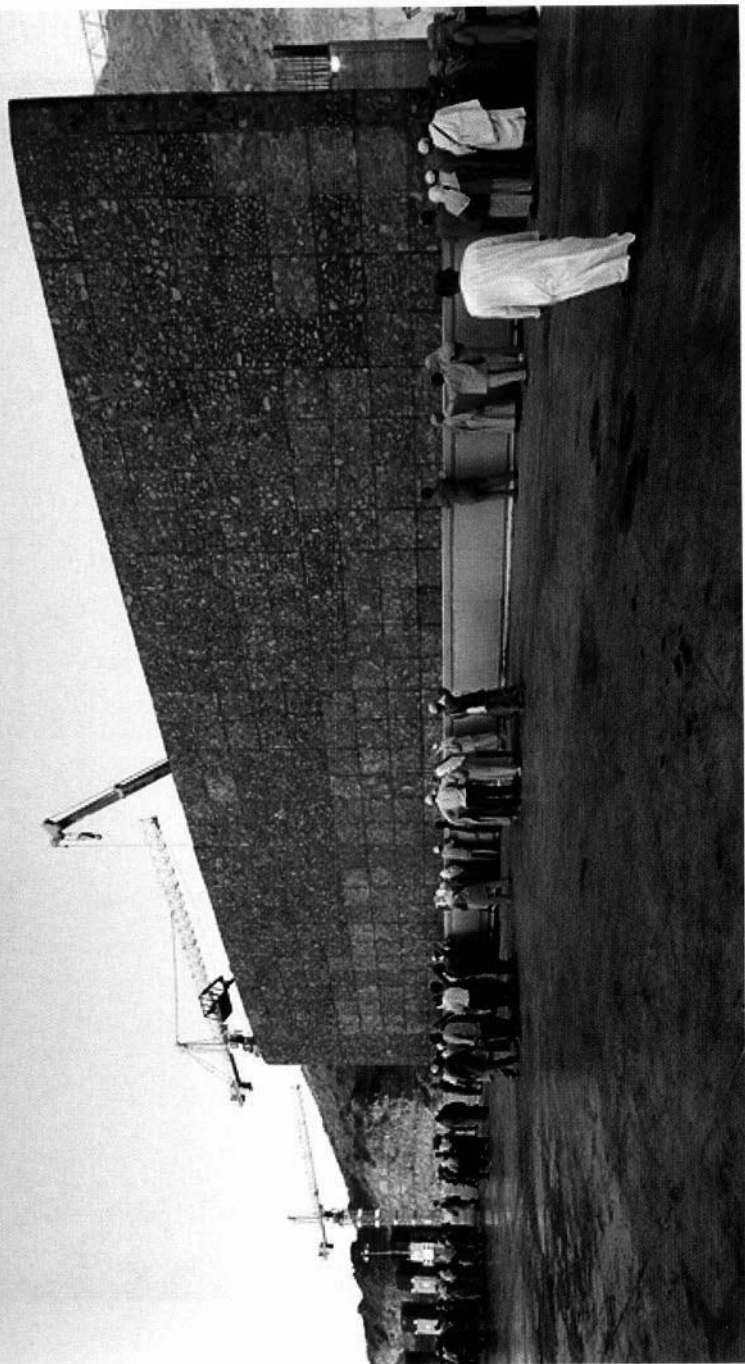
اللّٰھم صل علی محمد وعلی اٰل محمد
کما صلیت علی ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم
انک حمید مجید
اللّٰھم بارک علی محمد وعلی اٰل محمد
کما بارکت علی ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم
انک حمید مجید
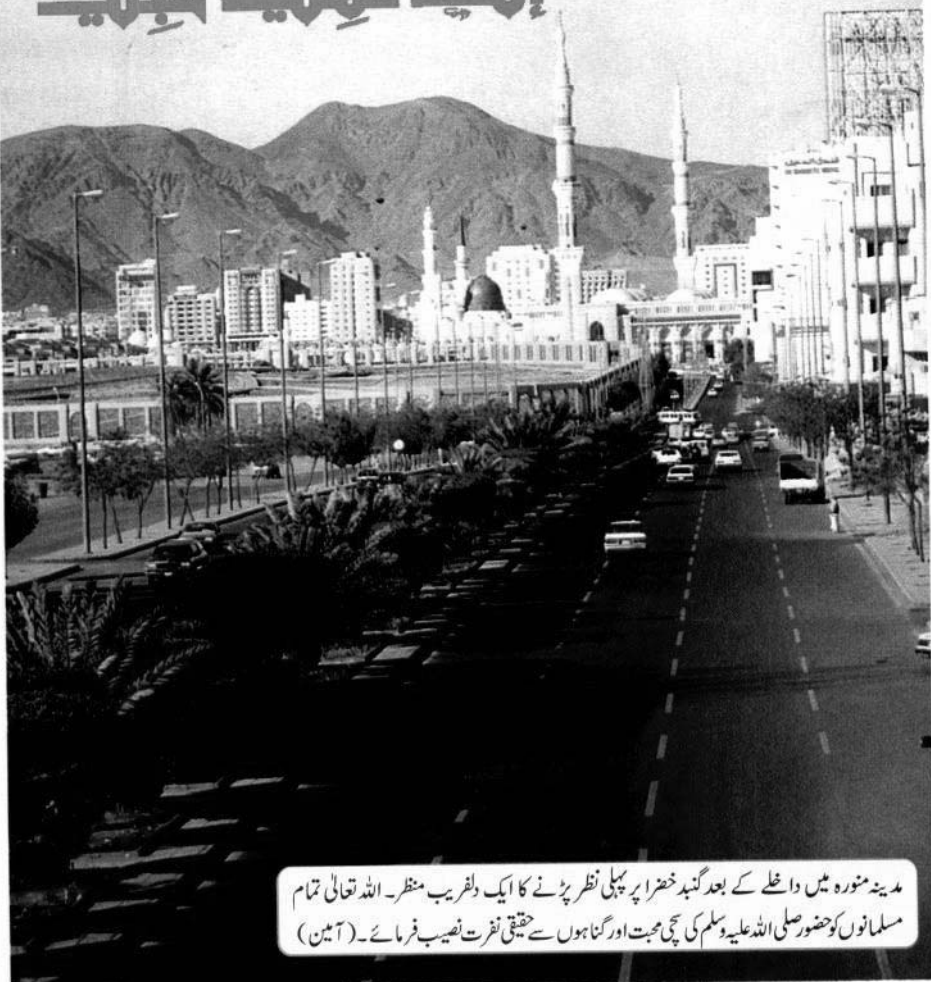
مدینہ منورہ میں داخلے کے بعد گنبد خضرا پر پہلی نظر پڑنے کا ایک دلفریب منظر۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت اور گناہوں سے حقیقی نفرت نصیب فرمائے۔ (آمین)

مسلمانوں کی محبت وعقیدت کے محور گنبد خضرا کا ایمان افروز منظر، مدینہ منورہ میں
قیام کے دوران کثرت سے درود شریف پڑھتے رہنا چاہیے۔
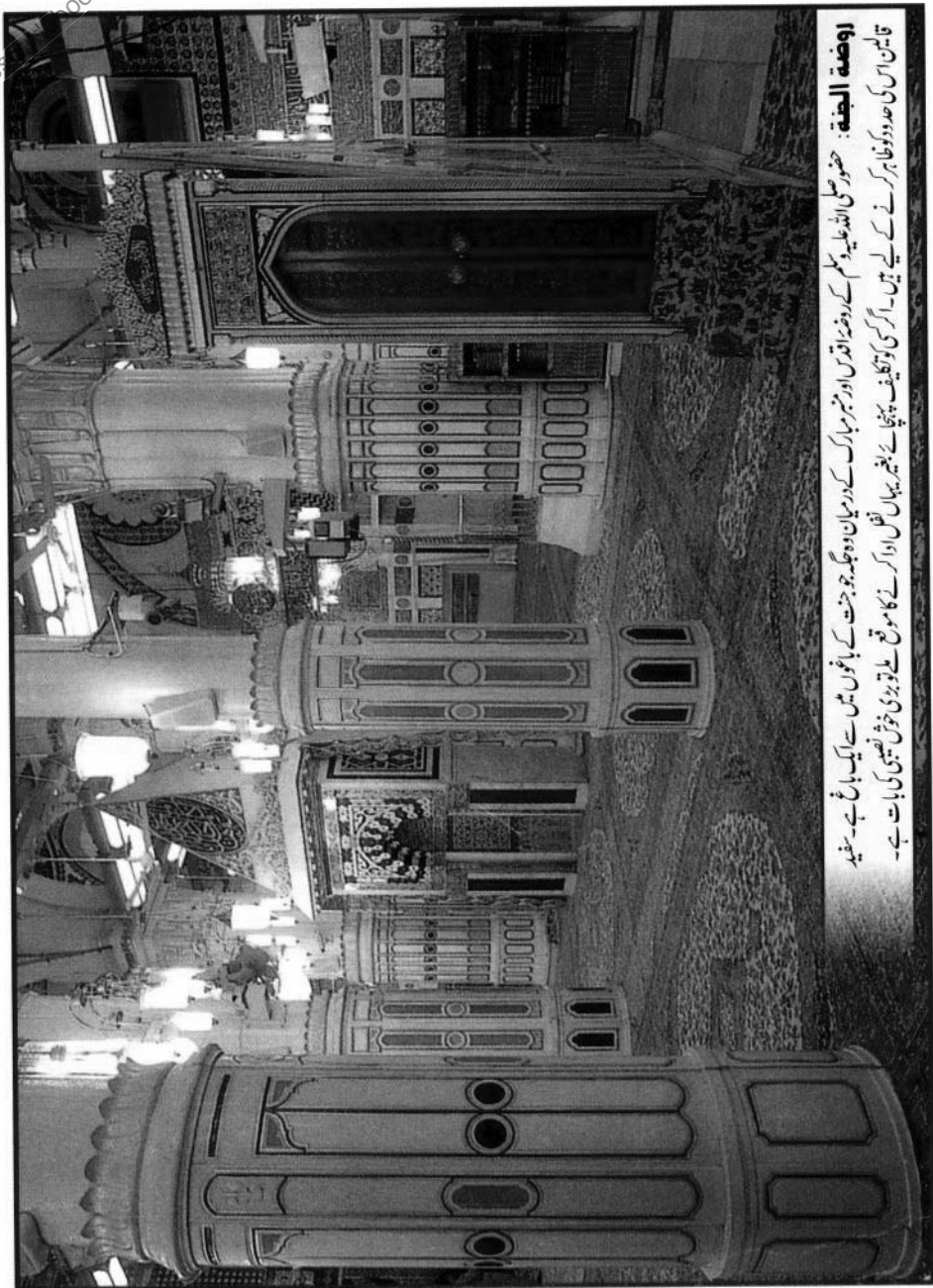
روضة الجنة: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس اور منبر مبارک کے درمیان وہ جگہ جو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ سفید قالین اس کی حدود کو ظاہر کرنے کے لیے ہیں۔ اگر کسی کو تکلیف پہنچائے بغیر یہاں نفل ادا کرنے کا موقع ملے تو بڑی خوش نصیبی کی بات ہے۔

یہ تصویر مواجہہ شریف کی ہے یعنی جہاں چہرہ مبارک کی طرف سے سلام عرض کرنے کے لیے حاضر ہوتے ہیں

مدینہ منورہ کا قبرستان جنت البقیع: پہلے یہ شہر سے باہر تھا مگر اب چونکہ مسجدِ نبوی تقریباً اس تمام رقبے تک وسیع ہو چکی ہے جہاں مدینہ شہر تھا۔ اس لیے یہ قبرستان مسجدِ نبوی کے ساتھ متصل ہو گیا ہے۔ سنت کے مطابق بنی ہوئی قبریں بہادر دے رہی ہیں۔
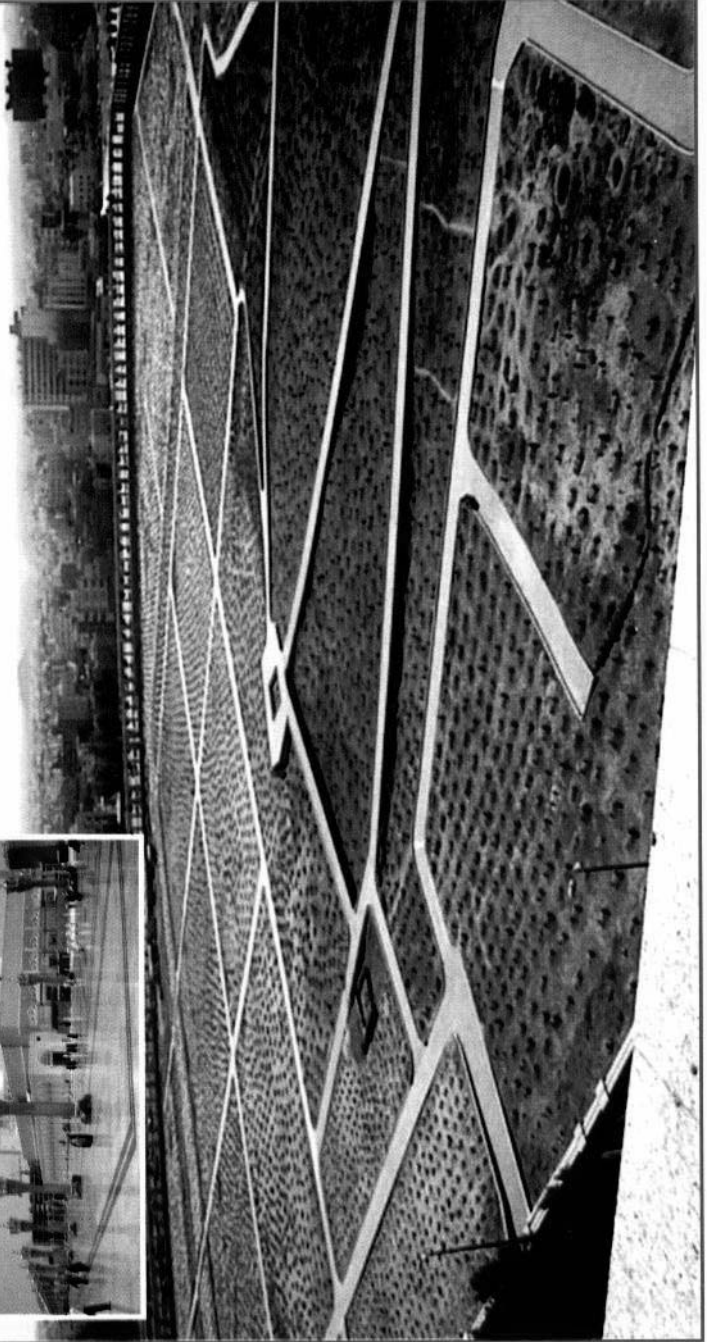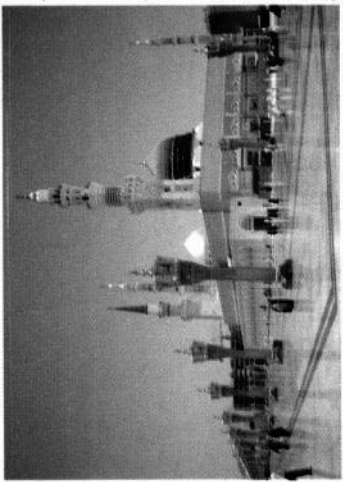
مسجدِ قباء: اسلام کی پہلی مسجد اور پاکیزہ بدن و پاکیزہ قلب لوگوں کی جائے عبادت،
یہاں پڑھی گئی دو رکعت کا ثواب عمرے جتنا ملتا ہے۔
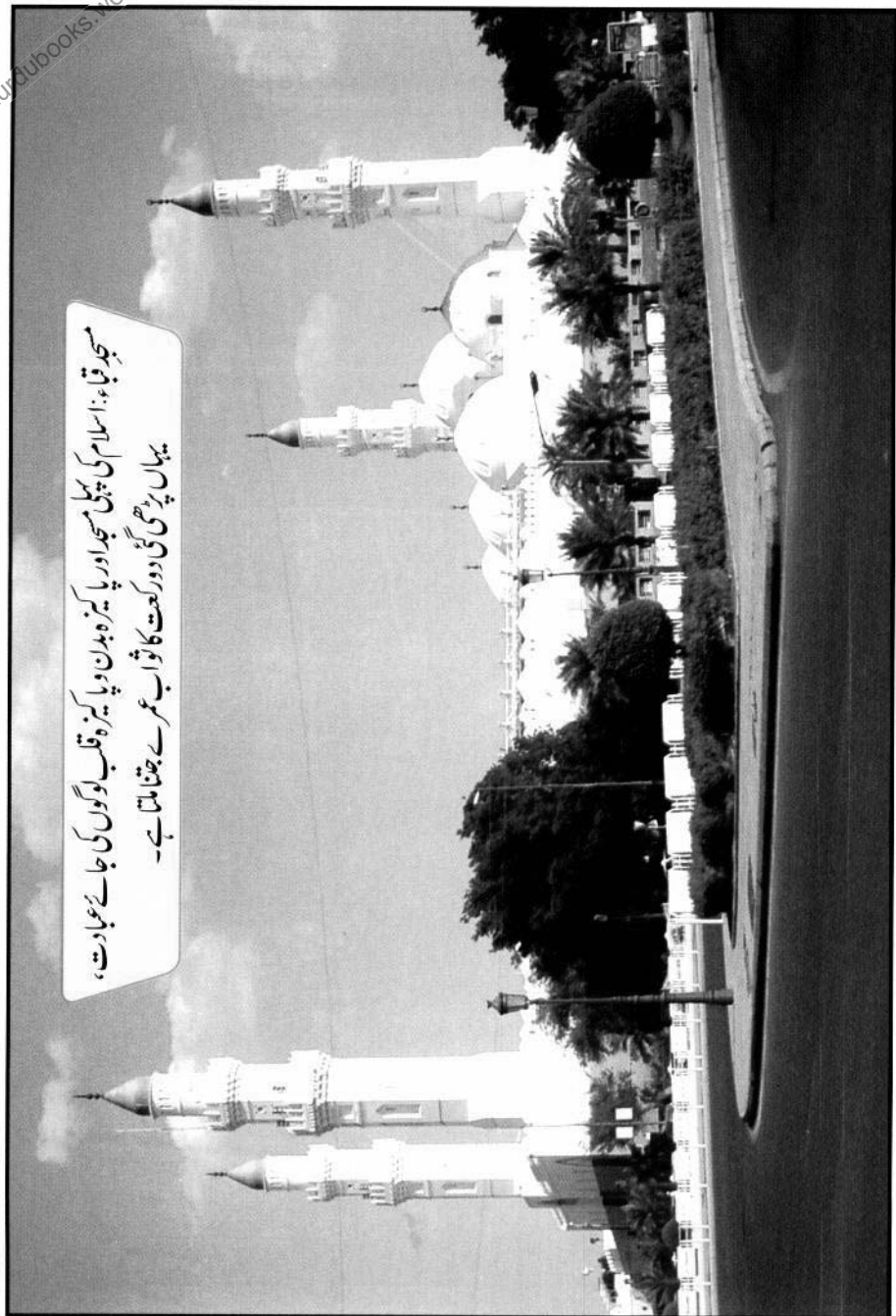
احد کے دامن میں شہداءِ اُحد کی آرام گاہیں اس ایک احاطے میں موجود ہیں۔
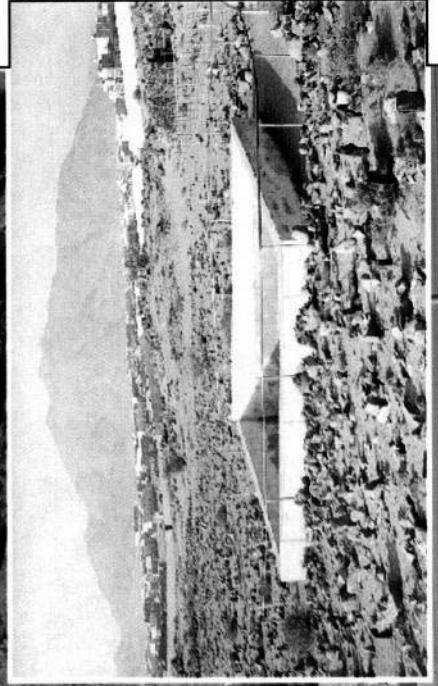
جبلِ اُحد کے دامن میں شہداء اُحد کی قبور اور مسجد سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ،
چھوٹی تصویر میں آپ کی قبر مبارک نظر آ رہی ہے
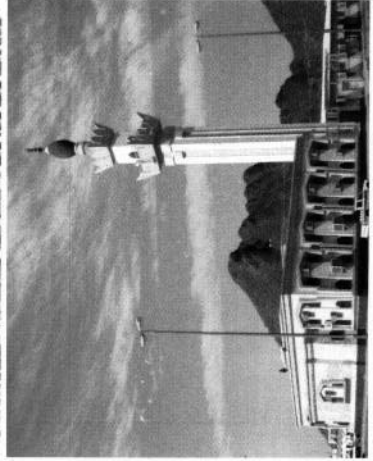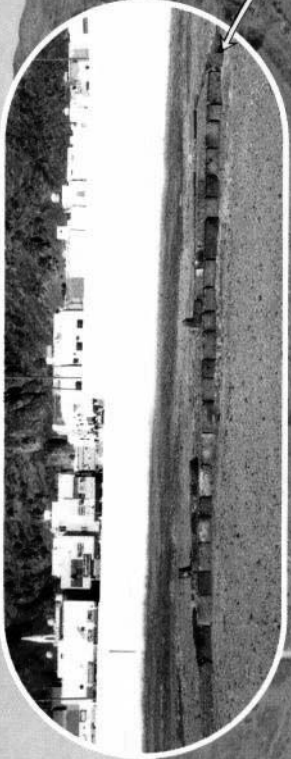
مسجد جمعہ: جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لا رہے تھے تو مدینہ منورہ کے قریب یہاں جمعہ کا وقت ہوگیا۔ یہاں اسلام کا پہلا جمعہ پڑھا گیا۔

مسجد قبلتین: اس مسجد میں صحابہ کرام بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے کہ انہیں معلوم ہوا کہ قبلہ بیت اللہ کی طرف تبدیل ہو گیا ہے۔ انہوں نے یہ سن کر ہی نماز ہی میں بیت اللہ کی طرف رُخ کر لیا اس لیے اسے مسجدِ قبلتین یعنی دو قبلوں والی مسجد کہتے ہیں۔
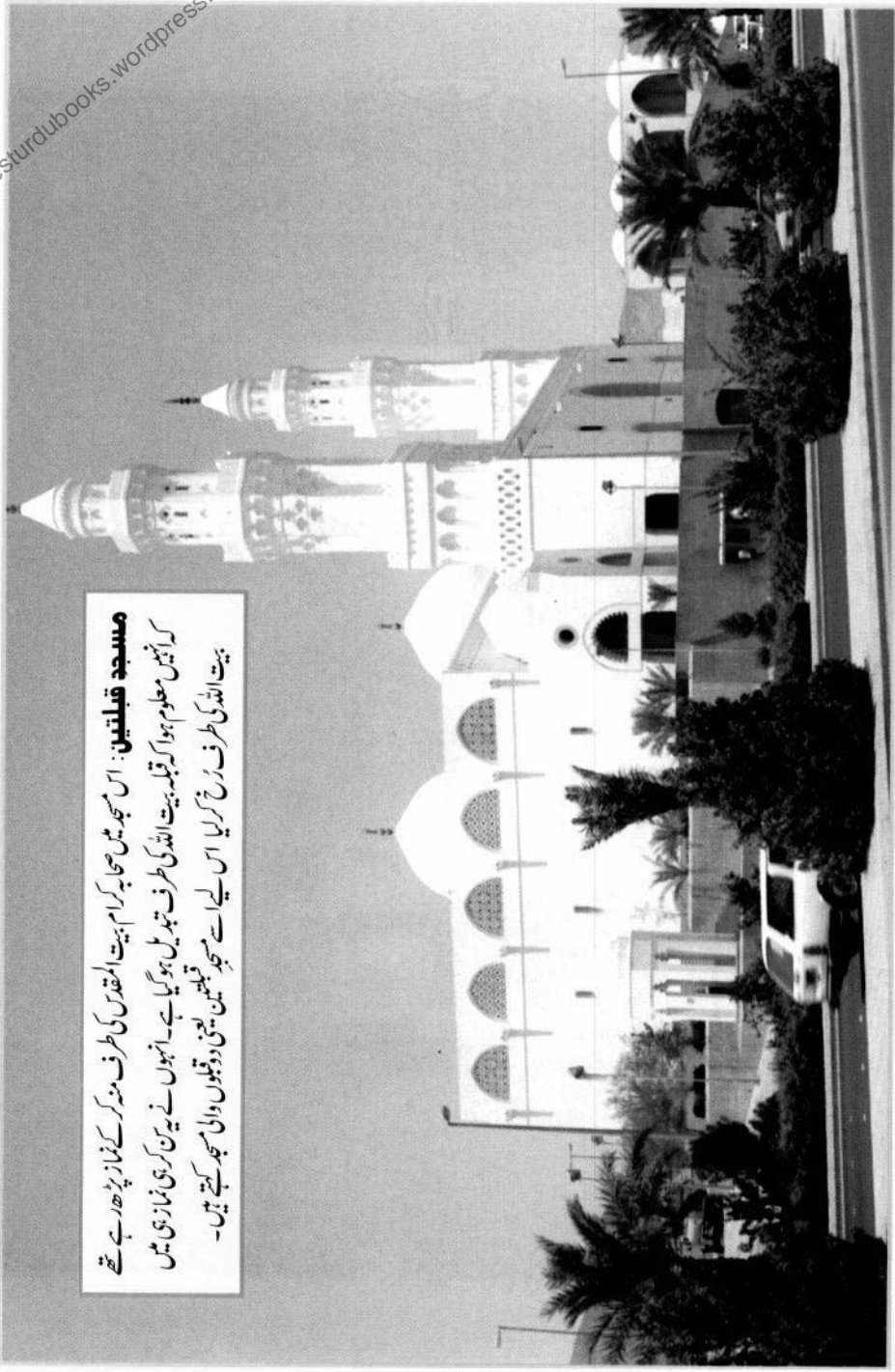
مسجد غمامہ: مسجد نبوی کے جنوب میں ۳۰۵ میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں آخری سالوں میں عید کی نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔
تاریخی کتابوں میں اس کا نام ''مسجد مصلیٰ''، یعنی عیدگاہ والی مسجد ہے۔
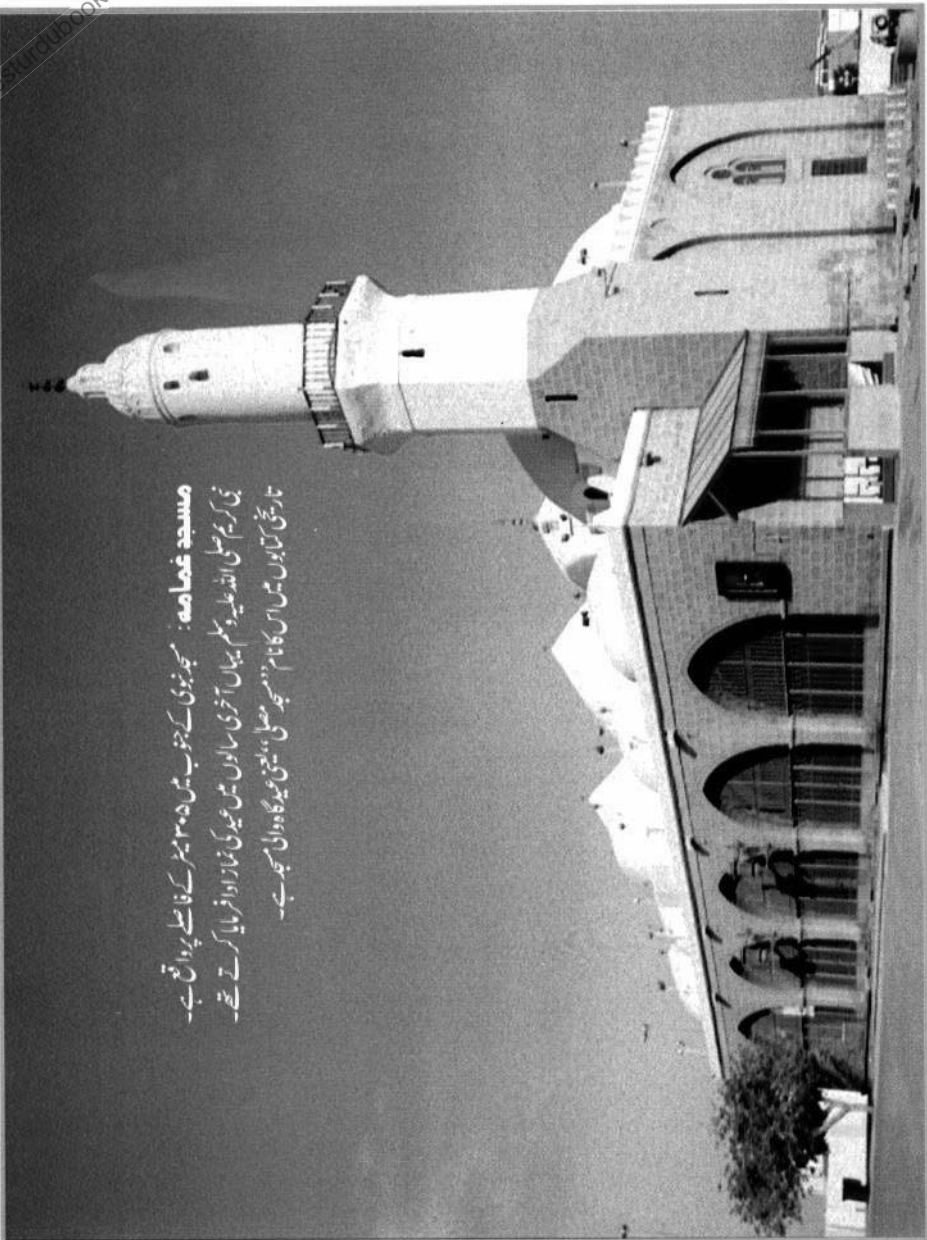
مسجد اجابہ، یعنی قبولیت دعا کی مسجد: یہ مسجد نبوی سے ۸۵۰ میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ صحیح مسلم شریف کی حدیث کے مطابق ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ یہاں سے گزرتے ہوئے دو رکعت نماز پڑھ کر طویل دعا کی اور فرمایا: ''میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں جن میں سے دو قبول ہوگئیں، میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری امت قحط سالی کی وجہ سے تباہ نہ ہو نیز امت غرق ہو کر تباہ نہ ہو۔ یہ دونوں دعائیں قبول ہوگئیں۔ تیسری دعا یہ کہ میری امت باہمی لڑائی جھگڑے سے محفوظ رہے۔ یہ دعا قبول نہیں ہوئی''، ان دعاؤں کے بعد یہ مسجد، مسجد اجابہ کے نام سے مشہور ہوگئی۔
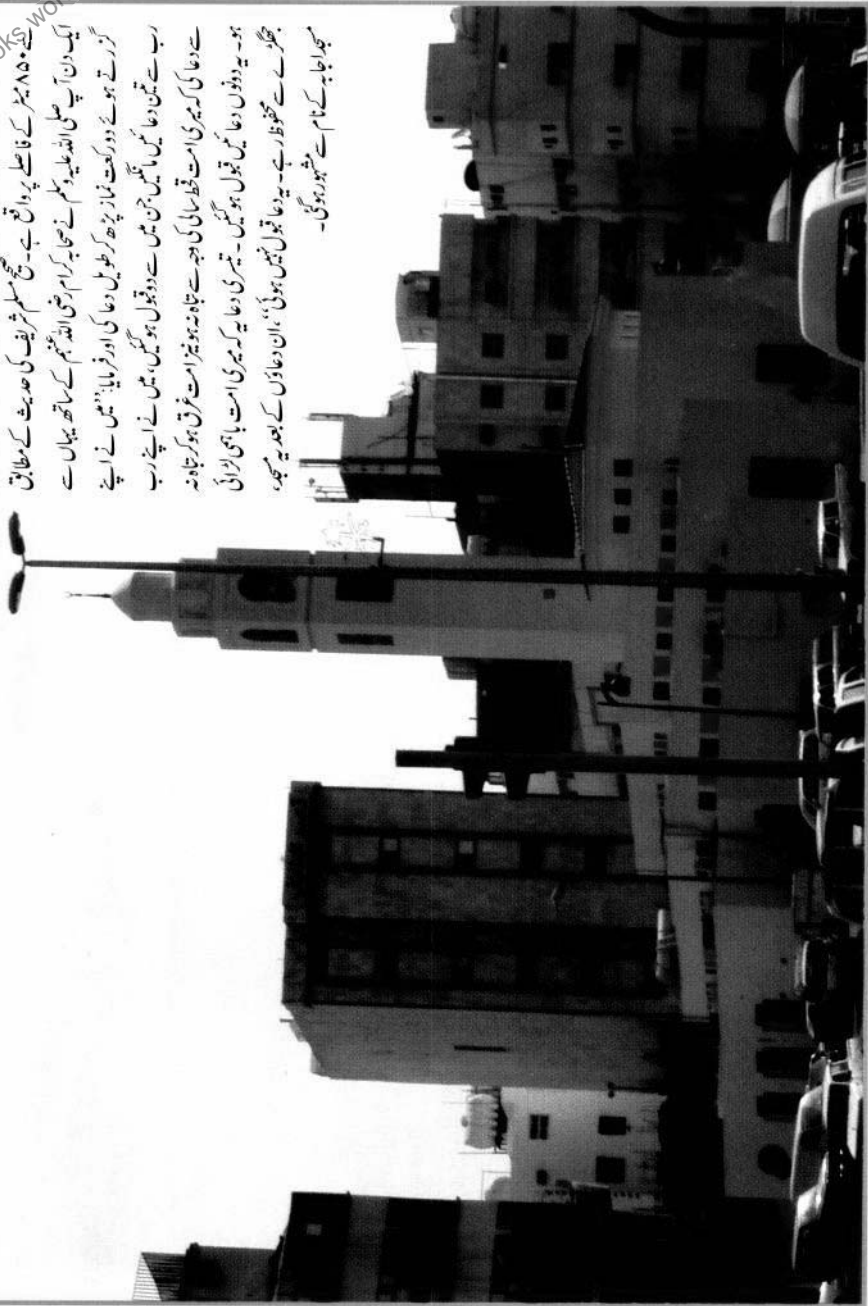
مسجد عائشہ: یہ مسجد حرم شریف سے باہر قریب ترین مقام ''تنعیم'' میں واقع ہے۔
یہاں سے وہ عازمین احرام باندھتے ہیں جو مکہ مکرمہ کے باشندے یا یہاں مقیم ہوں۔

ذوالحلیفہ کے قریب مسجد میقات جہاں مدینہ منورہ سے آنے والے زائرین احرام باندھتے ہیں
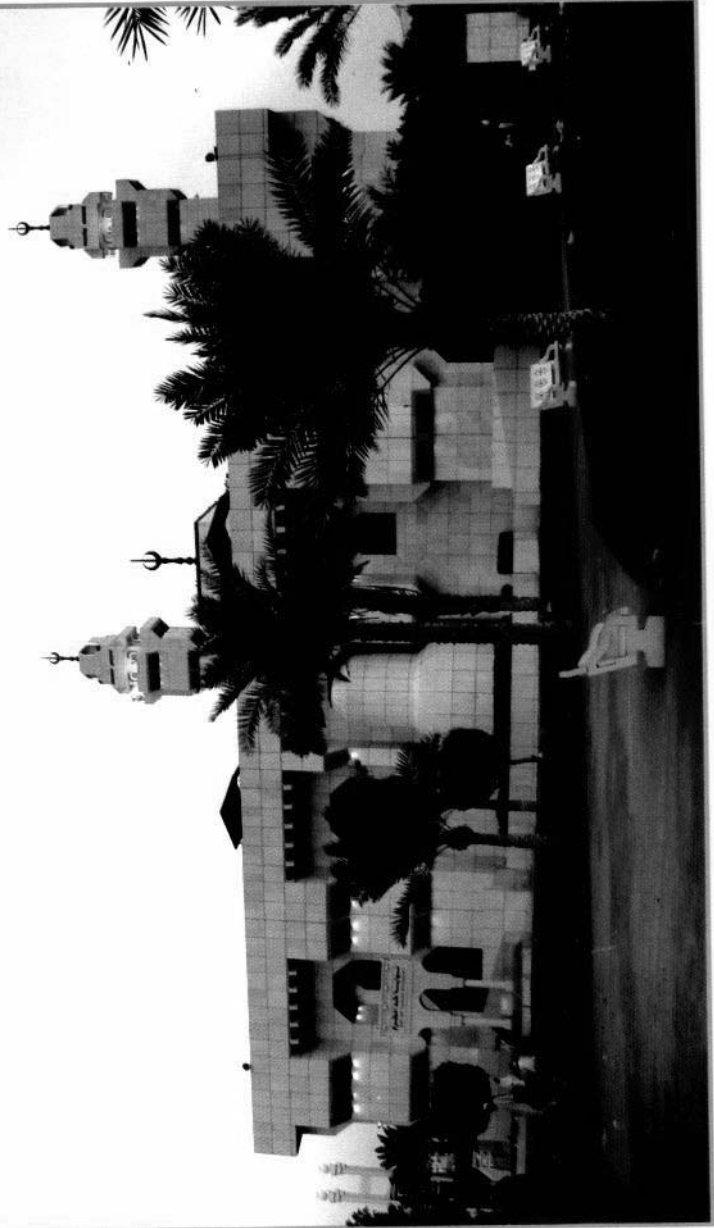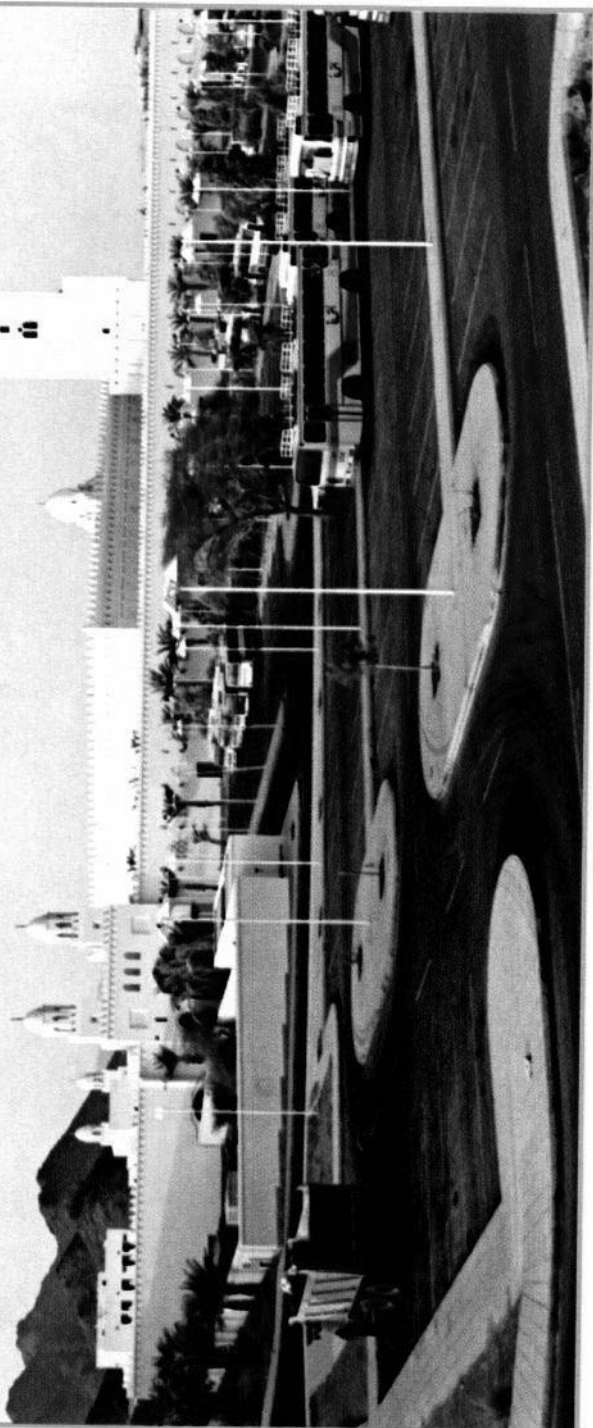
بنو ساعدہ: مسجد نبوی کے قریب وہ جگہ جہاں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد مہاجر و انصار صحابہ نے جمع ہو کر خلافت کا مسئلہ بخیر و خوبی طے کیا۔ اسلامی خلافت کا قیام اتنا اہم عمل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین سے پہلے اس حکم کو پورا کیا گیا۔ افسوس کہ خلافت عثمانیہ کے سقوط کے بعد مسلمان رحمت الٰہی کے اس سائے سے محروم ہوا اور اس کے احیاء کی جدوجہد سے لاتعلق ہیں۔

أسماء شهداء غزوة بدر
عمير بن أبي وقاص
صفوان بن وهب
ذو الشمالين بن عبد عمرو
مهجع بن صالح
عاقل بن البكير
عبيدة بن الحارث
سعد بن خيثمة
مبشر بن عبدالمنذر
حارثة بن سراقة
رافع بن المعلا
عمير بن الحمام
يزيد بن الحارث
معوذ بن الحارث
عوف بن الحارث
رضي الله عنهم جميعا

حق و باطل کا پہلا معرکہ بدر کے مقام پر لڑا گیا۔ غزوہ بدر میں شہید ہونے والے چودہ صحابہؓ کے اسماء مبارک قریب کے چوک میں تحریر ہیں۔

تصویر میں نظر آنے والے باغ میں "بئرِ رومہ" نامی کنواں ہے جو ایک یہودی کی ملکیت تھا اور مسلمانوں کو میٹھے پانی کی نہایت تنگی تھی۔ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے یہ کنواں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔ فلاحی ورفاہی کاموں کا یہ مبارک سلسلہ مسلمانوں میں آج تک ذوق وشوق سے جاری ہے۔ یہ کنواں مسجدِ قبلتین سے ایک کلومیٹر کے فاصلے پر ازہری محلّہ میں وادئ عقیق کے کنارے واقع ہے۔

خیبر: بلند چٹانوں پر قائم یہودیوں کے مضبوط قلعے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یلغار کی تاب نہ لا سکے۔
خیبر مدینہ منورہ سے شمال مشرق کی جانب ۱۷۰ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔
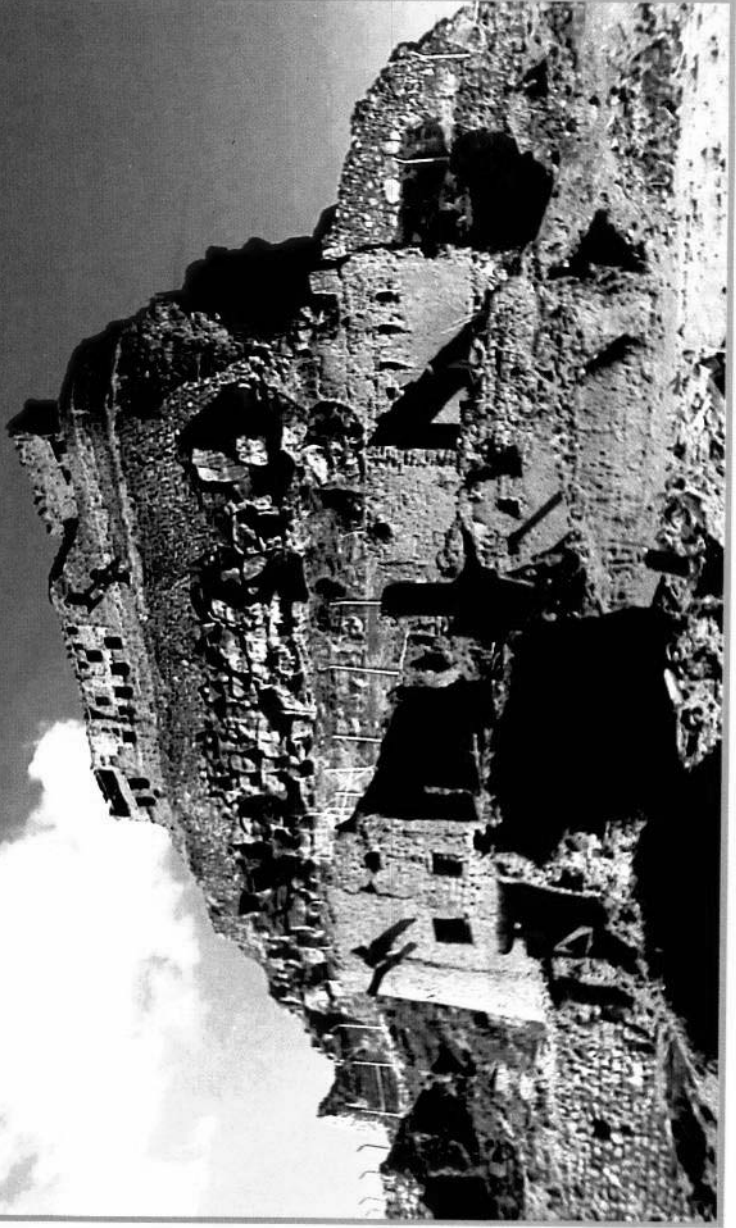
تبوک میں قائم مسجد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم: یہ اس جگہ قائم کی گئی ہے جہاں غزوہ تبوک میں امام المجاہدین صلی اللہ علیہ وسلم کا خیمہ تھا۔ تبوک کی جنگ سخت نا موافق حالات میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی عزیمت واستقامت کی لائق رشک مثال کے طور پر جانی جاتی ہے۔

بعض المواقع
التاريخية في المدينة النبوية
المسجد النبوي
مسجد القبلتين
المساجد السبعة
مسجد الغمامة
مسجد عمر بن الخطاب
مسجد الجمعة
مسجد قباء
الشمال
الشرق
الغرب
الجنوب
مقياس الرسم
صفر
١
٢كم